نورُ العین

معروف بہ

مصحفِ بیدم

حضرت بیدم شاہ وارثی

رحمۃ اللہ علیہ

الکتاب

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

58746

الکتاب
گنج بخش روڈ - لاہور
۱۹۸۱

ادارت واہتمام
محمد سلیم اسماعیل چشتی

بختیار پرنٹرز - لاہور

قیمت: ۲۱،۰۰

Marfat.com

1010

ہوالوارث

پیشکش

زپادشاہ و گدا فارغم بحمد اللہ
گدائے خاکِ درِ دوست پادشاہِ من است

میں اپنی مخلصانہ ارادت و عقیدت مندی کی بنا پر
اس رسالہ
نور العین معروف بہ مصحف بیدم
کو اپنے
سرکار شہنشاہِ عرش پائیگاہ حضور امام الاولیا حضرت سید وارث پاک نور اللہ ضریحہٗ
کے
خدامِ آستانہ عالیہ کی خدمت میں با امید مقبولیت پیش کرتا ہوں
گر قبول افتد زہے عز و شرف

محتاجِ کرم
فقیر بیدم وارثی

Marfat.com

Marfat.com

از خامہ حقیقت نگار معین الملّت مصوّر فطرت، حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

کلام بیدم

حضرت بیدم وارثی کے کلام کو اردو اور ہندی زبان میں وہی فوقیت حاصل ہے جو دور آخر میں حضرت مولانا حاجی وارث علی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کو اپنے عصر کے فقرا و مشائخ پر حاصل تھی۔

مثنوی مولانا روم کی نسبت یہ کہنا حق ہے کہ "ہست قرآں در زبانِ پہلوی" اسی طرح کلامِ بیدم کی بابت یہ کہا جا سکتا ہے کہ "ہست سبحاں در زبان پوربی" حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے فرمایا کہ میں نے الست بربکم کی صدا پوربی زبان میں سنی تھی اور ان کے خانہ زاد حسن نظامی کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تصوف کی بنیاد عشق حقیقی کے اوتار حضرت حاجی صاحب قبلہ تھے اور کلام بیدم میں اس اوتار کا اصلی روپ سمایا ہوا نظر آتا ہے۔

آئندہ زمانہ میں اردو زبان بحیثیت زبان کے جس قدر ترقی کرے گی اس میں غالب و ذوق وغیرہ کے چرچے بھی ترقی کریں گے کہ وہ اردو شاعری کے رُوح رواں تھے۔ لیکن کلام بیدم سے بیدم اُردو میں روحانی جان پیدا ہو گئی اس لئے میں کلامِ بیدم کا وجود کائنات میں دل سے خیر مقدم کرتا ہوں، دماغ سے خیر مقدم کرتا ہوں اور روح سے خیر مقدم کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ بیدم تخلص ہی پورا کلام ہے اور اس کے بعد جو کچھ ہے وہ تخلص کی تفسیر و تشریح ہے اور جب تک اردو کے دم میں دم باقی ہے۔ کلام بیدم ہمیشہ باقی رہے گا۔

حسن نظامی دہلوی

Marfat.com

کِس شہنشاہِ حسیناں کا گدا ہے بیدؔم
کہ گدائی میں بھی اِک شوکتِ شاہانہ ہے

Marfat.com

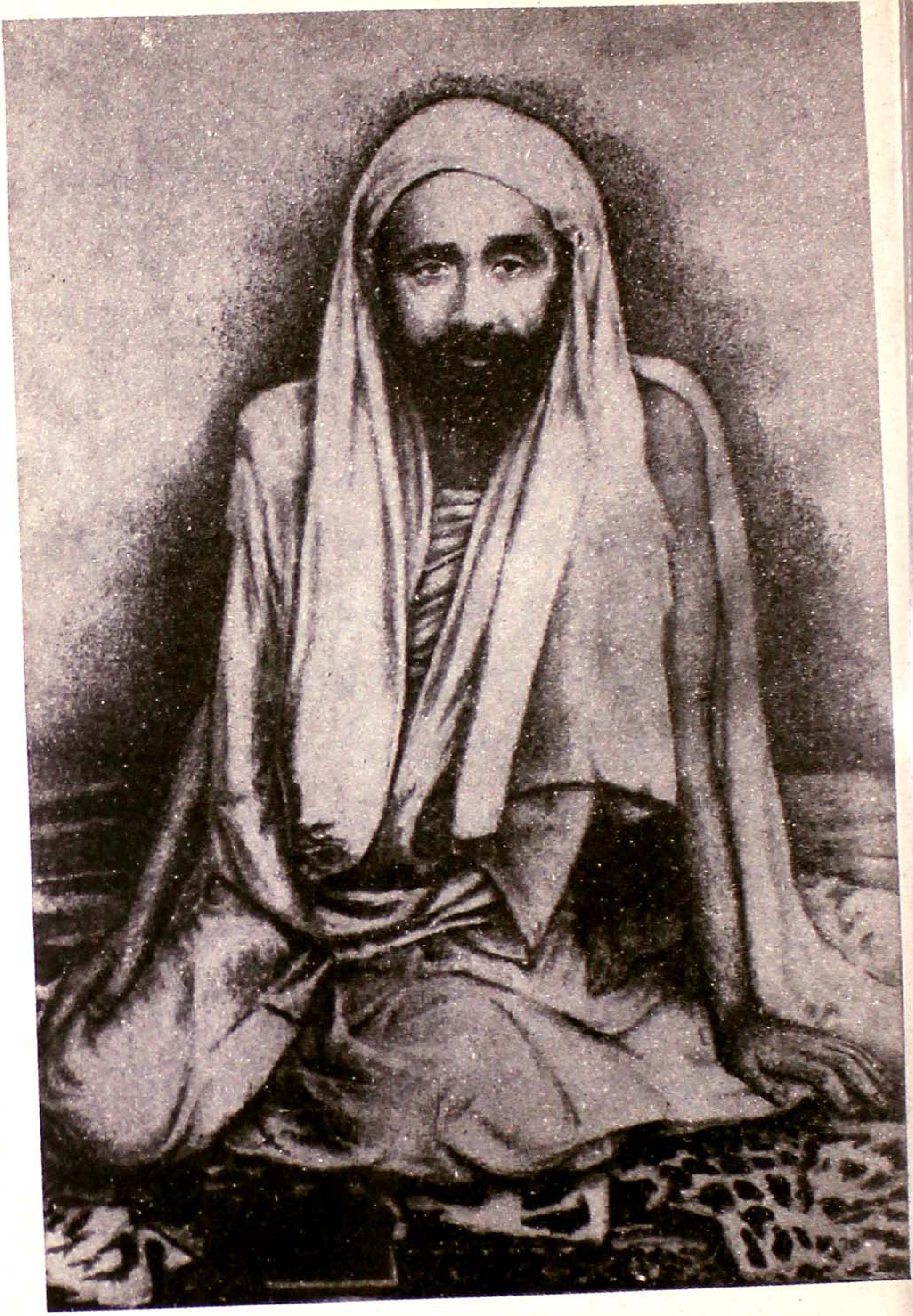

حضرت مولینا بیدم شاہ وارثی

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

از

ایس۔ ایاز وارث وارثی مدظلہ خلف حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

سادات کرام کی ایک شاخ سات آٹھ پشتوں سے اٹاوہ (یو۔ پی، بھارت) میں آباد ہے۔ ان حضرات کا ذریعہ معاش زمینداری رہا ہے۔ اسی خانوادے کے ایک بزرگ، سید انوار حسین کو اللہ تعالےٰ نے وہ فرزند عطا فرمایا جسے دنیا آج بیدم شاہ وارثی کے نام سے جانتی ہے اور جو اس خاکسار راقم سطور کے والد گرامی تھے۔

آپ کی تاریخ ولادت ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہے۔ لیکن چونکہ آپ نے خود اپنا سن شریف وفات سے تھوڑے دن پہلے ۵۴ سال بتایا تھا اور آپ کی وفات نومبر ۱۹۳۶ء میں ہوئی تھی، اس حساب سے آپ کا سن ولادت ۱۸۸۲ء قرار پاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ آپ کا پیدائشی نام "غلام حسنین" تھا۔ بیدم شاہ کا لقب آپ کو پیر و مرشد کی بارگاہ سے عنایت ہوا تھا جسے آپ نے اس طور سے اپنایا کہ والدین کا دیا ہوا نام فراموش ہوگیا۔ انتہا یہ کہ آپ کی والدہ ماجدہ تک کو آپ کا پہلا نام یاد نہ رہا تھا۔

ذہانت اور برومندی کے آثار بچپن ہی سے آپ میں نمایاں تھے۔ ابتدائی درسیات کی تکمیل اٹاوہ میں کی، اس کے بعد علیگڑھ چلے گئے اور وہاں سے فارغ التحصیل ہوئے تعلیم کے میدان میں آپ کی جولانیاں دیکھنے والوں کو دنیاوی لحاظ سے ایک قابل رشک مستقبل

Marfat.com

کا پتہ دیتی تھیں۔ لیکن مشیتِ الٰہی کچھ اور تھی، قسامِ ازل نے آپ کو مزاج عاشقانہ عطا فرمایا تھا۔ یہ آگ گویا خون بن کر آپ کے رگ و پے میں رواں تھی۔ لیکن قبل ازاں کہ جذبات کا تلاطم کوئی غلط سمت اختیار کرتا، خوش قسمتی سے حضرت وارث عالم نواز کی شکل میں آپ کو ایک ایسا ہادی و رہنما مل گیا جس نے بالکل نو عمری میں آپ کا رُخ مجاز سے حقیقت کی طرف پھیر دیا۔

مرشدِ کامل کے زیرِ تربیت شاہ صاحب نے بہت تیزی سے تکمیل کے مراحل طے کئے۔ چنانچہ ۱۷ سال کی عمر میں حضرت وارثِ پاک نے آپ کو احرام عطا فرما کر فقیری کی سند دے دی۔ اور اسی وقت اپنے سینہ مبارک کے ساتھ لگا کر پشت پر مُہر محبت اپنے دستِ مبارک سے لگا دی، آپ کی پشت پر اس جگہ ایک نشان ابھر آیا تھا جو ساری عمر ایک سند کے طور پر نمایاں رہا۔

پیر و مرشد کا دامن تھام لینے کے بعد آپ کو امور دنیوی سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ چونکہ آپ والدین کی اکلوتی اولاد تھے اس لیے والدہ ماجدہ کو یہ فکر رہتی تھی کہ اس گھرانے کا نام آگے چلے۔ چنانچہ انھوں نے حضرت کے پیر و مرشد سے استدعا کی۔ ماں کی التجا قبول ہوئی اور پیر و مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ نے نکاح فرمایا۔ اس مناکحت سے آپ کے ہاں ایک لڑکی اور دو لڑکے تولد ہوئے۔ لڑکوں میں سے بڑے بیٹے کا نام سیّد وارث حسین بیدار بیدمی ہے اور چھوٹا بیٹا یہ خاکسار راقم سید ایاز وارث شاہ وارثی ہے:

جیسا کہ بیان ہوا۔ آپ نے ۴۷ برس عمر پائی۔ آپ کا وصال ۸ رمضان المبارک بروز منگل ۱۳۵۴ھ (نومبر ۱۹۳۶ء) کو ہوا۔ ان دنوں آپ لکھنؤ میں نواب رامپور کی بڑی بہن شہزادی بیگم صاحبہ جو آپ سے بیعت تھیں، کی کوٹھی میں قیام فرما تھے لیکن بقول

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

Marfat.com

دیارِ یار جو عمر بھر آپ کا کعبۂ مقصود رہا، اب اس کی خاک آپ کو اپنے آغوش میں لینے کو بے تاب تھی۔ چنانچہ آپ دیوہ شریف میں اپنے مرشد پاک کے قدموں میں مدفون ہوئے۔ خود ہی فرمایا تھا ؎

اسی خاک آستاں میں کسی دن فنا بھی ہوگا
کہ بنا ہوا ہے بیدم اسی خاک آستاں سے

حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی طبیعت اوایل عمر سے موزوں تھی۔ اس پر مزاج کی افتاد گویا سونے پر سہاگہ بنی۔ لیکن اس دور کا کلام بالکل تلف ہو چکا ہے، البتہ مجاز سے حقیقت کی طرف آنے کے بعد جو کچھ کہا وہ بفضلہٖ محفوظ ہے، چنانچہ آپ کے ۹ مطبوعہ دیوان موجود ہیں۔ جن میں سے پہلا جانِ بیدم اور آخری مصحفِ بیدم ہے۔ علاوہ ازیں ایک دیوان آپ کے غیر مطبوعہ کلام پر مشتمل ہے۔ نثر میں آپ سے ایک میلاد نامہ اور حضرت وارث پاک کے مختصر سوانح مبارک بھی آپ سے یادگار ہیں[1]

حضرت بیدم شاہ وارثی نور اللہ مرقدہ کے کلامِ بلاغت نظام کو بفضلہٖ وہ شہرت دوام اور قبولِ عام حاصل ہوا ہے کہ آج بھی برصغیر ہند و پاک میں کوئی محفل سماع اور کوئی صوفیانہ مجلس ایسی نہیں جہاں یہ کلام سنا اور سنایا نہ جاتا ہو۔

مجھے از حد خوشی ہے --- اور مجھے یقین ہے کہ برادرانِ سلسلہ بھی مسرور ہوں گے کہ برادرم سلیم اسماعیل صاحب نے مصحف بیدم کو نہایت عمدگی کے ساتھ شایع کرنے کا قصد کیا ہے۔ انھوں نے مجھ سے دیوان ہٰذا کی اشاعت کے سلسلے میں اجازت طلب کی ہے جو میں بخوشی دے رہا ہوں۔ میری دلی دُعا ہے کہ مولا پنجتن پاک کے صدقے میں نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے دینی و دنیوی کاروبار میں ترقی

---

[1] : حضرت کے غیر مطبوعہ کلام کو شایع کرنا بھی ادارہ کے پروگرام میں ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

Marfat.com

عطا فرمائے ۔ آمین ۔ فقط

کمینہ بندہ ام از بندگانِ درگہِ تو
قبول کن کہ رسانم شہا سلام علیک

لاہور ۱۰ اگست سنہ ۱۹۸۱ء

سگِ درگاہ وارث عالم نواز

ناچیز کمینہ

ایس ۔ ایاز وارث شاہ وارثی

۲۱۸/ای کاشانہ وارثی ، وارث اسٹریٹ
پیر کالونی ، والٹن ، لاہور کینٹ ۔

Marfat.com

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وّ علیٰ آلِ محمّدٍ بقدرِ حسنہٖ و جمالہٖ

مصحفِ بدرم

Marfat.com

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد بعدد حسنہ و جمالہ

عشق آیا ہے رفعتِ جلال لیے

حسن آیا ہے شوکتِ جمال لیے

ہر اہلِ کمال لے کے آیا ہے کمال

بیدم آیا ہے بے کمالی لیے

از کلام حضرت مولانا بیدم وارثی رحمۃ اللہ علیہ

کتبہ یوسف السدیدی

جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ / اپریل ۱۹۸۱ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیام سلام

بحضور شہنشاہ کونین سرکار امام الاولیأ وارث پاک روح اللہ روحہ

اے وارث معین و مددگار خاص و عام　　از ما غریب وخستہ دلاں بر تو صد سلام

صد صد سلام مرشد و مولا و پیشوا　　صد صد سلام ہادی ومہدی و مقتدا

صد صد سلام ہا بحضورِ فلک جناب　　صد صد سلام ہا بجگر بندِ بو تراب

اے سروِ باغِ مصطفوی بر تو صد سلام　　چشم و چراغ مرتضوی بر تو صد سلام

اے جانشین میر نجف، بر تو صد سلام　　اے آفتاب عز و شرف بر تو صد سلام

اے یادگار مصطفوی بر تو صد سلام　　نام ونشانِ مرتضوی بر تو صد سلام

اے غم گسار و حامی و مشکل کشائے من　　وارث علی و وارثِ میراثِ پنج تن

بیدم کمینہ بندہ از بندگانِ تست
زیں در کجا رود کہ سگ آستان تست

Marfat.com

سلام شوق

سلام علیٰ شاہِ گلگوں قبائے — سلام علیٰ خواجہ دوسرائے
سلام علیٰ جانشینِ محمدؐ — سلام علیٰ شمع دینِ محمدؐ
سلام علیٰ آلِ پاکِ پیمبر — سلام علیٰ نورِ عینینِ حیدر
سلام علیٰ رہنمائے طریقت — سلام علیٰ خضرِ راہِ حقیقت
سلام علیٰ تاجدارِ سیادت — سلام علیٰ شہریارِ ولایت
سلام علیٰ گنجِ اسرارِ پنہاں — سلام علیٰ کعبۂ دین وایماں
سلام علیٰ خسروِ مہ جبیناں — سلام علیٰ تاجدارِ حسیناں
سلام علیٰ نیرِ برجِ عرفاں — سلام علیٰ گوہرِ درجِ ایماں
سلام علیٰ ہادی و پیشوائے — سلام علیٰ مرشد و رہنمائے
سلام علیٰ داروئے دردِ ہجراں — سلام علیٰ عیسئ دردمنداں
سلام علیٰ مقصدِ دین وایماں — سلام علیٰ آرزوئے دل وجاں
سلام علیٰ وارثِ دین پناہے — ضیا بخش حسن رخ مہر ماہے

سلام علیٰ جان و جانانِ بیدم
سلام علیٰ دین و ایمانِ بیدم

Marfat.com

سلامِ مقبول

السلام اے گہرِ قلزمِ شانِ حیدر
جانِ جانِ شہدا روحِ روانِ شہدا
السلام اے گلِ نورستۂ باغِ حیدر
جانشینِ نبوی ہشتم و چراغِ حیدر
احمد و فاطمہ زہرا کی نشانی تسلیم
اے مرے پنج تنِ پاک کے جانی تسلیم
شہِ تسلیم و رضا آپ کو لاکھوں مجرے
مظہرِ شانِ خدا آپ کو لاکھوں مجرے

وارث و والیِ بیدم تجھے بیدم کا سلام
ایک بیدم ہی پہ کیا ہے تجھے عالم کا سلام

سلامِ نیاز

سلام اے ساقیِ مستاں سلام اے پیرِ میخانہ
سلام اے مرشدِ پاکاں امامِ بزمِ رندانہ
سلام اے جلوۂ جاناں سلام اے حسنِ جانانہ
تجلّیِ حرم وائے زینتِ ایوانِ بت خانہ
سلام اے شیخِ لاثانی سلام اے مرشدِ دوراں
سلام اے کنزِ عرفانی سلام اے مصدرِ عرفاں
سلام اے خسروِ خوباں سلام اے مجمعِ خوبی
سلام اے تاجِ محبوباں سلام اے جانِ محبوبی
سلام اے پیشوا وارث سلام اے رہنما وارث
امیر المومنین وارث امام الاولیا وارث
سلام اے مرتضیٰ صورت سلام اے مصطفیٰ سیرت
سلام اے ہادیِ دین السلام اے مہدیِ ملت
سلام اے سروِ بستانے بہارِ ہر گلستانے
سلام اے نوزِیدانے سلام اے پنجتن شانے
جبینِ شوق ہو میری تمہارا آستانہ ہو
اداشام و سحر یونہی صلوٰۃ پنجگانہ ہو
سلام اے چارۂ بیدم علاجِ سوزِ پنہانی،
سلام اے مونسِ بیدم طبیبِ دردِ روحانی

سلام مہجور

سلام اے ساقیِ مئے خانۂ عشق سلام اے صاحبِ پیمانۂ عشق
سلام اے نیّرِ برجِ ولایت سلام اے گوہرِ تاجِ ولایت
سلام اے خضرو ہادیِ طریقت سلام اے رہبرِ راہِ حقیقت
سلام اے یوسفِ کنعانِ خوبی سلام اے روحِ حسن و جانِ خوبی
سلام اے شمعِ بزمِ مصطفائی سلام اے نورِ چشمِ مرتضائی
سلام اے روحِ زہرا جانِ حسنین سلام اے زینتِ گلزارِ کونین
سلام اے کشتیِ دل کے نگہباں سلام اے بے سر و ساماں کے ساماں
سلام اے بُلبلِ گلزارِ وحدت سلام اے قمریِ سروِ حقیقت
سلام اے ساقیِ کوثر کے پیارے سلام اے عرشِ اعظم کے ستارے
سلام اے فاطمہ کے باغ کے پھول سلام اے یادگارِ شاہِ مقتول
سلام اے گنجِ اسرارِ معانی سلام اے شرحِ رمزِ مَن رَاٰنِیْ
سلام اے چارہ سازِ دردِ پنہاں سلام اے عیسیٰٔ بیمارِ ہجراں
سلام اے جانِ ارماں روحِ حسرت سلام اے جان و جانانِ محبّت

سلام اے گلبنِ باغِ تمنّا!
فروغِ مجلسِ داغِ تمنّا!

Marfat.com

سلام اے شیخ عالم غوث دوراں — عطا پاش و خطا پوش مُریداں
سلام اے خسروِ اقلیم عرفاں — شہ وارث علی محبوب یزداں
سلام اے والیٔ و وارث ہمارے — علیؓ کے لال زہراؓ کے دولارے
شبیہِ مرتضےٰ، شانِ پیمبر — امیر لشکرِ میدانِ محشر
بہارِ گلشنِ کونین، تسلیم! — چراغ خانۂ سبطین، تسلیم
دلِ مہجور کے ارمان، تسلیم — حسینانِ جہان کے جان، تسلیم
تمھارے روضۂ انور کو مجرے — درِ اقدس پہ صبح و شام سجدے
مری آنکھیں تصدق جالیوں پر — نثارِ گنبدِ اطہر مرا سر
کلس پر روضہ کے قربان جاؤں — میں مہر و ماہ کو صدقے چڑھاؤں
میں اس ارضِ مقدس پر ہوں قرباں — کہ آسودہ ہے جس میں تو مری جاں
دلِ مہجور لائے تاب کب تک — یہ آخر نیند کب تک خواب کب تک
میں صدقے میٹھی نیندیں سونے والے — ذرا رخسار سے چادر ہٹا لے
اٹھ اے جانِ جہاں سروِ خراماں — بہارِ خلد، شمعِ بزمِ خوباں
دلِ عشاق کو پامال کر دے — جو پہلے تھا وہی پھر حال کر دے
وہی پہلی سی بزم آرائیاں ہوں — وہی اگلی سرور افزائیاں ہوں
مئے عرفاں کا پھر ہو دور ساقی — کہیں مئے خوار ہاں! کچھ اور ساقی
بنے پھر ذرہ ذرہ مشعلِ نور! — کہے ہر وہ انا طور انا طور
دعائیں سب مری مقبول ہو جائیں — تمناؤں کی کلیاں پھول ہو جائیں

یہ حسرت ہے یہی ارمان بیدم
انھیں قدموں پہ نکلے جان بیدم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئی نسیم کوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم | کھینچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم | مصحفِ ایمان روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لے کے مرادِ دل آئیں گے مر جائیں گے کٹ جائیں گے | پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو | دیکھو قدِ دلجوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نام اسی کا بابِ کرم ہے دیکھو یہی محرابِ حرم ہے | دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہم سب کا رُخ سوئے کعبہ سوئے محمدؐ روئے کعبہ | کعبے کا کعبہ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ادنیٰ ہے وصفِ کمالِ محمدؐ | کہ ہے عرش زیرِ نعالِ محمدؐ
جدا ہو نہ دل سے خیالِ محمدؐ | زباں پر رہے قیل و قالِ محمدؐ
ہیں حسنین حسن و جمالِ محمدؐ | علیؓ، زورِ دستِ کمالِ محمدؐ
گلستانِ زہرا کا ہر پتہ پتہ | ہے آئینہ دارِ خصالِ محمدؐ
سلام اور تری رحمتیں روز افزوں | الٰہی بر اصحاب و آلِ محمدؐ
حسین و جمیل و ملیحانِ عالم | نمک خوارِ خوانِ جمالِ محمدؐ
یہ ہے مختصر شرح شرع و طریقت | کہ اک قال ہے ایک حالِ محمدؐ

58746

Marfat.com

ناکام کو کامیاب کرنے والے
قطرے کو دُرِ خوشاب کرنے والے
بیدم کی بھی قسمت کا ستارہ چمکا
اے ذرّے کو آفتاب کرنے والے

Marfat.com

مری جان پُرغم مرا قلب محزوں اویس ایک ہے اک بلال محمد

مرے دل کا دل جان کی جان بیدمؔ

ملالِ محمد خیالِ محمد

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزوئے رسول
خوشا وہ آنکھ جو ہو محو حسنِ روئے رسول

تلاش نقش کف پائے مصطفےٰ کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذراتِ خاک کوئے رسول

پھر ان کے نشۂ عرفاں کا پوچھنا کیا ہے
جو پی چکے ہیں ازل میں مئے سبوئے رسول

بلائیں لوں تری اے جذب شوق صلِّ علیٰ
کہ آج دامنِ دل کھنچ رہا ہے سوئے رسول

شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے
کسی میں رنگ علی اور کسی میں بوئے رسول

عجب تماشا ہو میدانِ حشر میں بیدمؔ
کہ سب ہوں پیش خدا اور میں روبروئے رسول

Marfat.com

محشر میں محمّد کا عنوان نرالا ہے
امت کی شفاعت کا سامان نرالا ہے

خوبی و شمائل میں ہر آن نرالا ہے
انسان ہے وہ لیکن انسان نرالا ہے

تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے
کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا ہے

اقلیم محبت کی دنیا ہی نرالی ہے
دربار انوکھا ہے، سلطان نرالا ہے

مستوں کے سوا تجھ کو سمجھا، نہ کوئی سمجھے
اے پیرِ مغاں تیرا عرفان نرالا ہے

وہ مصحفِ رخ دل میں آنکھوں میں تصوّر ہے
البیلی تلاوت ہے قرآن نرالا ہے

پھولوں میں مہکتا ہے۔ بلبل میں چہکتا ہے
جلوہ تری صورت کا ہر آن نرالا ہے

اس مصحفِ عارض کو قرآن سمجھتے ہیں
ان اہلِ محبّت کا ایمان نرالا ہے

کعبہ ہو کہ بت خانہ مکتب ہو کہ مۓ خانہ
ہر جا پہ ترا جلوہ اے جان نرالا ہے

مضمون اچھوتے ہیں مفہوم انوکھے ہیں
دیوانوں میں بیدم کا دیوان نرالا ہے

قبلہ و کعبۂ ایمان رسولِ عربی
دو جہاں آپ پہ قربان رسول عربی

چاند ہو تم جو، رسولانِ سلف تارے ہیں
سب نبی دل ہیں، تو تم جان رسول عربی

صدقہ حسنین کا روضہ پہ بلا لو مجھ کو
ہند میں ہوں میں پریشان رسول عربی

کس کی مشکل میں تری ذات نہ آڑے آئی
تیرا کس پر نہیں احسان رسول عربی

کوئی بہتر ہے تو بہتر سے بھی بہتر تو ہے
سب سے اعلیٰ ہے تری شان رسول عربی

تیرا دیدار ہے دیدارِ الٰہی مجھ کو!
تیری الفت مرا ایمان رسول عربی

مجمع حشر میں اس شان سے آئے بیدم
ہاتھ میں ہو ترا دامان رسول عربی

Marfat.com

میرا دل اور مری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

باعثِ ارض و سما صاحب لولاک لما
عینِ حق صورت انسان مدینے والے

بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

کُل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
اللہ اللہ رے تری شان مدینے والے

آڑے آتی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

دل بھی مشتاقِ شہادت ہے کماندارِ عرب
اس طرف بھی کوئی پیکان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا مرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں مری پہچان مدینے والے

○

ادا کی دے رہی ہے عرش کی پہلو نشیں ہو کر
زمیں روضہ کی تیرے تیرے روضہ کی زمیں ہو کر

رہا جو مدتوں تاج سر عرش بریں ہو کر
وہی چمکا عرب میں نور رب العالمیں ہو کر

محمدؐ سر سے پا تک مظہرِ حسن الٰہی ہیں
کہ آئے دہر میں تصویر صورت آفریں ہو کر

کریں تزئین مہر دُیانِ عالم کو ضرورت ہے
تمھیں کیا چاہیئے محبوب رب العالمیں ہو کر

محمدؐ سب سے پہلے ہم گناہگاروں کو پوچھیں گے
ہمیں وہ بھول سکتے ہیں شفیع المذنبیں ہو کر

ہمارا کچھ نہ ہونا لاکھ ہونے کے برابر ہے
چلے دنیا سے ہم شیدائے ختم المرسلیں ہو کر

ہمارے سر پہ بیدم ظلِ دامانِ محمدؐ ہے
تو کیا کرے گا پھر خورشید محشر خشمگیں ہو کر

ماہِ درخشاں، نیّرِ اعظم صلے اللہ علیک وسلم
از سرتاپا نورِ مجسّم صلّے اللہ علیک وسلم

میرے ہی کیا، کل کے سرور، ہر برتر سے بھی تم برتر
رحمتِ عالم نیّرِ مجسّم صلّے اللہ علیک وسلم

ڈوبے ہُوؤں کو تم نے ابھارا، اگڑے ہوؤں کو تم نے سنوارا
حامی و محسن نوح و آدم صلّے اللہ علیک وسلم

سب سے بڑھ کر سب سے اعلیٰ سب سے افضل سب سے بالا
سرورِ دین سرورِ عالم صلّے اللہ علیک وسلم

حرزِ یمانی اسمِ اعظم دافعِ رنج و مصیبت بیدم
نامِ مبارک قلعہ محکم صلّے اللہ علیک وسلم

○

سراجاً منیرا نگارِ مدینہ
تجلّی مکہ بہارِ مدینہ

گھرا ہوں اکیلا میں انبوہِ غم میں
دوہائی ہے اے تاجدارِ مدینہ

مبارک تجھے نجد اے روحِ مجنوں
میں سو جان سے ہوں نثارِ مدینہ

الٰہی دمِ واپسیں سامنے ہو!
وہ محبوبِ عالم نگارِ مدینہ

مجھے گردشِ چرخ گو پیس ڈالے
بنوں پر میں یارب غبارِ مدینہ

دلِ مُبتلا کے ٹھکانے نہ پوچھو
جوارِ محمّد دیارِ مدینہ

کہاں باغِ عالم کی بیدم ہوائیں
کہاں وہ نسیمِ بہارِ مدینہ

○

شوقِ دیدار میں اب جی پہ مرے آن بنی
اَرِنِی اَنْتَ حَبِیْبِی شہِ مکّی مدنی

خاتمِ جملہ رسل شمعِ سُبل مصدرِ کل
نخلِ بُستانِ عرب سروِ ریاضِ مدنی

کششِ عشقِ نبی صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
مرحبا جذبۂ بے تاب وغریب الوطنی

کیوں نہ روضے کو ترے نور علیٰ نور کہوں
قبۂ نور پہ ہے چادرِ مہتاب تنی

موتی دندانِ مبارک کی چمک پر صدقے
لبِ رنگیں پہ ہے قربان عقیقِ یمنی

ہندی محتاج کو محروم نہ رکھئے سرکار
اے شہنشاہِ عرب یثرب و بطحا کے دھنی

سب کی سنتے ہیں تو تیری بھی سنیں گے بیدمؔ
رائیگاں جا نہیں سکتی یہ کبھی نعرہ زنی

○

کیا پوچھتے ہو گرمیٔ بازارِ مصطفیٰ
خود بک رہے ہیں آکے خریدارِ مصطفیٰ

دل ہے مرا خزینۂ اسرارِ مصطفیٰ
آنکھیں ہیں دونوں روزنِ دیوارِ مصطفیٰ

پھیلا ہوا ہے چاروں طرف دامنِ نگاہ
اور لٹ رہی ہے دولتِ دیدارِ مصطفیٰ

تفسیرِ مصحفِ رُخِ پرنور، والضحیٰ
واللیل شرحِ گیسوئے خمدارِ مصطفیٰ

نعلینِ پا سے عرشِ معلّیٰ کو ہے شرف
روح الامیں ہیں غاشیہ بردارِ مصطفیٰ

کیونکر نہ سجدہ پیشِ رُخِ مصطفیٰ کروں
طاقِ حرم ہے ابروئے خمدارِ مصطفیٰ

بیدمؔ نہ آؤں جا کے دیارِ رسولؐ سے
تربت ہو زیرِ سایۂ دیوارِ مصطفیٰ

Marfat.com

مناقب امام الطائفہ حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب مولا علی کرم اللہ وجہہ

روحِ روانِ مصطفوی جانِ اولیا
مولا علی بہار گلستان اولیاً

مشکل کشا و قوتِ بازوئے مصطفےٰ
خیبر کشا و شیر نیستان اولیاً

بابِ علوم، حیدر و صفدر، امامِ دین
شاہ و امیر و قیصر و خاقان اولیاً

داتا، سخی، کریم، ید اللہ، بوالحسنؓ!
پُر ہے کرم سے آپ کے دامان اولیاً

کحل البصر ہے خاکِ قدم بوتراب کی
نقشِ قدم ہے قبلۂ ایمان اولیاً

دیباچۂ کتابِ ولایت ہیں مرتضےٰ
اور غوثِ پاک مطلعِ دیوان اولیاً

بیدم سنانے جا یونہی نغمے بہار کے
خاموش ہو نہ بلبلِ بستانِ اولیاً

○

کعبۂ دل قبلۂ جاں طاق ابروئے علی
ہو بہو قرآن ناطق مصحفِ روئے علی

خاک کے ذروں میں عطرِ بوترابی کی مہک
باغ کے ہر پھول سے آتی ہے خوشبوئے علی

اے صبا کیا یاد فرمایا ہے مولا نے مجھے
آج میرا دل کھنچا جاتا ہے کیوں سوئے علی

دامنِ فردوس ہے ہر گوشۂ شہرِ نجف
ہے مقیم خلد گویا ساکنِ کوئے علی

کیوں نہ ہوں کونین کی آزادیاں اس پر نثار
ہے دل بیدم اسیرِ دامِ گیسوئے علی

○

Marfat.com

مدح حضرت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ

سرتاجِ پیراں قطب جہانی — میراں محی الدین شیخ زمانی
خضرِ طریقت، شمعِ ہدایت — بحرِ حقیقت، گنجِ معانی
جانِ پیمبر، جانانِ شبّر — حیدر کے دلبر زہرا کے جانی
ہاتھوں کے قرباں عقدہ کشائی — صدقہ لبوں پہ معجز بیانی
جود و سخا میں لطف و عطا میں — ہمسر تمہارا کوئی نہ ثانی
اے کاش سنتے سرکارِ جیلاں — میری کہانی میری زبانی

اے رشکِ عیسیٰ بیدمؔ ہے بیدم
کیجے علاجِ دردِ نہانی

○

پھر دل میں مرے آئی یادِ شہ جیلانی — پھرنے لگی آنکھوں میں وہ صورتِ نورانی
مقصودِ مریداں ہو اے مرشدِ لاثانی — تم قبلۂ دینی ہو تم کعبۂ ایمانی
حسنین کے صدقے میں اب میری خبر لیجے — مدّت سے ہوں اے مولا میں وقفِ پریشانی
اب دستِ کرم ہی کچھ کھولے تو گرہ کھولے — آسانی میں مشکل ہے مشکل میں ہے آسانی
شاہوں سے بھی اچھا ہوں کیا جانئے کیا کیا ہوں — ہاتھ آئی ہے قسمت سے درکی ترے دربانی
سوتے ہیں پڑے سکھ سے آزاد ہیں ہر دکھ سے — بندوں کو ترے مولا غم ہے نہ پریشانی

بیدمؔ ہی نہیں اے جاں تنہا ترا سودائی
عالم ہے ترا شیدا دنیا تری دیوانی

Marfat.com

جان پر بن گئی اب آیئے شیئاً للہ
مشکل آساں مری فرمائیے شیئاً للہ

کشتیاں ڈوبی ہوئی آپ نے تیرائی ہیں
میری امداد بھی فرمائیے شیئاً للہ

آپ کا طالب دیدار ہوں غوث الثقلین
روئے زیبا مجھے دکھلائیے شیئاً للہ

اپنے دادا اسد اللہ کے قدموں کے طفیل
دستگیری مری فرمائیے شیئاً للہ

ہند میں بے سروساماں رہے کب تک بیدم
اس کو بغداد میں بلوائیے شیئاً للہ

مدح حضرت خواجۂ خواجگان ولی الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ

خواجہ تری خاکِ آستانہ
ہے طرۂ تاجِ خسروانہ

ان کی ہی نظر کا ہوں نشانہ
دل لے کے جو ہو گئے روانہ

اے خواجہ معین الدین چشتی
اے ہادی و مرشد یگانہ

سن لو مری دکھ بھری کہانی
سن لو غمِ ہجر کا فسانہ

مجھ پر بھی کرم کر آپ کا ہوں
مجھ پر بھی نگاہ خسروانہ

جن پر ہوئے مہربان خواجہ
بخشا انھیں چشت کا خزانہ

سرکار کے ناوکِ ادا کا
ہے طائرہ سدرہ بھی نشانہ

پروانہ و عندلیب سے سن
اے دل گل و شمع کا فسانہ

قائم رہے تا قیام عالم
یہ قصر یہ بزمِ صوفیانہ

ہنگامِ سجود پائے خواجہ
بیدم ہو نماز پنجگانہ

Marfat.com

پیمانہ پہ دے بھر کر پیمانہ معین الدین آباد رہے تیرا مئے خانہ معین الدین
تو گل ہے تو میں بُلبل تو سرو تو میں قمری تو شمع ہے میں تیرا پروانہ معین الدین
تم ہی نہیں سنتے تو پھر کون سُنے میری کس سے کہوں میں اپنا افسانہ معین الدین
جو آتا ہے جانے کا پھر نام نہیں لیتا ہے خلد بریں تیرا کاشانہ معین الدین
پھر ہوش میں آنے کا میں نام نہ لوں بیدمؔ
کہہ دیں جو مجھے اپنا دیوانہ معین الدین

مدح حضرت شیخ المشائخ سلطان الدارین خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس اللہ سرہٗ

میں آپ کا دیوانہ ہوں محبوب الٰہی اپنے سے بھی بیگانہ ہوں محبوب الٰہی
مئے خانے سے تیرے کہیں جا ہی نہیں سکتا دُردی کش مئے خانہ ہوں محبوب الٰہی
قربان مرا دل ہے مری جان تصدق تو شمع میں پروانہ ہوں محبوب الٰہی
مخمور نگاہوں کا تری روز ازل سے مستانہ ہوں مستانہ ہوں محبوب الٰہی
مجھ بیدمؔ دل خستہ کے ارمان نہ پوچھو
ارمانوں کا کاشانہ ہوں محبوب الٰہی

Marfat.com

وہی دیتے ہیں مجھ کو اور انھیں سے مانگتا ہوں میں
نظام الدین سلطان المشائخ کا گدا ہوں میں

مرے خواجہ جہاں میں آپ ہی کو لاج ہے میری
بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں لیکن آپ کا ہوں میں

مجھے بھی اپنی محبوبی کا صدقہ کچھ عنایت ہو
کہ محبوب الٰہی تیرے در پر آ پڑا ہوں میں

میری فریاد بھی گنج شکر کا واسطہ سنئے
کہ شاہا! تلخیٔ ایام سے گھبرا گیا ہوں میں

ہزاروں حسرتیں لے کر تمھارے در پہ آیا ہوں
زباں خاموش ہے لیکن سراپا مدعا ہوں میں

مری عرضِ تمنّا بھی عجب عرضِ تمنّا ہے
کہ تم کو مانگتا ہوں اور تمھیں سے مانگتا ہوں میں

مرے وارثؒ مرے والی نظام الدین ہیں بیدم
انھیں کا مبتلا ہوں میں انھیں پر مرمٹا ہوں میں

Marfat.com

مدح حضرت مخدوم عالم و عالمیان خواجہ علاؤ الدین احمد صابر کلیری

بہار باغِ جنت ہے بہار روضہ صابر ۔ جوارِ عرش اعلٰے ہے جوارِ روضۂ صابر
یہاں بے پردہ اللہ و نبی کی دید ہوتی ہے ۔ ہمیں مکہ مدینہ ہے دیارِ روضۂ صابر
زمین کلیر کی جنّت کی فضا پر ناز کرتی ہے ۔ فلک ہوتا ہے پھر پھر کر نثار روضۂ صابر
یہاں ہر مردہ دل آکر حیاتِ ناز پاتا ہے ۔ بہارِ جاوداں ہے ہمکنار روضۂ صابر
رہے رنگیں چمن خونِ شہیدانِ محبت سے ۔ سدا پھولے پھلے یہ لالہ زار روضۂ صابر
بناؤں غازۂ رخسارِ ایماں خاک کلیر کی ۔ مری آنکھوں کا سرمہ ہو غبار روضۂ صابر

تصوّر سے نظر میں کوندتی ہیں بجلیاں بیدمؔ
عجب پر نور ہیں نقش و نگارِ روضۂ صابر

○

دلبرِ خواجہ فرید الدین گنج شکری ۔ یا علیؓ احمدؒ علاؤ الدین صابر کلیری
شمع بزمِ فاطمی گلدستۂ باغ رسول ۔ گوہر درج حسنؓ مہر سپہر حیدری
شہر یارِ کلیری شاہنشہِ اقلیم فقر ۔ صاحب صبر و رضا مسند نشین برتری
بہر خواجہ قطبؒ دیں و حضرت بابا فریدؒ ۔ از پئے خواجہ معین الدین چشتی سنجری

دے کے صدقہ خواجہ شمسؒ الدین جلال الدینؒ کا
اپنے بیدمؔ کو دکھا دو شان بندہ پروری

○

Marfat.com

حقیقت میں ہو سجدہ جبہ سائی کا بہانہ ہو
الٰہی میرا سر ہو اور ان کا آستانہ ہو

تمنّا ہے کہ میری روح جب تن سے روانہ ہو
دم آنکھوں میں ہو اور پیش نظر وہ آستانہ ہو

زباں جب تک ہے اور جب تک زباں میں تاب گویائی
تری باتیں ہوں تیرا ذکر ہو تیرا افسانہ ہو

مری آنکھیں بنیں آئینہ حسن روئے صابر کا
دلِ صد چاک ان کی عنبری زلفوں کا شانہ ہو

بلا اس کی ڈرے پھر گرمیٔ خورشید محشر سے
ترے لطف و کرم کا جس کے سر پر شامیانہ ہو

انھیں تو مشق تیرِ ناز کی دھن ہے وہ کیا جانیں
کسی کی جان جائے یا کسی کا دل نشانہ ہو

نہ پوچھ اُس عندلیب سوختہ ساماں کی حالت کو
قفس کے سامنے برباد جس کا آشیانہ ہو

سرِ بیدمؔ ازل کے دن سے ہے وقفِ جبیں سائی
کسی کا نقش پا ہو اور کوئی آستانہ ہو

چادر شریف

غریب پرور و بندہ نواز کی چادر
امیرِ یثرب و شاہِ حجاز کی چادر

سروں پہ رکھے ہوئے آ رہے ہیں قدوسی
حضور صابرِ بندہ نواز کی چادر

ہٹا دے پردۂ صورت کو شاہدِ معنی
اٹھا دے نورِ حقیقت مجاز کی چادر

بہار آتے ہی ساغر بکف ہیں مستانے
ہے سر پہ ساقیٔ مے کش نواز کی چادر

دوائے دردِ دل ناصبور ہے بیدمؔ
مرے مسیح مرے چارہ ساز کی چادر

Marfat.com

مدح حضرت شیخ الشیوخ مخدوم شیخ احمد عبد الحق ردولوی قدس سرہٗ

اے میرے دریا دل ساقی میر میخانہ عبد الحقؒ
اپنے مئے خواروں کا صدقہ بھر دے پیمانہ عبد الحقؒ

مہرِ ذرہ پرور تم ہو ہر دل میں ضیاء گستر تم ہو
تم شمعِ بزمِ پیمبر ہو عالم پروانہ عبد الحق

اے مرشدِ کامل ہادیٔ دیں اے محی الدینؒ و معین الدینؒ
اے قطب [illegible] شیخ دو عالم مخدوم زمانہ عبد الحق

پھرتا ہوں مصیبت کا مارا صدموں سے ہے دل پارا پارا
تم ہی نہ سنو تو کون سنے میرا افسانہ عبد الحق

جو در پہ تمھارے آتا ہے منہ مانگی مرادیں پاتا ہے
بیدمؔ کے بھی حالِ زار پہ ہو لطفِ شاہانہ عبد الحق

مدح محبوب جل و علیٰ حضرت سیدنا امیر العلاؒ احراری اکبر آبادی قدس سرہٗ

خدیوِ کشورِ دیں خسروِ ملک خدادانی
امیرِ بو العلاؒ شاہنشہ اقلیم عرفانی

علیؓ کے لال ہو خاتونِ جنتؓ کی نشانی ہو
معین الدینؒ کے پیارے خواجہ احرارؒ کے جانی

مجھے آسان سے آسان بھی ہر کام مشکل ہے
تمھیں مشکل نہیں سرکار میری مشکل آسانی

کرم کیجیے کہ محتاجِ کرم سرکار آیا ہوں
رہا کیجیے کہ آیا ہوں گرفتارِ پریشانی

ادھر بھی اک نظر بیدمؔ درِ دولت پہ حاضر ہے
معین الدین کا بردہ سگِ درگاہ جیلانیؒ

Marfat.com

مدح حضرت شاہ عبدالمنعم کنز المعرفت قادری شاہ ولایت دیوہ شریف قدس سرہٗ

ہو مبارک تمھیں اے بادہ کشانِ منعمؒ — مئے پیو کھل گئی لو آج دکانِ منعمؒ

تو بھی کھو جائے تو پا جائے نشانِ منعمؒ — لامکاں سے بھی کچھ آگے ہے مکانِ منعمؒ

بے نشاں ہو تو ملے تجھ کو نشانِ منعمؒ — کہ جدا سارے جہاں سے ہے جہانِ منعمؒ

ہستی ہے نیستی اور نیستی ہستی ان کی — بے نشانی ہی تو ہے نام و نشانِ منعمؒ

حق سے جو چاہتے ہیں جس کو دلا دیتے ہیں — کبھی خالی نہیں جاتی ہے زبانِ منعمؒ

دولتِ قربِ الٰہی سے ہے سینہ معمور — یہی سرمایہ یہی گنجِ نہانِ منعمؒ

الفتِ صاحبِ لولاک ولائے حسنینؓ — دلِ منعمؒ ہے اگر وہ تو یہ جانِ منعمؒ

یاں کا ہر ذرہ ہے گنجینۂ انوارِ خدا — بقعہ نور ہے واللہ مکانِ منعمؒ

ساری دنیا سے نرالی ہیں ادائیں ان کی — سارے عالم سے جدا شوکت و شانِ منعمؒ

اے خوشا بخت ترے خاکِ دیارِ دیوہ — تیرے آغوش میں پاتا ہوں مکانِ منعمؒ

آپ کا ڈھونڈھنا مشکل بھی ہے آسان بھی ہے — آپ کھو جائے تو پا جائے نشانِ منعمؒ

باغِ منعمؒ کا ہر اک خار گلوں سے بہتر — رشکِ صد روضۂ رضواں ہے مکانِ منعمؒ

بیدمؔ ان آنکھوں کے قربان جو دیکھیں اُن کو
صدقے اس دل کے جو ہو مرتبہ دانِ منعمؒ

Marfat.com

چادر شریف

قادریہ چادر منعم کی جیلانی چادر منعمؒ کی
مجوبی چادر منعمؒ کی سبحانی چادر منعمؒ کی

نور نظر وہابؒ ہے یہ یا جلوۂ حسن محی الدینؒ
ہمرنگ ردائے مرتضوی روحانی چادر منعمؒ کی

ہے تربت شاہ ولایت یہ یا بقعہ نور الٰہی ہے
ہے گوشۂ دامن رحمت یا نورانی چادر منعمؒ کی

عطر الفقر فخری میں آئی ہے مدینہ سے بس کر
شاہانی چادر منعمؒ کی سلطانی چادر منعمؒ کی

گر شوق زیارت ہے بیدمؔ تو دیکھو دل کی آنکھوں سے
از فرش زمیں تا عرش بریں طولانی چادر منعمؒ کی

مدح حضرت امام الاولیا سیدنا وارث پاک طاب اللہ ثراہٗ و نور اللہ ضریحہ

حضرت وارثؒ چراغ خاندان پنجتنؑ
یادگار پنجتنؑ نام و نشان پنجتنؑ

شاہِ تسلیم و رضا ابن شہیدِ کربلا
خواجۂ گُل گوں قبا روح روان پنجتنؑ

سبز گنبد کے مکیں اے وارثِ دنیا و دیں
راحتِ قلب حزیں اے جان جانِ پنجتنؑ

نیرّ برُج سیادت گوہر تاج شرف
اے گلِ زہراؑ بہارِ بوستان پنجتنؑ

قبلۂ ایمان و دین نقش قدوم اہلِ بیت
کعبۂ مقصود بیدمؔ آستان پنجتنؑ

Marfat.com

ہے روزِ الست سے اپنی صدا وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

وہ راز مرا میں بھید اس کا وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

دریا سے وجودِ قطرہ ہے قطرے سے نمودِ دریا ہے،

دریا قطرہ، قطرہ دریا، وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

وہ نقطہ خطِ تقدیر ہوں میں ، وہ خامہ اور تحریر ہوں میں

میں صورت ہوں اور وہ معنٰی وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

وہ راز ہے پردۂ راز ہوں میں وہ زمزمہ ہے اور ساز ہوں میں

ہے میری حقیقت آئینہ، وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

وہ نیّرِ برُجِ احدیت میں پرتوِ شانِ احدیت

مجھے کہتے ہیں ذرّۂ مہر نما وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

وہ چمن ہے چمن کی بہار ہوں میں وہ بہانہ ہے رنگِ بہار ہوں میں

وہ شمع ہے اور میں اس کی ضیا وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

دیدار کی دھن میں صبح و مسا، بیدمؔ مجھے خوں روتے گزرا

حیرت چھائی جب یہ دیکھا وارثؒ مجھ میں میں وارثؒ میں

بلائے جاں ہے حسنِ روئے وارثؒ — قیامت قامتِ دلجوئے وارثؒ
قیودِ کیش و ملت سے ہیں آزاد — اسیرِ حلقۂ گیسوئے وارثؒ
ہے روزِ دیدِ وارثؒ عید کا دن — ہلالِ عید ہے ابروئے وارثؒ
انھیں کو تک رہی ہیں سب کی آنکھیں — کھنچا جاتا ہے ہر دل سوئے وارثؒ
مرا ایمان حُبِ وارثی ہے
مرا کعبہ ہے بیدم کوئے وارثؒ

مرے دل کا دل جان کی جان وارثؒ — مری زندگانی کا سامان وارثؒ
بنائی ہے بگڑی ہوئی تم نے سب کی — مری مشکلیں بھی ہوں آسان وارثؒ
انھیں روزِ محشر کا کھٹکا نہیں ہے — کہ جن کا بنا ہے نگہبان وارثؒ
کوئی ایک دو ملک کا حکمراں ہے — تو دونوں جہاں کا ہے سلطان وارثؒ
دمِ نزع تُو آ کے صورت دکھا دے
کوئی دم کا بیدم ہے مہمان وارثؒ

ہے آئینۂ پنجتن شانِ وارثؒ — میں قربانِ وارث میں قربانِ وارثؒ
زمیں تابعِ حکمِ سرکارِ دیوہ! — ہیں ساتوں فلک زیرِ فرمانِ وارثؒ
مرا کیا بگاڑے گا خورشیدِ محشر — مرے سر پہ ہے ظلِ دامانِ وارثؒ
کوئی میری آنکھوں سے دیکھے تو دیکھے — ہے ہر شکل میں جلوہ گر شانِ وارثؒ
نہ شاہی نہ شاہنشہی کی تمنّا
ہے بیدم غلامِ غلامانِ وارثؒ

Marfat.com

ابنِ حسینؓ و آلِ نبیؐ وارثِ علی　　　　چشم و چراغِ مرتضویؓ وارثِ علیؒ
اے ہاشمی و مُطّلبی وارث علی　　　　اے جانشینِ مصطفویؐ وارث علیؒ
جانِ بتول و روحِ نبی دلبرِ حسین　　　　سروِ ریاضِ پنجتنی وارث علیؒ
حل کر دے مشکلیں مری، حلّالِ مشکلات　　　　ہم شکل و ہم شبیہِ علیؓ وارث علیؒ
سو جاں سے جانِ بیدمؔ خستہ ترے نثار　　　　اے روح و راحتِ قلبی وارث علیؒ

○

مہمان ہے خدا کا ہر مہمانِ وارث　　　　اک نشانِ کبریا ہے واللہ شانِ وارثؒ
عشّاقِ وارثی کو دیر و حرم سے مطلب　　　　کونین سے جدا ہے، واعظ، جہانِ وارثؒ
ہر نام نام ان کا۔ ہر جا مقام ان کا　　　　کیا پوچھتے ہو مجھ سے نام و نشانِ وارثؒ
بلبل تری صدا سے ہوتا ہے درد دل میں　　　　تو نے اڑی کہاں سے طرزِ بیانِ وارثؒ
خسرو کا تاج و تختِ کسرےٰ و گنجِ قاروں　　　　لاتا نہیں نظر میں ہر پاسبانِ وارثؒ
میدانِ حشر کی بھی رنگین بہار ہو گی　　　　آئیگا پیشِ داور جب کاروانِ وارثؒ
زاہد کو ہوں مبارک بیت الحرم کے سجدے　　　　بیدمؔ ہمارا سر ہو اور آستانِ وارثؒ

فدا ہے جان تو دل مبتلائے وارثؒ ہے
غرض کہ مجھ میں ہے جو کچھ برائے وارثؒ ہے
وہ دل ہے دل جو ہے آئینہ دارِ حسن و جمال
وہی ہے آنکھ جو محوِ لقائے وارثؒ ہے
زمینِ دیوہ کے آنکھوں سے ذرے چنتا ہوں
کہ دردِ دل کی دوا خاکِ پائے وارثؒ ہے

○

Marfat.com

اسی لئے ہے سرِ شوق اپنا وقفِ سجود
کہ ذرّے ذرّے میں دولت سرائے وارثؒ ہے

نہ اتقا، نہ ریاضت، نہ زہد ہے، نہ ورع
متاعِ بیدمِ خستہ عطائے وارثؒ ہے

قدسیوں میں ہے شمارِ خادمانِ وارثی
رشکِ فردوس بریں ہے آستانِ وارثی

دل کے ذروں کو وہیں لے چل اڑا کر اے صبا
جس جگہ ہو خاک پائے عاشقانِ وارثی

عالمِ میثاق میں پی تھی شرابِ معرفت
ہوش میں اب تک نہیں ہیں میکشانِ وارثی

عرصۂ محشر میں بھی ان پر نہیں خوف وہراس
پھر رہے ہیں جھومتے دیوانگانِ وارثی

دین وملّت سے جدا ہیں یاں کے آئین وطریق
یعنی دنیائے محبت ہے جہانِ وارثی

پنجتنؑ کے نام کا طغرا ہے خطِ نور میں
دور سے چمکے گا محشر میں نشانِ وارثی

پھر تو بیدمؔ منزلِ مقصود تک پہنچیں گے ہم
بن گئے جب مٹ کے گردِ کاروانِ وارثی

تری سرکار ہے عالی مرے وارثؒ مرے والی
نہ رکھ دامن مرا خالی مرے وارثؒ مرے والی

بلا سے مرنے والوں کے نشانِ قبر مٹ جائیں
کئے جا مشقِ پامالی مرے وارثؒ مرے والی

مری تسکین خاطر کو تصوّر ہی میں آ جاؤ
میں تنہا، رات ہے کالی مرے وارثؒ مرے والی

Marfat.com

ابھی تک نشہ پاتا ہوں میں آنکھوں میں کہ دیکھی ہے
تمھاری آنکھ متوالی، مرے وارثؒ مرے والی

تمنّا ہے یہ بیدمؔ کی مری آنکھوں کے حلقے ہوں
تمھارے روضہ کی جالی، مرے وارثؒ مرے والی

○

دل اُڑائے لئے جاتی ہے ہوا دیوے کی
ملتی جلتی ہے مدینہ سے فضا دیوے کی

برہمن کاشی پہ صدقے ہیں تو کعبہ پہ شیوخ
اور ہم خیر مناتے ہیں سدا دیوے کی

میرے ہر ذرے کو پابوسیٔ وارث ہو نصیب
خاک بھی مجھ کو بنائے تو خدا دیوے کی

حشر تک ہوش میں آنا نہیں ممکن ان کا
پی چکے ہیں جو مئے ہوش رُبا دیوے کی

نکہتِ گیسوئے وارث میں بسی ہے بیدمؔ
بوئے زعفراں سے معطر ہے صبا دیوے کی

○

فضلِ خدا کا نام ہے فیضانِ اولیا
فرمانِ کردگار ہے فرمانِ اولیاؑ

وہ جانتے ہیں کیفیتِ بادۂ الست
جو پی چکے ہیں ساغرِ عرفانِ اولیاؑ

ہے بخششِ خدا کرمِ اولیاء کا نام
ظلِّ خدا ہے سایۂ دامانِ اولیاؑ

محبوب اور محب میں یہاں تفرقہ نہیں
واللہ اولیا ہیں محبّانِ اولیاؑ

اے زاہدِ فسردہ اگر شوقِ خُلد ہے
آ دیکھ لے بہارِ گلستانِ اولیاؑ

ہر دل میں ان کے نور کی پھیلی ہے روشنی
وارث علیؒ ہیں شمعِ شبستانِ اولیاؑ

شاہی کی جستجو نہ تجمل کی آرزو
بیدمؔ ہے اک غلامِ غلامانِ اولیاؑ

Marfat.com

تمہیدِ تمنّا ہے نہ عنوانِ تمنّا — ناکامی ہے اک مطلعِ دیوانِ تمنّا

اک دل تھا سو ہم کر چکے قربانِ تمنّا — اب بے سر و سامانی ہے سامانِ تمنّا

ہاں ہاں یہی دل تھا کبھی ایوانِ تمنّا — اب دیکھ رہے ہو جسے زندانِ تمنّا

کیا جانے کوئی وسعتِ میدانِ تمنّا — عالم بھی ہے اک گوشۂ دامانِ تمنّا

اللہ مرے شوق کو رکھے مرے دل میں — لے دے کے یہی ایک تو ہے جانِ تمنّا

پنہاں درِ یکتا کی طرح تھی یہ صدف میں — نکلی مرے دل سے تو بڑی شانِ تمنّا

یارب دلِ مشتاق کا ٹوٹے نہ سہارا — گُل ہو نہ کبھی شمعِ شبستانِ تمنّا

لینا خبر اے شوق کہ یہ وقت مدد ہے — چھٹتا ہے مرے ہاتھ سے دامانِ تمنّا

کب سے درِ مقصود پہ دم توڑ رہی ہے — کیا ہے کہ نکلتی ہی نہیں جانِ تمنّا

سینہ جو ہوا چاک تو ارمان نکل آئے — آزاد ہوئے سارے اسیرانِ تمنّا

دردِ دلِ بے تاب ذرا اور ترقی ! — ہاں المدد اے خاصۂ خاصانِ تمنّا

مہندی نے چرایا کبھی پھولوں نے اڑایا — آخر نہ چھپا خونِ شہیدانِ تمنّا

ہر ذرہ مری خاک کا ہے شوق کی دُنیا — ہر قطرہ مرے اشک کا طوفانِ تمنّا

یہ آخری ہچکی تھی مریضِ شبِ غم کی — یا ٹوٹا ہے قفلِ درِ زندانِ تمنّا

داغِ دلِ بیدم کی چمک ہی نہیں جاتی
بجھتی ہی نہیں شمعِ شبستانِ تمنّا

Marfat.com

ترے جلووں کی نیرنگی سے دل ہے منتشر اپنا
ہوا جاتا ہے دھندلا مطلع ذوق نظر اپنا

تصور کی حدوں سے بڑھ گیا ذوق نظر اپنا
کہ دھوکا ہو گیا اکثر تری تصویر پر اپنا

مقامِ عاشقی اے بوالہوس ہے دور تر اپنا
کہاں یہ منظر پستی کہاں اوجِ نظر اپنا

وہ زلفیں خواب میں ہم دیکھ کر جاگے تو یہ دیکھا
کہ اک تقدیر پر ہے ہاتھ اک زنجیر پر اپنا

بحمداللہ کہ ان کے در پہ نکلی جان سجدے میں
جو ڈوبا بھی تو بیڑا ساحلِ مقصود پر اپنا

جلا کر خرمنِ ہستی کو ان کی دید کر اے دل
تماشا آج تو بھی دیکھ لے گھر پھونک کر اپنا

یہ جب آتے ہیں تو پھر نام جانے کا نہیں لیتے
سمجھ رکھا ہے میرے دل کو ارمانوں نے گھر اپنا

نظر آئیں گی رنگِ حسن میں سو عشق کی شانیں
نکھر کر اور کچھ ہو جائے گا ذوق نظر اپنا

جگا دے گا یہی خواب لحد سے چٹکیاں لے کر
سلامت ہے اگر اے ہمنشیں دردِ جگر اپنا

فرازِ عرش سے کچھ دور پہنچیں وسعتیں دل کی
بھلا اس تنگنائے دہر میں کیا ہو گزر اپنا

Marfat.com

فلک پر ڈھونڈھتے ہیں ہم وہ ایمن پر جھلکتی ہے
یہ معیارِ تجلّی ہے وہ معیارِ نظر اپنا
نظر تک ان کی پہنچے کس طرح مکتوب ناکامی
ٹھہر جاتا ہے طوبےٰ تک پہنچ کر نامہ بر اپنا
لبوں پر آخری اک سانس ہے اور شمع بجھتی ہے
نوید اے صبحِ ناکامی ہے قصہ مختصر اپنا
ضرور اک دن وہ بیدم ہمکنارِ آرزو ہوں گے
ہمیں کیا لینے جانا ہے دعا اپنی، اثر اپنا

نہ محرابِ حرم سمجھے نہ جانے طاقِ بت خانہ
جہاں دیکھی تجلی ہو گیا قربان پروانہ
دلِ آزاد کو وحشت نے بخشا ہے وہ کاشانہ
کہ اک در جانبِ کعبہ ہے اک در سوئے بتخانہ
بنائے مئے کدہ ڈالی جو تو نے پیرِ مئے خانہ
تو کعبہ ہی رہا کعبہ نہ پھر بت خانہ بت خانہ

کہاں کا طور مشتاقِ لقا وہ آنکھ پیدا کر
کہ ذرّہ ذرّہ ہو نظارہ گاہِ حُسنِ جانانہ
خدا پوری کرے یہ حسرتِ دیدار کی حسرت
کہ دیکھوں اور ترے جلووں کو دیکھوں بے حجابانہ

Marfat.com

شکستِ توبہ کی تقریب میں جھک جھک کے ملتے ہیں
کبھی پیمانہ شیشہ سے کبھی شیشہ سے پیمانہ

سجا کر لختِ دل سے کشتیٔ چشمِ تمنّا کو
چلا ہوں بارگاہِ عشق میں لے کر یہ نذرانہ

کبھی جو پردۂ بے صورتی میں جلوہ فرما تھے
انہیں کو عالمِ صورت میں دیکھا بے حجابانہ

مری دنیا بدل دی جنبشِ ابروئے جاناں نے
کہ اپنا ہی رہا اپنا نہ اب بیگانہ

جلا کر شمع پروانے کو ساری عمر روتی ہے
اور اپنی جان دے کر چین سے سوتا ہے پروانہ

کسی کی محفلِ عشرت میں باہم دور چلتے ہیں
کسی کی عمر کا لبریز ہونے کو ہے پیمانہ

ہماری زندگی تو مختصر سی اک کہانی تھی
بھلا ہو موت کا جس نے بنا رکھا ہے افسانہ

یہ لفظِ سالک و مجذوب کی ہے شرح اے بیدمؔ
کہ اک ہشیارِ ختم المرسلین اور ایک دیوانہ

Marfat.com

مرے دردِ نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو
جو لفظوں کا ہو مجموعہ وہ میری داستاں کیوں ہو

پہنچ کر خونِ دل آنکھوں تک اشکوں میں نہاں کیوں ہو
الٰہی حاصلِ دردِ محبت رائیگاں کیوں ہو

لحد پر آکے میری خاک سے دامن کشاں کیوں ہو
نہیں معلوم تم اس درجہ مجھ سے بدگماں کیوں ہو

ترا جلوہ جو ہستی ہے تو پھر قیدِ نظر کیسی
مری ہستی جو پردہ ہے تو یہ بھی درمیاں کیوں ہو

مٹا دو شوق سے اگر مٹا دو میری تربت کو
جو تم پر مر مٹا ہو اس کا اتنا بھی نشاں کیوں ہو

ترے قدموں پہ سر ہے سامنے تو ہے تصوّر میں
مرا نقشِ جبیں پھر بارِ سنگِ آستاں کیوں ہو

مجھے پامال بھی کرتے ہیں اندازِ تغافل سے
مجھی سے پوچھتے بھی ہیں کہ سرگرمِ فغاں کیوں ہو

بہارِ عارضِ گلگوں کا جلوہ ہے نگاہوں میں
خزاں ناآشنا ہوں میں مجھے خوفِ خزاں کیوں ہو

کہاں ایماں کس کا کفر اور دیر و حرم کیسے
ترے ہوتے ہوئے اے جاں خیالِ دو جہاں کیوں ہو

نئی دنیا بنا دی لذتِ ذوقِ اسیری نے
قفس کے رہنے والوں کو خیالِ آشیاں کیوں ہو

Marfat.com

ترے تیروں نے بیدم کو حیات جاوداں بخشی
حیات جاوداں کا نام مرگ ناگہاں کیوں ہو

○

مرے ہوتے ہوئے کوئی شریک امتحاں کیوں ہو
ترا دردِ محبت بھی نصیب دشمناں کیوں ہو

جو منزل تک پہنچنا ہے تو گردِ کارواں کیوں ہو
جو گردِ کارواں بھی ہو تو گردِ رائیگاں کیوں ہو

وہی بزم تجلّی ہے وہی نغموں کی بے تابی
ابھی سنتے ہیں ہم خاموش سازِ کن فکاں کیوں ہو

مراہست و عدم جب پاک ہے حدِ تعیّن سے
تو پھر تیرے لئے قیدِ مکان و لامکاں کیوں ہو

خیالِ وصلِ جاناں طالع بیدار دشمن ہے
میری آنکھوں تک آتے آتے وہ خوابِ گراں کیوں ہو

میری آنکھوں سے پردہ ہے جو دل میں رہنے والوں کو
تخیّل موجزن کیوں ہو تصوّر ضوفشاں کیوں ہو

اگر میں ہوں تو پھر تم کیا، تمھاری جستجو کیسی
نہیں ہوں میں تو مجھ پر میرے ہونے کا گماں کیوں ہو

وہ شیدا حسن صورت پر، فدائے حسن معنی ہم
فسانہ قیس کا بیدم ہماری داستاں کیوں ہو

Marfat.com

یہ نہیں معلوم کوئی زینتِ آغوش ہے
بے نیاز ہوش کتنا بے نیازِ ہوش ہے

عرضِ حالِ دل کا اس کی بزم میں اک جوش ہے
دفترِ صد آرزو گویا لبِ خاموش ہے

ساقی آنکھوں میں تری وہ بادۂ سرجوش ہے
اک نظر میں مئے کدہ کا مئے کدہ بے ہوش ہے

روزِ وصلِ یار ہے کیسی قیامت حشر کیا
ذرّہ ذرّہ آج پھیلائے ہوئے آغوش ہے

ایسے کھوئے ہیں کہ اپنا ہے نہ بیگانے کا ہوش
فکرِ فردا ہے نہ مستوں کو خیالِ دوش ہے

جلوہ گاہِ ناز کے پردوں کا اٹھنا یاد ہے
پھر ہوا کیا اور کیا دیکھا یہ کس کو ہوش ہے

عرصۂ محشر میں اک طوفان برپا کر دیا
قطرۂ خونِ دلِ عاشق میں کتنا جوش ہے

وہ کہیں چھپ کے پھر آئیں گے بہرِ فاتحہ
شام ہی سے آج تو شمعِ لحد خاموش ہے

ان کے رُخ سے پردہ اٹھ جائے تو پھر معلوم ہو
کس کو کتنی بے خودی ہے کس کو کتنا ہوش ہے

ایک بیدم ہی نہیں تیار مرنے کے لئے
جو ترے کوچہ میں ہے اپنا کفن بردوش ہے

Marfat.com

کاش مری جبین شوق سجدوں سے سرفراز ہو
یار کی خاکِ آستاں تاجِ سرِ نیاز ہو

ہم کو بھی پائمال کر عمر تری دراز ہو
مستِ خرامِ ناز اُدھر مشقِ خرامِ ناز ہو

چشمِ حقیقت آشنا دیکھے جو حسن کی کتاب
دفترِ صد حدیثِ راز ہر ورق مجاز ہو

سامنے روئے یار ہو سجدہ میں ہو سرِ نیاز
یونہی حریمِ ناز میں اٹھوں پھر نماز ہو

اس کے حریمِ ناز میں عقل و خرد کو دخل کیا
جس کی گلی کی خاک کا ذرہ جہاں راز ہو

تیری گلی میں پا کے جا، جائے کہاں ترا گدا
کیوں نہ وہ بے نیاز ہو تجھ سے جسے نیاز ہو

بیدمؔ خستہ ہجر میں بن گئی جان زار پر
جس نے دیا ہے دردِ دل کاش وہ چارہ ساز ہو

○

میں اور حسنِ یار کا جلوہ لئے ہوئے
ذرہ ہے دلفریبئ دنیا لئے ہوئے

ویران دل کا آنکھوں میں نقشہ لئے ہوئے
صحرا میں پھر رہا ہوں میں صحرا لئے ہوئے

دردِ فراق، زخمِ جگر، داغ ہائے دل
آیا ہوں ان کی بزم سے کیا کیا لئے ہوئے

کیونکر کروں نہ سجدہ رہ کوئے یار میں
ہر ذرّہ ہے تجلّیِ کعبہ لئے ہوئے

Marfat.com

بت خانے سے غرض ہے نہ مسجد سے واسطہ — پھرتی ہے مجھ کو تیری تمنا لئے ہوئے
جس شاخ پر چمن میں بنایا تھا آشیاں — بجلی گری اسی کا سہارا لئے ہوئے
آنکھوں میں پھر رہا ہے جمالِ منیرِ دوست — غش ہیں کلیم برق تجلی لئے ہوئے

دنیا سے بے نیاز زمانہ سے بے خبر
بیدم ہے تیرا تیری تمنّا لئے ہوئے

○

کاش سمجھے مرا سوزِ غمِ پنہاں کوئی — گل کرے آکے چراغِ تہِ داماں کوئی
زلزلوں سے نہ لحد کے ہو پریشاں کوئی — ڈال دے قبر پہ خاکِ درِ جاناں کوئی
اس سے ہم کہتے ہیں ملتا ہے جو انساں کوئی — کہ تری شکل میں پنہاں ہے مری جاں کوئی
اللہ اللہ رے مرے غم کدۂ دل کی بہار — آج اسی اجڑے ہوئے گھر میں ہے مہماں کوئی
حشر کے دن کی درازی کا بھرم کھل جائے — دیکھ لے آکے جو طولِ شبِ ہجراں کوئی
داغ ہائے غمِ جاناں سے ہے سینہ گلزار — باغِ عالم میں ہے فردوس بداماں کوئی
ناوک انداز تجھے اپنی اداؤں کی قسم — ترکشِ ناز میں رہ جائے نہ پیکاں کوئی
ذرہ ذرہ ہے رہِ عشق کا صحرائے جنوں — دشتِ مجنوں ہے بیاباں میں بیاباں کوئی
لاکھوں آزادیاں اس ایک اسیری پہ نثار — آئے پہنچانے کو جب تا درِ زنداں کوئی
شانِ رحمت کے لئے حیلۂ بخشش مل جائے — بات اتنی ہے کہ ہو جائے پشیماں کوئی

پردۂ ہستیٔ موہوم اٹھا دے بیدم
دیکھے پھر تیری طرح جلوۂ جاناں کوئی

○

Marfat.com

میری تربت پہ ہے انگشت بدنداں کوئی
خاک میں مجھ کو ملا کر ہے پشیماں کوئی

رشک عیسیٰ ہو کوئی فخر سلیماں کوئی
ہو کے دیکھے تو گدائے درِ جاناں کوئی

اب نہ وہ شور سلاسل ہے نہ آہوں کی صدا
لے گیا ساتھ ہی سب رونقِ زنداں کوئی

مشعلِ راہ وفا ہے مرا ذرہ ذرہ
کیوں میری خاک پہ کرتا ہے چراغاں کوئی

ان کے چہرے سے نقاب اٹھتے ہی دنیا بدلی
کوئی دامن ہے سلامت نہ گریباں کوئی

ہے جبیں سائی سنگِ درِ جاناں جو نصیب
آج کل اپنے مقدر پہ ہے نازاں کوئی

پھر چلا کعبہ سے میں دیرِ بتاں کو بیدم
نہ ہوا ہوگا مری طرح پشیماں کوئی

○

ہتھیلی پہ لئے سر عشق کے دربار میں آیا
میں جس سرکار کا بندہ تھا اس سرکار میں آیا

یہ کیفیت کہاں دیر و حرم کی سجدہ گاہوں میں
جو لطفِ جبہہ سائی آستانِ یار میں آیا

نشیمن ہے نہ وہ گل ہیں نہ شاخِ آشیاں باقی
قفس سے چھوٹ کر ناحق ہی میں گلزار میں آیا

غمِ ناکامئ قسمت کی دنیا سے شکایت کیا
وہی بہتر ہے جو بیدم مزاجِ یار میں آیا

○

Marfat.com

قسمت کھلی ہے آج ہمارے مزار کی — چادر پڑی ہے گوشۂ دامان یار کی
کیسا فشار کیسی اذیت فشار کی — لذت ملی ہے قبر میں آغوش یار کی
وحشت یہ کہہ رہی ہے دلِ بیقرار کی — پھر خاک چھاننی ہے ہمیں کوئے یار کی
کوچے میں تیرے دوشِ صبا پر سوار ہے — کس اوج پر ہے خاک ترے خاکسار کی
دل بھی گیا جگر بھی گیا جان بھی چلی — اچھی گھڑی سے آرزوئے وصلِ یار کی
در پر جگہ نہ دامنِ دلدار پر قرار — مٹی خراب ہے مرے مشتِ غبار کی
نیرنگیٔ زمانہ سے دل سیر ہو گیا — اب غم خزاں کا ہے نہ خوشی ہے بہار کی
عبرت سے شیب و شباب پہ میرے نظر کرو — تصویر ہوں میں گردشِ لیل و نہار کی
لاؤ میں شام ہی سے نہ کچھ کھا کے سو رہوں — دیکھی ہے صبح کس نے شبِ انتظار کی
وہ جیتے جی تو بہرِ عیادت نہ آ سکے — اب آ رہے ہیں خاک اڑانے مزار کی
ناپائیدار ہستی ناپائیدار ہے — ہستی ہی کیا ہے ہستیِ ناپائیدار کی

بیدمؔ نہ اپنا نخلِ تمنّا ہرا ہوا
آئی بھی اور گذر بھی گئی رت بہار کی

○

چومی رکاب اٹھ کے کسی شہسوار کی — ہمت تو دیکھئے مرے مشتِ غبار کی
ہر شے میں دیکھتا ہوں جھلک حسنِ یار کی — مشتاق کو تمیز نہیں نور و نار کی
اے اضطراب پردۂ رازِ نہاں نہ کھول — تجھ کو قسم ہے گوشۂ دامان یار کی
بجلی کی طرح مجھ کو تڑپنے سے کام ہے — تصویر ہوں میں اپنے دلِ بے قرار کی
بادِ صبا مٹاتی ہے میرے مزار کو — مٹتی ہے یادگار ترے یادگار کی

Marfat.com

اچھا ہوا کہ حسرت و ارمان مٹ گئے　　اب چین سے کٹے گی دل بے قرار کی

بیدم جہاں میں صبح قیامت ہے جس کا نام
شاید وہی سحر ہے شب انتظار کی

○

دلِ وحشی مرا شیدا ہے زلف عنبریں ہو کر
چلا ہے نجد کو مجنوں کا سجادہ نشیں ہو کر

کسی کی سرکشی تیرے مقابل چل نہیں سکتی
رہے گا آسماں بھی تیرے کوچہ کی زمیں ہو کر

بُرا ہو ناامیدی کا اسے بھی لے چلی دل سے
خیالِ وصل جو برسوں رہا تھا دل نشیں ہو کر

ترے دامن نے برسوں شرم رکھی میرے زخموں کی
تو کیا آنسو نہ پوچھے گی یہ تیری آستیں ہو کر

کہو اب کیا علاج اس میری برگشتہ نصیبی کا
کہ جب ہاں بھی کسی کے لب تک آتی ہے نہیں ہو کر

ہماری خاک ہوتی یار کے نقش قدم ہوتے
ہم اس کوچہ میں رہتے کاش پیوند زمیں ہو کر

یہ محرومیٔ قسمت ہے کہ ان کے وصل کی حسرت
رہی آنکھوں ہی آنکھوں میں نگاہ واپسیں ہو کر

Marfat.com

کوئی روتے کسی کی بے نیازی کو غرض کیا ہے
کسی کے اشک کیوں پونچھے کسی کی آستیں ہو کر

مرے ہی خرمنِ ہستی کو پھونکا اس نے اے بیدمؔ
بچایا غیر کا گھر میری آہِ آتشیں ہو کر

○

دل کو میرے جلوہ گاہِ روئے روشن کر دیا
رشکِ جنت یار نے صحرائے ایمن کر دیا

تو نے کافر مجھ کو اے ایماں کے دشمن کر دیا
کعبۂ دل کو مرے دیرِ برہمن کر دیا

اب بآسانی نکل جائیں گی اپنی حسرتیں
یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا

وسعتِ شوقِ لقا کیا پوچھتے ہو اے کلیم
جس نے ہر ذرّہ مجھے وادیِ ایمن کر دیا

دشمنی سرکار کی کیا جانے کیا ڈھاتی ستم
دوستی نے آپ کی دنیا کو دشمن کر دیا

جوشِ وحشت کیا کیا یہ کیا کیا دستِ جنوں
جامۂ ہستی کا میرے چاک دامن کر دیا

واہ ری قسمت جو دل کل تک تھا اس کی جلوہ گاہ
آج اس کو حسرت وارماں کا مسکن کر دیا

Marfat.com

عشق پروانہ سے ہے بیدمؔ فروغِ شمع حسن
میری بدنامی نے ان کا نام روشن کر دیا

○

طور والے تری تنویر لئے بیٹھے ہیں
ہم تجھی کو بتِ بے پیر لئے بیٹھے ہیں

جگر و دل کی نہ پوچھو جگر و دل میرے
نگہ ناز کے دو تیر لئے بیٹھے ہیں

ان کے گیسو دلِ عشاق پھنسانے کے لئے
جا بجا حلقۂ زنجیر لئے بیٹھے ہیں

اے تری شان کہ قطروں میں ہے دریا جاری
ذرّے خورشید کی تنویر لئے بیٹھے ہیں

پھر وہ کیا چیز ہے جو دل میں اتر جاتی ہے
تیغ پاس ان کے نہ وہ تیر لئے بیٹھے ہیں

مے عشرت سے بھرے جاتے ہیں اغیار کے جام
ہم تہی کاسۂ تقدیر لئے بیٹھے ہیں

کشورِ عشق میں محتاج کہاں ہیں بیدمؔ
قیس و فرہاد کی جاگیر لئے بیٹھے ہیں

○

بھر دیا دامن مراد رُخ سے نقاب اٹھا دیا
جتنی تھی آرزو مجھے اس سے کہیں سوا دیا

کیا کہیں اس نگاہ نے کیا لیا اور کیا دیا
ہم نے جو کچھ لیا لیا اس نے جو کچھ دیا دیا

اپنے مریضِ ہجر کا خوب علاج کر گئے
سینہ پہ رکھ کے دستِ ناز دردِ جگر بڑھا دیا

میری فغاں سے بارہا آیا زمیں پہ زلزلہ
جب کبھی ویسے آہ کی عرشِ بریں ہلا دیا

مجھ کو مٹا کے یار نے قبر بھی دی مری مٹا
نام وفا کے ساتھ ساتھ نقشِ وفا مٹا دیا

صورتِ شمعِ بزم ہوں میری فنا بقا ہی کیا
شام ہوئی جلا دیا صبح ہوئی بجھا دیا

Marfat.com

بیدمؔ زار کی اگر آہ کا داں نہیں اثر
پھر کہو خواب ناز سے کس نے انھیں جگا دیا

○

محمل کے قریں رہ کر مجنوں تو رہے محروم
اور دید سے لیلیٰ کی پردوں کا کھلے مقسوم

لپٹا کے کلیجہ سے ہم رو ہی لیا کرتے
اے کاش کہیں ملتے ارمان دل مرحوم

دل آنا ہے دل جانا الفت نہیں آفت ہے
ہاں تم اسے کیا سمجھو ہاں ہاں تمھیں کیا معلوم

دن آیا تو بے تابی رات آئی تو بے خوابی
جب دل کی یہ حالت ہے خیریتِ جاں معلوم

کہنے کو تو ہم دو ہیں پر فرد ہیں عالم میں
تم سا نہ کوئی ظالم ہم سا نہ کوئی مظلوم

اسرارِ محبت کو سمجھے کہ نہ کچھ سمجھے
اتنا ہی ہوا معلوم کچھ بھی نہ ہوا معلوم

یہ نیچی نظر والے اک فتنۂ محشر ہیں
کہنے کو بڑے بھولے بے چارے بڑے معصوم

پژمردہ نہ ہوں کیا ہوں ہم مردہ نہ ہوں کیا ہوں
ہاں زندہ تھے زندہ تھا جب اپنا دلِ مرحوم

بیدمؔ یہ محبت ہے یا کوئی مصیبت ہے
جب دیکھیے افسردہ جب دیکھیے جب مغموم

○

پہلو میں دل ہے دل میں تمنائے یار ہے
آئینہ ہے جہاں وہیں آئینہ دار ہے

چکر میں ہے سوار جو اس پہ سوار ہے
کیا تیز گام ابلقِ لیل و نہار ہے

آہٹ پہ کان در پہ نظر بار بار ہے
کچھ خیر تو ہے کس کا تمھیں انتظار ہے

اک میں کہ مجھ سے سارے زمانے کو اختلاف
اک تم کہ تم پہ ساری خدائی نثار ہے

Marfat.com

تم شوق سے جفا کیے جاؤ ستم کرو — یہ کس نے کہہ دیا کہ مجھے ناگوار ہے
یوں جا رہا ہوں داورِ محشر کے سامنے — سینہ پہ ہاتھ ہاتھ میں تصویرِ یار ہے
دامن کسی کا چھوتے ہی معراج ہو گئی — مشتِ غبارِ دوشِ ہوا پر سوار ہے
جھگڑا چکائیں جان ہی دے دیں فراق میں — ہونا تو ایک دن یہی انجام کار ہے
کس کو سنا رہی ہے صبا مژدۂ بہار — ہم کیا کریں جو آمدِ فصلِ بہار ہے
نیرنگِ روزگار پہ کس کی نظر نہیں — ہر آنکھ اک مرقعِ لیل و نہار ہے

بیدم ملے جو مجمعِ احباب دل نواز
پھر تو خزاں بھی ہو تو ہماری بہار ہے

○

گھونگھٹ اس رخ سے گر جُدا ہو جائے — پھر خدا جانے کیا سے کیا ہو جائے
جاں تم پر مری فدا ہو جائے — دل لگانے کا حق ادا ہو جائے
کام کر جائے ان کی پہلی نظر — ابتدا ہی میں انتہا ہو جائے
تم اگر زہر بھی مجھے دے دو — دردِ دل کی مری دوا ہو جائے
کہتے تو کھینچیں دل سے آہ کوئی — کہئے تو حشر ابھی بپا ہو جائے
ان کے در پر مروں میں سجدے میں — عمر بھر کی قضا ادا ہو جائے
اک مری جان کے ہیں سو جھگڑے — فیصلہ کر دو فیصلا ہو جائے
آپ اور پاسِ قول، نا ممکن — آپ کا وعدہ اور وفا ہو جائے

بس بھلائی اسی میں ہے بیدم
غیر سے ان کا دل بُرا ہو جائے

Marfat.com

اُس کو دنیا اور نہ عقبیٰ چاہیئے — قیس لیلےٰ کا ہے لیلےٰ چاہیئے
اب جو کچھ کرنا ہے کرنا چاہیئے — آج ہی سے فکرِ فردا چاہیئے
ان بتوں سے دِل لگانے کے لئے — سچ ہے پتھر کا کلیجا چاہیئے
دیکھنا ان کا تو قسمت میں نہیں — دیکھنے والے کو دیکھا چاہیئے
وہ نہیں آتے تو وعدہ پر نہ آئیں — اے اجل تجھ کو تو آنا چاہیئے
مجھ سے نفرت ہے تو نفرت ہی سہی — چاہیئے غیروں کو اچھا چاہیئے
خُلد والوں کو دکھانے کے لئے — اک ترے کوچہ کا نقشا چاہیئے
آکے اب جاتا کہاں ہے تیرِ ناز — تجھ کو میرے دل میں رہنا چاہیئے

توڑ کر بیدم بتِ پندار کو
دیر کو کعبہ بنانا چاہیئے

ساتھ دے کون ترے عشق میں وحشت کے سوا — کوئی ٹھہرے تو کہاں کنجِ ملامت کے سوا
ہجر کی راتوں کے جاگے جو لحد میں سوئے — کون اٹھائے گا انھیں شورِ قیامت کے سوا
یہی تقوےٰ ہے یہی زہد یہی حُسنِ عمل — کوئی سرمایہ نہیں تیری محبت کے سوا
بے خبر بھی ہوں میں اس حسن سے خود رفتہ بھی — اور عالم بھی ہے اک عالمِ حیرت کے سوا
وائے ناکامیِ قسمت کہ وہ فرماتے ہیں — اور باتیں کرو اظہارِ محبت کے سوا
عرصۂ حشر میں ہے شور کہ وہ آتے ہیں — یہ تو اک اور قیامت ہے قیامت کے سوا
اس قدر مشقِ تصور ہو مری آنکھوں کو — کہ نظر آئے نہ کچھ یار کی صورت کے سوا
ہے یہی مےکدۂ پیرِ مغاں کی تعلیم — شغل کوئی نہیں شغلِ مے الفت کے سوا

Marfat.com

برہمن دیر کو کعبہ کو گئے حضرت شیخ　　ہم کہاں جائیں گے تیرے در دولت کے سوا
رنج وغم یاس وقلق حسرت وحرمان والم　　سب گوارا ہیں مجھے اک تری فرقت کے سوا
شوق سے آتشِ فرقت جگر و دل کو جلا　　پھونک دے پھونک دے سب اس کی محبت کے سوا
شیخ کی باتوں میں بیدم مرا جی کیا بہلے
اس کو آتا نہیں کچھ دوزخ و جنت کے سوا

○

بیگانگئ دل کے افسانے کو کیا کہئے　　اپنا نہ ہوا اپنا بیگانے کو کیا کہئے
جب دونوں ہی روشن ہیں اک تیری تجلی سے　　پھر کعبہ تو کعبہ ہے بت خانے کو کیا کہئے
ان مست نگاہوں کی تاثیر معاذ اللہ　　گردش میں زمانہ ہے پیمانے کو کیا کہئے
اے مشعلِ بزم دل واے شمع حریم جاں　　سب تجھ پہ تصدق ہیں پروانے کو کیا کہئے
آتے ہیں ستانے کو جاتے ہیں رلانے کو　　اس آنے کو کیا کہئے اس جانے کو کیا کہئے
فرقت میں جدھر دیکھو وحشت ہی برستی ہے　　جب گھر کا یہ عالم ہے ویرانے کو کیا کہئے
وہ رو کے مرا بیدم دامن سے لپٹ جانا
اور ان کا یہ فرمانا دیوانے کو کیا کہئے

○

سورج کی کرن یا کاہکشاں یا عقد ثریا سہرا ہے
اک نور کا پتلا دولہا ہے اک نور سراپا سہرا ہے
بہتر، برتر، افضل، اعلیٰ محبوب دل آرا سہرا ہے
دنیا کی نگاہیں کیوں نہ پڑیں دنیا سے نرالا سہرا ہے

Marfat.com

سہرے کی چمک مکھڑے کی دمک نزہت نگہت کے پردے میں
سہرے میں دمکتا ہے مکھڑا مکھڑے پہ چمکتا سہرا ہے

طرہ پُر پیچ اور عمامہ، بدھی، مہدی گنگنا، غازہ
دولہا ہے مرصع سرتاپا ایسا ہی اس کا سہرا ہے

بیدمؔ اسے گوندھ کے لایا ہے گلہائے مضامین چن چن کر
پھولوں کا نہیں موتی کا نہیں گلہائے سخن کا سہرا ہے

○

ان کے ناوک آ کے سینہ میں مرے کیا دیکھتے
دل کے ہر گوشہ میں ارمانوں کی دنیا دیکھتے

لطف تو جب تھا کہ ہم تو دیکھتے ان کا جمال
اور ہماری بے خودی کا وہ تماشا دیکھتے

باغ میں چھپ چھپ کے جانے کا نتیجہ مل گیا
کتنے شرمائے وہ جب نرگس کو دیکھا دیکھتے

طالعِ بیدار دکھلاتا تری صورت تو ہم
دیدۂ یعقوب سے خوابِ زلیخا دیکھتے

اشکِ حسرت کی فراوانی بھی اک طوفان ہے
یوں تو قطرہ ہے جو بہہ جاتا تو دریا دیکھتے

جوشِ وحشت میں دکھاتے ہمتِ دستِ جنوں
ہم اگر کچھ وسعتِ دامانِ صحرا دیکھتے

Marfat.com

قافلے پہنچے ہزاروں منزلِ مقصود تک
ہم اکیلے رہ گئے نقشِ کفِ پا دیکھتے
دیدۂ گل کے واسطے بلبل کی آنکھیں چاہیئے
قیس کی آنکھوں سے بیدم حسنِ لیلیٰ دیکھتے

○

غمزہ پیکان ہوا جاتا ہے — دل کا ارمان ہوا جاتا ہے
دیکھ کر الجھی ہوئی زلف ان کی — دل پریشان ہوا جاتا ہے
تیری وحشت کی بدولت لے دل — گھر بیابان ہوا جاتا ہے
ساز و ساماں کا نہ ہونا ہی مجھے — ساز و سامان ہوا جاتا ہے
مشکل آسان ہوئی جاتی ہے — کیوں پریشان ہوا جاتا ہے
دل سے جاتے ہیں مرے صبر و قرار — گھر یہ ویران ہوا جاتا ہے
دل کی رگ رگ میں سما کر بیدم
درد تو جان ہوا جاتا ہے

○

اپنی ہستی کا اگر حسن نمایاں ہو جائے — آدمی کثرتِ انوار سے حیراں ہو جائے
تم جو چاہو تو مرے درد کا درماں ہو جائے — ورنہ مشکل ہے کہ مشکل مری آساں ہو جائے
او نمک پاش تجھے اپنی ملاحت کی قسم! — بات تو جب ہے کہ ہر زخم نمک داں ہو جائے
دینے والے تجھے دینا ہے تو اتنا دے دے — کہ مجھے شکوۂ کوتاہی داماں ہو جائے

Marfat.com

اس سیہ بخت کی راتیں بھی کوئی راتیں ہیں　　خواب راحت بھی جسے خواب پریشاں ہو جائے
خواب میں بھی نظر آ جائیں جو آثار بہار　　بڑھ کے دامن سے ہم آغوش گریباں ہو جائے
سینۂ شبلی و منصور تو پھونکا تو نے !　　اس طرف بھی کرم اے جنبش داماں ہو جائے
آخری سانس بنے زمزمۂ ہو اپنا　　سازِ مضراب فنا تارِ رگ جاں ہو جائے

تو جو اسرار حقیقت کہیں ظاہر کر دے
ابھی بیدمؔ رسن و دار کا ساماں ہو جائے

○

ذرے ذرے سے ترا حسن نمایاں ہو جائے
اس کی پرواہ نہیں نظارہ پریشاں ہو جائے

جی بہلنے کا جنوں میں کوئی ساماں ہو جائے
گھر بیاباں میں ہو یا گھر میں بیاباں ہو جائے

دل وہی دل ہے جو خاکِ رہ محبوب بنے
جان وہ جان ہے جو یار پہ قرباں ہو جائے

زاہد اس کو کہیں جانے کی ضرورت کیا ہے
کعبہ جس کے لئے سنگ درِ جاناں ہو جائے

اسی امید پہ ہم خاکِ درِ یار ہوئے
کہ رسائی کہیں تا گوشۂ داماں ہو جائے

ایک دم میں حرم و دیر کے جھگڑے مٹ جائیں
یار کا حسن جو بے پردہ نمایاں ہو جائے

Marfat.com

تیرے قبضہ میں ہے جب تک ہی تری تیغ ہے تیغ
میرے سر تک جو پہنچ جائے تو احساں ہو جائے

یا تو پہنچا دے گلستاں میں قفس کو صیاد
یا یہی کنج قفس صحن گلستاں ہو جائے

یہ بھی اک معجزۂ وحشتِ دل ہے بیدم
کہ مری خاک کا ہر ذرہ بیاباں ہو جائے

○

جنابِ وارث آل عبا کی چادر ہے
حضور خواجۂ گلگوں قبا کی چادر ہے

امیرِ شہرِ ولایت، کریم ابن کریم
تمام خلق کے حاجت روا کی چادر ہے

نبی کے لال کی مولا علیؓ کے جانی کی
یہ یادگارِ شہ کربلا کی چادر ہے

گدا نواز، سخی دستگیر مظلوماں
غریب پرور و مشکل کشا کی چادر ہے

ملے گا حسن کا صدقہ غریب بیدم کو
جمیلِ حسن جمالِ خدا کی چادر ہے

○

یوں گلشنِ ہستی کی مالی نے بنا ڈالی
پھولوں سے جدا کلیاں کلیوں سے جدا ڈالی

سر رکھے ہتھیلی پہ اور لختِ جگر چن کر
سرکار میں لائے ہیں ارباب وفا ڈالی

رو یا کھوں میں اس کو یا مژدۂ بیداری
غل ہے کہ نقاب اس نے چہرے سے اٹھا ڈالی

اللہ رے تصور کی نقاشی و نیرنگی
جب بن گئی اک صورت اک شکل مٹا ڈالی

Marfat.com

ساقی نے ستم ڈھایا برسات میں ترسایا — جب فصلِ بہار آئی دوکان اٹھا ڈالی
خون دل عاشق کے اس قطرہ کا کیا کہنا — دنیائے وفا جس نے رنگین بنا ڈالی
بیدم ترے گریہ نے طوفان اٹھا ڈالے
اور نالوں نے دنیا کی بنیاد ہلا ڈالی

○

قلب مضطر سے سنی جب داستانِ آرزو — بجلیاں کرنے لگیں شرح بیانِ آرزو
کس قدر پُر درد ہے میرا بیانِ آرزو — رو دیا جو سننے بیٹھا داستانِ آرزو
کیوں نہ پھر سُن سُن کے ہر گل چاک پیراہن کرے — لے اڑی بلبل مرا طرزِ بیانِ آرزو
رعب حسن یار سے محفل میں ہم خاموش ہیں — دیدۂ حیرت زدہ ہے ترجمانِ آرزو
کل زمین آرزو تھی رشک چرخ ہفتمیں — فرش پا انداز ہے اب آسمانِ آرزو
سن لیا اس نے جو کچھ ہم نے دم آخر کہا — تھی نگاہِ واپسیں گویا زبانِ آرزو
اے دلِ مضطر ترے دم تک ہے بیدم کی حیات
تو مٹا تو مٹ گیا نام و نشانِ آرزو

○

تیغ کھینچی اس نے اور تیور بدل کر رہ گیا
آج بھی شوقِ شہادت ہاتھ مل کر رہ گیا
نزع میں بیمارِ غم کروٹ بدل کر رہ گیا
جب کہا اس نے سنبھل سنبھلا سنبھل کر رہ گیا

Marfat.com

سیلِ اشک آنکھوں سے نکلا خون دل کے ساتھ ساتھ
ان کے دامن پر پڑا مچلا، مچل کر رہ گیا

میرے آغوشِ تصوّر سے نکلنا ہے محال
اب خیالِ یار تو سانچے میں ڈھل کر رہ گیا

آتشِ رشک و حسد سے سنگ بھی خالی نہیں
دید موسیٰ کو ہوئی اور طور جل کر رہ گیا

اک ہمارا دل کہ محوِ لذّتِ دیدارِ شمع
ایک پروانہ کو دیکھا اور جل کر رہ گیا

رازِ دل کا پردہ رکھا رعبِ حسنِ یار نے
حرفِ مطلب منہ سے نکلا اور جل کر رہ گیا

یادِ جاناں میں تری شعلہ مزاجی کے نثار
دل میں جو کچھ تھا سوا تیرے وہ جل کر رہ گیا

جان نثاروں کا تھا آج اس درجہ مقتل میں ہجوم
خنجرِ قاتل بھی دو اک ہاتھ چل کر رہ گیا

سوز و سازِ عشق کا انجام بیدمؔ دیکھ لو
شمع ٹھنڈی ہو گئی پروانہ جل کر رہ گیا

○

کہہ رہا ہے ضعف اپنے نالۂ شب گیر کا — کوئی اتنا ہو کہ دامن تھام لے تاثیر کا
پہلے عاشق کو بناتے ہیں نشانہ تیر کا — یوں پرکھ لیتے ہیں وہ کھوٹا کھرا تقدیر کا

Marfat.com

ٹوٹ کر جو دل میں رہ جاتا ہے ٹکڑا تیر کا
بس وہی ٹکڑا ہے ٹکڑا قسمتِ نخچیر کا

المدد اے جذبِ دل اب لاج تیرے ہاتھ ہے
امتحاں ہے آج میری آہ بے تاثیر کا

دل تو دل ہے جان بھی مانگے تو میں حاضر کروں
یہ نہیں ممکن کہ دل توڑوں تمھارے تیر کا

ہے نقابِ صورتِ موہوم میری بے خودی
میری عریانی ہے پیراہن مری تصویر کا

تیشیاں نالوں کی ہم نے دیکھ لیں بس دیکھ لیں
دردِ دل اٹھ تو ہی دامن تھام لے تاثیر کا

اے تری قدرت کے صدقے تیری صنعت کے نثار
خاک کا پتلا بنے خاکہ تری تصویر کا

دیدۂ مشتاق کی اللہ رے محرومیاں
اٹھ گیا گھونگھٹ تو پردہ پڑ گیا تنویر کا

ناتوانی سے مرے رنگ پریدہ کی طرح
کھنچتے کھنچتے اُڑ گیا خاکہ مری تصویر کا

ہو محبت میں نہ کیوں زنداں کی پابندی عزیز
سلسلہ ملتا ہے زلفِ یار سے زنجیر کا

کچھ نہ پوچھو ذرہ ہائے کوئے جاناں کی چمک
سامنا کرتے ہیں برقِ طور کی تنویر کا

میں بھی ہوں قاتل بھی ہے خنجر بھی ہے مقتل بھی ہے
آج بیدمؔ فیصلہ ہوگا مری تقدیر کا

○

خیال میں بھی وہ گل ہم سے ہمکنار نہیں
بہار ہوگی ہمارے لئے بہار نہیں

یہ سینہ داغوں سے کب رشکِ لالہ زار نہیں
تم آ کے دیکھو تو کس دن یہاں بہار نہیں

وہی بھلے ہیں جو مے خانے میں خراب ہوئے
وہ ہوشیار ہیں ساقی جو ہوشیار نہیں

عجب مزا ہے مرا دل ہے اس طرف بے چین
نگاہِ شوخ کو ان کی ادھر قرار نہیں

یہ کیسی ہوش ربا تھی نگاہ ساقی کی
کہ آج بزم میں کوئی بھی ہوشیار نہیں

یہ آس لائی ہے در پہ ترے کریم! مجھے
کہ یاں کبھی نہیں سنتا امیدوار نہیں

Marfat.com

یہ کس کی یادِ مژہ کر گئی مجھے بے چین　　یہ آج کیوں کسی پہلو مجھے قرار نہیں
مرے سر آنکھوں پہ رسوائیاں محبت کی　　ملامتی ہوں ملامت سے مجھ کو عار نہیں

سنا ہی کرتے تھے بیدم پر اب تو دیکھ لیا
کہ بگڑے وقت میں کوئی کسی کا یار نہیں

جس جگہ دل ہے وہیں یار کا پیکان بھی ہے
صاحبِ خانہ جہاں ہے وہیں مہمان بھی ہے

یاس و حرماں بھی ہے حسرت بھی ہے ارمان بھی ہے
اتنے سامانوں پہ دل بے سروسامان بھی ہے

میرے سینے میں جہاں دل وہیں پیکان بھی ہے
درد کے ساتھ مرے درد کا درمان بھی ہے

مجھ کو دشوار ہے ملنا ترا آسانی سے
تو جو چاہے تو یہ مشکل مری آسان بھی ہے

خانۂ دل میں جہاں بیٹھ گیا بیٹھ گیا
عجب آرام طلب آپ کا پیکان بھی ہے

پاؤں پھیلیں تو کہاں چادرِ عریانی میں
ہاتھ اٹھیں تو کہاں جائیں گریبان بھی ہے

او کماندار کر اک تیر میں دونوں کا شکار
دل بھی زد پر ہے نشانے پہ مری جاں بھی ہے

Marfat.com

جس کی اس عالمِ صورت میں ہے رنگ آمیزی
اسی تصویر کا خاکہ تو یہ انسان بھی ہے
میرا لاشہ یونہی بے گور و کفن رہنے دو
ایسے جو مرتے ہیں ان کی یہی پہچان بھی ہے
کیوں نہ متوالا ہو بیدمؔ ترا اے پیرِ مغاں
مستیٔ بادہ ہے کیفِ مۓ عرفان بھی ہے

○

کعبہ کا شوق ہے نہ صنم خانہ چاہیئے
جانا نہ چاہیئے درِ جاناں نہ چاہیئے
ساغر کی آرزو ہے نہ پیمانہ چاہیئے
بس اک نگاہ مرشدِ مۓ خانہ چاہیئے
حاضر ہیں میرے جیب و گریباں کی دھجیاں
اب اور کیا تجھے دلِ دیوانہ چاہیئے
عاشق نہ ہو تو حسن کا گھر بے چراغ ہے
لیلیٰ کو قیس شمع کو پروانہ چاہیئے
پروردۂ کرم سے تو زیبا نہیں حجاب
مجھ خانہ زادِ حسن سے پردا نہ چاہیئے
شکوہ ہے کفر اہلِ محبت کے واسطے
ہر اک جفائے دوست پہ شکرانہ چاہیئے
بادہ کشوں کو دیتے ہیں ساغر یہ پوچھ کر
کس کو زکوٰۃ نرگسِ مستانہ چاہیئے
بیدمؔ نمازِ عشق یہی ہے خدا گواہ
ہر دم تصورِ رخِ جانانہ چاہیئے

○

Marfat.com

جب خیال یار کا مسکن مرا سینہ ہوا
سامنے آنکھوں کے اک حیرت کا آئینہ ہوا

وقتِ آخر بامِ مقصد تک مجھے پہنچا دیا
ہچکیوں کا تار میرے واسطے زینہ ہوا

پرتوِ حسن و جمال یار سے بعد فنا
ذرہ ذرہ خاک کا میری اک آئینہ ہوا

مدتیں گزریں کہ خالی کاسۂ دل تھا مگر
دولتِ دیدار ہاتھ آئی تو گنجینہ ہوا

پیہم آتے ہیں اسی جانب خدنگ ناز یار
تودۂ مشق ستم گویا مرا سینہ ہوا

یوں تو پہلے بھی تھا دل آئینہ کہنے کے لئے
آپ کو دیکھا تو آئینہ کا آئینہ ہوا

اب قبائے رندیت سے کون بدلے گا اسے
جامۂ زہد و ورع زاہد کا پارینہ ہوا

ایک تھا میں اور تو لیکن یہ حسن اتفاق
تو بنا تصویر اور میں تیرا آئینہ ہوا

ہیدم ان کے گیسو و رُخ کا جو نظارہ کیا
شب شبِ قدر اور دن نوروز آدینہ ہوا

Marfat.com

سنانے کو ہیں مبتلائے محبت ‏ ‏ ‏ سنو تو کہیں ماجرائے محبت
جو دینا تھا تجھ کو خدائے محبت ‏ ‏ ‏ مجھے موت دیتا بجائے محبت
وہی دن تو دل کی تباہی کا دن تھا ‏ ‏ ‏ کہ جس دن پڑی تھی بنائے محبت
محبت کے کوچے میں جو مٹ گئے ہیں ‏ ‏ ‏ ہے زیبا انھیں پر قبائے محبت
مری آنکھ ہے منظرِ حسنِ جاناں ‏ ‏ ‏ مرا دل ہے خلوت سرائے محبت
کروں کیوں نہ سجدے تجھے حسنِ جاناں ‏ ‏ ‏ میں بندہ ہوں تو ہے خدائے محبت
یہ ہر اک سے ہم پوچھتے پھر رہے ہیں ‏ ‏ ‏ کوئی جانتا ہے دوائے محبت
شہِ حسن کچھ اپنی خیرات دینا ‏ ‏ ‏ کہ حاضر ہیں در پر گدائے محبت
ظہورِ محبت بقائے دل و جاں ‏ ‏ ‏ فنائے دو عالم فنائے محبت

وفا گر کرے زندگی اپنی بیدم
تو تا حشر جھیلوں جفائے محبت

تجھ سے پاتے نہیں اے دوست یہ منزل خالی ‏ ‏ ‏ تو ہی تو ہوتا ہے ہو جاتا ہے جب دل خالی
ننگ ہے جائیں جو در سے ترے سائل خالی ‏ ‏ ‏ بھر دے کاسہ جو ہو ساقی سرِ محفل خالی
پھر اسی طرح سے ہو زینتِ محمل اے یار ‏ ‏ ‏ ہم سے دیکھا نہیں جاتا ترا محمل خالی
اشک یوں آنکھوں سے بیگانہ ہوئے وصل کی شب ‏ ‏ ‏ کشتیاں ہوتی ہیں جیسے لبِ ساحل خالی

فصلِ گل جاتے ہی گلشن ہوا ویراں بیدم
کر گئے اپنے نشیمن کو عنادل خالی

Marfat.com

صبر آئے کس طرح ترے قول و قرار پر
کیا اعتبار زندگیٔ مستعار پر

طول اس قدر ہوا گلۂ اختصار پر
آخر کو بات ٹل گئی روز شمار پر

آنسو بہا رہے ہیں وہ میرے مزار پر
ابرِ کرم برستا ہے مشتِ غبار پر

طغرا بنا ہے صنعت پروردگار کا
ہر نقش صفحۂ چمن روزگار پر

مشتاق دید ہوں مجھے جلوہ دکھائیے
بہر خدا نہ ٹالیئے روزِ شمار پر

قلب حزیں کے گرد ہیں ارمان اس طرح
پروانے جیسے جمع ہوں شمع مزار پر

واعظ مرے گناہوں پہ تیری نگاہ ہے
میری نظر ہے رحمتِ پروردگار پر

لیجے نکل کے دیدۂ گریاں سے طفل اشک
مچلے ہوئے ہیں گوشۂ دامان یار پر

پایا ہے میں نے خاک میں مل کر درِ حبیب
ناحق ہے رشک غیروں کو میرے وقار پر

تم کو ترس نہ آئے تعجب کی بات ہے
دشمن بھی رو رہے ہیں میرے حال زار پر

یاں تک بڑھی کہ روز قیامت سے بڑھ گئی
حیرت ہے مجھ کو طولِ شبِ انتظار پر

بیدمؔ اگر خزانۂ کونین بھی ملے
صدقے کروں میں دولتِ دیدارِ یار پر

دل تاک رہی ہے تری دُزدیدہ نظر آج
لٹتا ہے مری پیاری تمناؤں کا گھر آج

شاید کہ ہوئی میرے مسیحا کو خبر آج
اب ٹیس ہی دل میں ہے نہ وہ دردِ جگر آج

Marfat.com

دیکھا نگہِ لطف سے اس بت نے ادھر آج
کچھ ہو تو چلا ہے مری آہوں میں اثر آج

گم ہو گئے گم کر گئی ساقی کی نظر آج
پہروں نہیں ہوتی ہمیں آپ اپنی خبر آج

یوں ہی جو ترقی پہ رہا دردِ جگر آج
بیمار ترا دیکھ نہ پائے گا سحر آج

صد شکر یہ دن ترکِ تمنّا نے دکھایا
اب ڈھونڈھتا پھرتا ہے دعاؤں کو اثر آج

دشمن بھی ہے اور ہم بھی ہیں مشتاقِ شہادت
اب دیکھیں تری تیغ اِدھر ہو کہ اُدھر آج

کم صبحِ قیامت سے نہیں صبحِ شبِ ہجر
دیتے ہیں خبر حشر کی آثارِ سحر آج

ہو جائے نہ اس بزم میں اظہارِ محبت
لے ڈوبیں نہ مجھ کو یہ کہیں دیدۂ تر آج

دل ہی کو قرار آئے نہ وہ آئیں نہ موت آئے
کٹتی ہے شبِ ہجر نہ ہوتی ہے سحر آج

گلدستۂ تحسین ترا نذرانہ ہے بیدم
گلہائے فصاحت کا ہے سہرا ترے سر آج

○

گلزارِ محبت کی فضا میرے لئے ہے
بس خوب یہی آب و ہوا میرے لئے ہے
ہے ہاتھ میں دامن مرے فرزند نبی کا
بوئے چمنِ آل عبا میرے لئے ہے
ہاں شیفتۂ حسن ازل سے ہوں میں تیرا
ہاں ہاں تیری الفت کا مزا میرے لئے ہے
وارث ترا در مجھ سے نہیں چھوٹنے والا
میں تیرا ہوں تو نام خدا میرے لئے ہے
بے ہوش ہوا ہوں نگہِ مست سے تیری
کافی تیرے دامن کی ہوا میرے لئے ہے
تو لاکھ کھینچے مجھ سے نہ چھوڑوں گا میں دامن
کیا اور کوئی تیرے سوا میرے لئے ہے
ہاں ہاں مجھے تو شربت دیدار پلا دے
ہاں ہاں یہی داروئے شفا میرے لئے ہے
زاہد تری قسمت میں کہاں ایسی عبادت
یہ سجدۂ نقشِ کفِ پا میرے لئے ہے
میں عشق کے کوچے سے کہیں جا نہیں سکتا
اک مرشد کامل کی دعا میرے لئے ہے
آزادہ روی حصے میں اغیار کے بیدم
پابندی آئین وفا میرے لئے ہے

Marfat.com

ہم بھی ہوں یار بھی ہو لطف ملاقات رہے
یہی دن ہوں یہی راتیں یہی برسات رہے

شب کو رندوں میں عجب لطفِ مساوات رہے
مختلف شکل میں سب ہوں مگر اک ذات رہے

رات دن صحبت اغیار مبارک باشد
آپ دن کو بھی وہیں جائیں جہاں رات رہے

سخت جانی ہے اِدھر پاس نزاکت ہے اُدھر
خنجرِ یار کی اللہ کرے بات رہے

کس کے پہلو میں رہے، کیسے رہے یہ نہ کہو
مگر اتنا تو بتا دو کہ کہاں رات رہے

عمر سب حلقۂ رنداں میں بسر کی ہم نے
مر کے بھی خاکِ درِ پیر خرابات رہے

مئے کدہ تیرا سلامت رہے اور تو ساقی
تا ابد قبلۂ حاجات و مرادات رہے

منہ نہ موڑیں گے محبت میں وفا سے بیدم
جان جاتی رہے کیا غم ہے مگر بات رہے

○

وہ کیا نہیں کرتے ہیں، وہ کیا نہیں کر سکتے
کرتے نہیں، کیا میری دوا کر نہیں سکتے

Marfat.com

گرتوں کو اٹھایا، کبھی مردوں کو جلایا
کیا میری مدد شیرِ خدا کر نہیں سکتے

اب زیست سے تنگ آگیا بیمار تمھارا
تم زہر ہی دے دو جو دوا کر نہیں سکتے

باز آ نہیں سکتے وہ کبھی اپنی جفا سے
ہم ترک رہ و رسمِ وفا کر نہیں سکتے

یہ قیدِ مصائب بھی کوئی قید ہے بیدم
وہ چاہیں تو کیا تجھ کو رہا کر نہیں سکتے

○

کاش مجھ پر ہی مجھے یار کا دھوکا ہو جائے
دید کی دید تماشے کا تماشا ہو جائے

دیدۂ شوق کہیں راز نہ افشا ہو جائے
دیکھ ایسا نہ ہو اظہارِ تمنّا ہو جائے

آپ ٹھکراتے تو ہیں قبرِ شہیدانِ وفا
حشر سے پہلے کہیں حشر نہ برپا ہو جائے

آپ کا جلوہ بھی کیا چیستہ ہے اللہ اللہ
جس کو آ جائے نظر وہ بھی تماشا ہو جائے

کم نہیں روزِ قیامت سے شبِ وصل اس کی
شام ہی سے جسے اندیشۂ فردا ہو جائے

Marfat.com

کیا ستم ہے تیرے ہوتے ہوئے اے جذبۂ دل
میرا چاہا نہ ہو اور غیر کا چاہا ہو جائے
شرم اس کی ہے کہ کہلاتا ہوں کشتہ تیرا
زندہ عیسیٰ سے جو ہو جاؤں تو مرنا ہو جائے
میرا سامان مری بے سر و سامانی ہے
مر بھی جاؤں تو کفن دامنِ صحرا ہو جائے
دور ہو جائیں جو آنکھوں سے حجاباتِ دوئی
پھر تو کچھ دوسری دنیا مری دنیا ہو جائے
اس کی کیا شرم نہ ہوگی تجھے اے شانِ کرم
تیرا بندہ جو ترے سامنے رسوا ہو جائے
تو اسے بھول گیا وہ تجھے کیونکر بھولے
کیسے ممکن ہے کہ بیدمؔ بھی تجھی سا ہو جائے

○

دل میں جو ترے تیرِ نظر آئے ہوئے ہیں
وہ مجھ پہ مری جان ستم ڈھائے ہوئے ہیں
دل کیا ہے جگر تک مرا برمائے ہوئے ہیں
پیکاں ترے تیروں کے غضب ڈھائے ہوئے ہیں
آئے بھی شبِ وعدہ تو کیا آئے کہ آ کر
بے طرح پریشان ہیں گھبرائے ہوئے ہیں

Marfat.com

محفل میں تو شوخی سے کئے قتل ہزاروں
خلوت میں جو آئے ہیں تو شرمائے ہوئے ہیں

اس پر بھی وہ ملتے ہیں تو ایمان ہے ان کا
غیروں سے جو ملنے کی قسم کھائے ہوئے ہیں

معشوق ہیں کچھ کاکلِ پیچاں تو نہیں آپ
کیوں الجھے ہوئے بیٹھے ہیں بل کھائے ہوئے ہیں

بیدمؔ وہ جواں ہوں گے تو کیا ہوں گے نہ پوچھو
بچپن ہی سے جو اتنے ستم ڈھائے ہوئے ہیں

شمع حرمِ جاں ہے یا مشعل بت خانہ — کیا کیا میں کہوں تجھ کو اے جلوۂ جانانہ

منزل مرے مقصد کی کعبہ ہے نہ بت خانہ — ان دونوں سے آگے چل اے ہمتِ مردانہ

مے خواروں کے صدقے میں ساقی کوئی پیمانہ — مے خانہ میں حاضر ہے دردی کش مے خانہ

سب نقش خیالی ہیں کعبہ ہو کہ بت خانہ — تو مجھ میں ہے میں تجھ میں اے جلوۂ جانانہ

ساقی ترے آتے ہی یہ جوش ہے مستی کا — شیشہ پہ گرا شیشہ پیمانے پہ پیمانہ

میرا دل ویراں بھی آباد کئے جانا — اے زینتِ ہر محفل اے صاحبِ ہر خانہ

زاہد میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے — چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگِ درِ جانانہ

تو شمع صفت اے گل آئے جو سرِ محفل — پروانہ بنے بلبل بلبل بنے پروانہ

مٹ کر بھی رہے باقی جو تجھ پہ مٹے ساقی — جب مٹتے ہیں بنتے ہیں خاکِ درِ مے خانہ

یاں کافر و مومن کی تفریق ہے لاحاصل — سب یار کے جلوے ہیں اپنا ہے نہ بیگانہ

Marfat.com

کیا لطف ہو محشر میں میں شکوے کئے جاؤں　　وہ ہنس کے کہے جائیں دیوانہ ہے دیوانہ

معلوم نہیں بیدمؔ میں کون ہوں اور کیا ہوں
یوں اپنوں میں اپنا ہوں بیگانوں میں بیگانہ

○

اک ذرہ سی بات کا افسانہ گھر گھر ہو گیا
چار حرفِ آرزو تھے جن کا دفتر ہو گیا

قیدیِ زندانِ غم اس درجہ خود سر ہو گیا
سر جہاں دیوار سے مارا وہیں در ہو گیا

میرے دل کے راز کا اظہار سب پر ہو گیا
جو نہ ہونا تھا وہی اے دیدۂ تر ہو گیا

اضطرابی کا خزانہ دیدۂ تر ہو گیا
جو گرا فرقت میں آنسو قلبِ مضطر ہو گیا

تشنہ کامانِ قضا پی پی کے سب چلتے ہوئے
چلتے چلتے ان کا خنجر دورِ ساغر ہو گیا

تم سے بیمارِ محبت کا مداوا ہو چکا
کر چکے تم اور علاجِ قلبِ مضطر ہو گیا

تھا وہ مستانہ کہ جب ڈوبا ہوں بحرِ فکر میں
ہر حباب موجِ ہستی میرا ساغر ہو گیا

Marfat.com

خود نمائی کرتے کرتے اب خدا بننے لگے
یہ بتوں کا حوصلہ، اللہ اکبر! ہو گیا

میں کسی صورت میں ہوں گردش ہے میرے ساتھ ساتھ
بزمِ ہستی میں جو آیا دورِ ساغر ہو گیا

سو بہاریں اس مسرت اس تبسّم کے نثار
آج دامانِ سحر پھولوں کی چادر ہو گیا

دو عدم میں ایک ہستی وہ بھی نذرِ نیستی
میرا ہونا بھی نہ ہونے کے برابر ہو گیا

اس نے رگ رگ کو سکھا دیں عشق میں بے چینیاں
قلب مضطر اک عذاب جان مضطر ہو گیا

برہمی کی کوئی حد بھی اے مزاجِ زلفِ یار
کیا بگڑ جانے میں تو میرا مقدر ہو گیا

ہوتے ہوتے ہو گئی برہم وہ بیدمؔ بزمِ ناز
دیکھتے ہی دیکھتے سامانِ محشر ہو گیا

○

دل کی دنیا کا ہر اک گوشہ منور ہو گیا
اٹھ گیا پردہ کوئی پردے سے باہر ہو گیا

ذرّہ ذرّہ روکشِ خورشیدِ محشر ہو گیا
لو مبارک ہو کوئی پردے سے باہر ہو گیا

چھن کے پردے سے ضیائے حسن چمکی تھی کلیم
آپ یہ سمجھے کہ وہ پردے سے باہر ہو گیا

نکہتِ گل اس کو سمجھوں یا کہوں نورِ نگاہ
اتنے پردوں میں بھی جو پردے سے باہر ہو گیا

Marfat.com

اس کے مہرِ حسن کی کرنیں حجابِ رُخ ہوئیں — کب اٹھا پردہ وہ کب پردے سے باہر ہو گیا
وعدۂ دیدار یاد آیا سنا جب شورِ حشر — میں نے یہ سمجھا کوئی پردے سے باہر ہو گیا
میری ہستی ہی نقابِ صورتِ دلدار تھی — مٹ گیا جب میں تو وہ پردے سے باہر ہو گیا
جلوہ گاہِ ناز میں پہنچے تو ہوش اتنا نہیں — یار پردہ میں ہے یا پردے سے باہر ہو گیا
ایسے کی بے پردگی و پردہ کا کیا اعتبار — بوئے گل کی طرح جو جامے سے باہر ہو گیا

تھی تو بیدمؔ یہ کسی کے بے خودوں کی شان تھی
ذکرِ مے پر شیخ کیوں جامے سے باہر ہو گیا

○

تجلّیٔ رُخِ روشن کا کیا ٹھکانا تھا — اِدھر نقاب اٹھی تھی کہ غش کا آنا تھا
نگاہ ناز کے تیروں کا کیا ٹھکانا تھا — نظر نظر سے ملی تھی کہ دل نشانا تھا
خیال و خواب ہوئے وہ مزے جوانی کے — عجیب دن تھے عجب سن عجب زمانا تھا
بجھانے والے بجھاتے کسی کے دل کی لگی — چراغِ ہستیٔ عاشق کا کیا بجھانا تھا
قرار گھر میں نہ صحرا میں چین سے بیٹھے — ہمیں تو موت کا پیغام دل کا آنا تھا
سنی جو میری مصیبت کی داستاں تو کہا — کہ پھر کہو یہ بڑے لطف کا فسانا تھا

بہار جاتے ہی دنیا بدل گئی بیدمؔ
کہ عندلیب کا صحرا میں آشیانا تھا

○

Marfat.com

کچھ گلا ان سے نہ کچھ شکوہ ہے چرخ پیر کا
سامنے آیا مرے لکھا مری تقدیر کا

وعدۂ فردا کا مطلب میں یہ سمجھا نامہ بر
حشر پر ٹھہرا ہے گویا فیصلہ تقدیر کا

چل گیا غیروں کی تدبیروں کا جادو چل گیا
ہو گیا آج اک نہیں میں فیصلہ تقدیر کا

پھر پھرا کر ان کا در ہو ہی گیا آخر نصیب
کیوں نہ ہوں ممنون اپنی گردش تقدیر کا

آئے ہیں وہ میرے مرنے کا تماشا دیکھنے
اے اجل اب آ کہ یہ موقع نہیں تاخیر کا

جان بھی دل کی طرح جانے کو ہے تو جا چکے
ہو چکے ہونا ہے جو کچھ فیصلہ تقدیر کا

یادِ گیسو میں نہ پوچھو مجھ سے زنداں کی بہار
سنبلستاں ہے ہر اک حلقہ مری زنجیر کا

چرخ کو چکر دیا کیوں تو نے قسّامِ ازل
یہ تو حصہ تھا تمھاری گردش تقدیر کا

خلد قسمت میں نہیں بیدمؔ تو دوزخ ہی سہی
ہے کہیں آخر ٹھکانا عاشق دلگیر کا

Marfat.com

وہ جام کیوں مجھے پیرِ مغاں نہیں ملتا — کہ جس کے پینے سے اپنا نشاں نہیں ملتا
اکیلا چھوڑ گئے مجھ کو رہروانِ عدم — بچھڑ گیا ہے مرا کارواں نہیں ملتا
مٹانے والوں نے کچھ اس طرح مٹایا ہے — کہ قبر کا بھی ہماری نشاں نہیں ملتا
وہ ہم کو چھیڑ کے سنتے ہیں داستانِ فراق — انھیں جو شب کو کوئی قصّہ خواں نہیں ملتا
نہ پوچھ مجھ سے نشیب و فرازِ منزلِ عشق — زمیں ملتی ہے تو آسماں نہیں ملتا
اس آستانہ کو میری جبیں نہیں ملتی — مری جبین کو وہ آستاں نہیں ملتا
عدم سے آئے تھے دنیا کو سن کے بزمِ سرور — مگر یہاں تو کوئی شادماں نہیں ملتا
ہوا نے اس کو اڑایا کہ برق نے پھونکا — جہاں رکھا تھا وہاں آشیاں نہیں ملتا
تمھارے ڈھونڈنے والے کچھ ایسے کھوئے ہیں — کہ ان کو آپ ہی اپنا نشاں نہیں ملتا
مسیح در سے ترے کس نے کیا نہیں پایا — مجھی کو مرہمِ زخمِ نہاں نہیں ملتا

ہمیں میں کچھ نہیں بیدمؔ یہ کیوں نہیں کہتے
یہ کیا کہا کہ کوئی قدرداں نہیں ملتا

تم خفا ہو تو اچھا خفا ہو — اے بتو! کیا کسی کے خدا ہو
اپنے مستوں کی خیرات ساقی — ایک ساغر مجھے بھی عطا ہو
کچھ رہا بھی ہے بیمارِ غم میں — اب دوا ہو تو کس کی دوا ہو
آؤ مل لو شبِ وعدہ آ کر — صبح تک پھر خدا جانے کیا ہو
تو نے مجھ کو کہیں کا نہ رکھا — اے دلِ زار تیرا بُرا ہو
غصّے میں بھی رہا پاس دشمن — کہہ رہے ہیں کہ تیرا بھلا ہو

Marfat.com

تم کو بیدم ہمیں جانتے ہیں
پارسا ہو بڑے پارسا ہو

○

تم ملو میری قسمت رسا ہو
دردِ دل، دردِ دل کی دوا ہو
سارے عالم سے بیگانہ ہو لے
پھر کوئی یار کا آشنا ہو
بے ترے ساقیا مئے تو مئے ہے
زہر سمجھوں جو آبِ بقا ہو
دل مٹے بھی تو تیری گلی میں
خاک ہو تو تری خاکِ پا ہو
اس کا نام و نشاں پوچھنا کیا
جو تری راہ میں مٹ گیا ہو
میری مشکل کو آسان کر دو
یا علیؓ آپ مشکل کشا ہو
زندگی ختم ہو تیرے غم میں
یاد میں تیری بیدم فنا ہو

○

کھینچی ہے تصور میں تصویرِ ہم آغوشی
اب ہوش نہ آنے دے مجھ کو مری بے ہوشی
پا جانا ہے کھو جانا، کھو جانا ہے پا جانا
بے ہوشی ہے ہشیاری، ہشیاری ہے بے ہوشی
میں سازِ حقیقت ہوں دمسازِ حقیقت ہوں
خاموشی ہے گویائی، گویائی ہے خاموشی

Marfat.com

اسرارِ محبت کا اظہار ہے ناممکن
ٹوٹا ہے نہ ٹوٹے گا قفلِ درِ خاموشی

ہر دل میں تجلّی ہے ان کے رُخِ روشن کی
خورشید سے حاصل ہے ذرّوں کو ہم آغوشی

جو سُنتا ہوں سنتا ہوں میں اپنی خموشی سے
جو کہتی ہے کہتی ہے مجھ سے مری خاموشی

یہ حسن فروشی کی دوکان ہے با چلمن
نظارہ کا نظارہ روپوشی کی روپوشی

یاں خاک کا ذرّہ بھی لغزش سے نہیں خالی
مئے خانۂ دنیا ہے یا عالمِ بے ہوشی

ہاں ہاں مرے عصیاں کا پردہ نہیں کھلنے کا
ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطاپوشی

اس پردے میں پوشیدہ لیلائے دو عالم ہے
بے وجہ نہیں بیدمؔ کعبے کی سیاپوشی

○

شادی و الم سب سے حاصل ہے سبکدوشی
سو ہوش مرے صدقے تجھ پر مری بے ہوشی

گم ہونے کو پا جانا کہتے ہیں محبّت میں
اور یاد کا رکھا ہے یاں نام فراموشی

Marfat.com

کل غیر کے دھوکے میں وہ عید ملے ہم سے
کھولی بھی تو دشمن نے تقدیر ہم آغوشی

وہ قلقل مینا میں چرچے مری توبہ کے
اور شیشہ و ساغر کی مئے خانے میں سرگوشی

ہم رنج بھی پانے پر ممنوں ہی ہوتے ہیں
ہم سے تو نہیں ممکن احسان فراموشی

ہوش آتا ہے پھر مجھ کو پھر ہوش مجھے آیا
دینا نگہِ ساقی اک ساغر بے ہوشی

کل عرصۂ محشر میں جب عیب کھلیں میرے
رحمت تیری پھیلا دے دامانِ خطا پوشی

ملتے ہی نظر تجھ سے مستانہ ہوا بیدم
ساقی تری آنکھیں ہیں یا ساغر بے ہوشی

○

ہے رُخ کا پہلو نشین سہرا ۔ نہ ہو یہ کیوں مہ جبین سہرا
قرانِ سعدین سامنے ہے ۔ حسین دولہا حسین سہرا
جبین سہرے کو چومتی ہے ۔ کہ چومتا ہے جبین سہرا
ہوا سے لڑیاں لچک رہی ہیں ۔ ہے کس قدر نازنین سہرا
یہ الجھا کنگنے سے اس لئے ہے ۔ کہ چوم لے آستین سہرا
چھپا ہے مقنع میں کس ادا سے ۔ بنا ہے پردہ نشین سہرا

Marfat.com

نظر میں کھب جائے سب کی بیدمؔ
ہر اک کے ہو دل نشین سہرا

○

بت خانے میں کعبہ کی تنویر نظر آئی
بت میں بھی، ہمیں تیری تصویر نظر آئی

وابستۂ گیسو کو گیسو کا خیال آیا
جب دور سے زنداں کی زنجیر نظر آئی

یہ گلشنِ ہستی بھی اک دفترِ رنگیں ہے
ہر گل کے ورق پر اک تصویر نظر آئی

جب ان کی نظر بدلی شام اور سحر بدلی
بیزار دعاؤں سے تاثیر نظر آئی

بیدمؔ شبِ فرقت میں مرنے کی دعا مانگی
جب یار کے آنے میں تاخیر نظر آئی

○

مے کشو! مشربِ رندانہ مبارک باشد
بیعتِ مرشدِ مے خانہ مبارک باشد

آج ہے عید تری دیدۂ دیدار طلب
یار ہے زینتِ کاشانہ مبارک باشد

زخم ہائے دلِ صد چاک مبارک ہم کو
یار کو غمزۂ ترکانہ مبارک باشد

مے کدہ کھلتے ہی رحمت کی گھٹائیں آئیں
گردشِ ساغر و پیمانہ مبارک باشد

پیچ و خم یار کی زلفوں کے لئے راس آئیں
تجھ کو وحشتِ دلِ دیوانہ مبارک باشد

یا خدا طالبِ اکسیر کو اکسیر ملے
ہم کو خاکِ درِ جانانہ مبارک باشد

آئینہ خانہ بنا عالمِ صورت بیدمؔ
لطفِ نظارۂ جانانہ مبارک باشد

Marfat.com

دشمن کی دعا جا کے پھرے باب اثر سے
ہم نے تو جو مانگا ہے ملا ہے اسی در سے

اک سادہ ورق تھی مری امیدوں کی دنیا
رنگیں ہوئی رنگین نگاہوں کے اثر سے

یہ مقتلِ عشاق ہے یا تیری گلی ہے
جو آتا ہے آتا ہے کفن باندھ کے سر سے

بربادیٔ گلشن کا بہتہ دیتے ہیں مجھ کو
جو تنکے قفس کی طرف آتے ہیں ادھر سے

گنتی ہی کے چن پایا گلِ عارضِ جاناں
شرمندہ ہوں کوتاہیٔ دامانِ نظر سے

ان سے بھی کچھ آگے ہے تری جلوہ گہ ناز
جو وسعتیں آگے ہیں مری حدِ نظر سے

جو دیر و حرم چھوڑ کے بیٹھے ترے در پہ
ان کو ہے سروکار اِدھر سے نہ ادھر سے

رحمت کی گھٹا آج جو گھنگور اٹھی ہے
یارب یہ مری کشتِ تمنّا پہ بھی برسے

حالِ دلِ بیمار بتاؤں گا مسیحا!
فرصت تو ملے مجھ کو ذرا دردِ جگر سے

بہ صورتِ نقشِ کفِ پا بیٹھ گیا ہے
بیدم نہ اٹھا ہے نہ اٹھے گا ترے در سے

Marfat.com

غش ہوئے جاتے ہو کیوں طور پہ موسیٰ دیکھو
کیوں نہیں دیکھتے اب یار کا جلوہ دیکھو

مجھ سے دیدار کا کرتے تو ہو وعدہ دیکھو
حشر کے روز نہ کرنا کہیں پردا دیکھو

غش کے آثار ہیں پھر غش مجھے آیا دیکھو
پھر کوئی روزنِ دیوار سے جھانکا دیکھو

ان کے ملنے کی تمنا میں مٹا جاتا ہوں
نئی دنیا ہے مرے شوق کی دنیا دیکھو

طور پر ہی نہیں نظارۂ جاناں موقوف
دیکھنا ہے تو وہ موجود ہے ہر جا دیکھو

اثرِ نالۂ عاشق نہیں دیکھا تم نے
تھام لو دل کو سنبھل بیٹھو اب اچھا دیکھو

طور مجنوں کی نگاہوں کے بتاتے یہ ہیں
اسی لیلےٰ میں ہے اک دوسری لیلےٰ دیکھو

پرتوِ مہر سے معمور ہے ذرّہ ذرّہ
لہریں لیتا ہے ہر اک قطرہ میں دریا دیکھو

دُور ہو جائیں جو آنکھوں سے حجابات دوئی
پھر تو دل ہی میں دو عالم کا تماشا دیکھو

سب میں ڈھونڈھا انھیں اور کی تو نہ کی دل میں تلاش
نظر شوق کہاں کھائی ہے دھوکا دیکھو

Marfat.com

نہیں تھمتے نہیں تھمتے مرے آنسو بیدم
رازِ دل ان پہ ہوا جاتا ہے افشا دیکھو

ہے کوچۂ الفت میں وحشت کی فراوانی
جب قیس کو ہوش آیا لیلیٰ ہوئی دیوانی

پیش آئی وہی آخر جو کچھ کہ تھی پیش آنی
قسمت میں ازل ہی سے لکھی تھی پریشانی

دل اس کو دیا میں نے یہ کس کو دیا میں نے
غفلت سی مِری غفلت نادانی سی نادانی

جائے نہ مرے سر سے سودا تری زلفوں کا
الجھن ہی رہے مجھ کو کم ہو نہ پریشانی

اب نزع کی تکلیفیں برداشت نہیں ہوتیں
تم سامنے آبیٹھو دم نکلے بآسانی

اقلیم محبت کی دنیا ہی نرالی ہے
نادانی ہے نادانی، نادانی ہے نادانی

ہو زیست جفیں پیاری وہ اور کوئی ہوں گے
ہم مر کے دکھادیں گے مرنے کی اگر ٹھانی

ہشیاریٔ زاہد سے اچھی مری بے ہوشی
اس دلق ریائی سے بہتر مری عریانی

Marfat.com

کیا وادیٔ غربت میں بچھڑی ہے یہ بیدمؔ سے
سر پیٹتی پھرتی ہے کیوں بے سروسامانی

○

میں غش میں ہوں مجھے اتنا نہیں ہوش — تصور ہے ترا یا تو ہے ہم آغوش
جو نالوں کی کبھی وحشت نے ٹھانی — پکارا ضبط، بس خاموش خاموش
کسے ہو امتیازِ جلوۂ یار — ہمیں تو آپ ہی اپنا نہیں ہوش
اٹھا رکھا ہے اک طوفان تو نے — ارے قطرے ترا اللہ رے جوش
میں ایسی یاد کے قربان جاؤں — کیا جس نے دو عالم کو فراموش
ہے بیگانوں سے خالی خلوتِ راز — چلے جائیں نہ اب آئیں مرے ہوش
کرو رندو! گناہِ مے پرستی! — کہ ساقی ہے عطا پاس و خطا پوش
ترے جلوے کو موسٰے دیکھتے کیا — نقاب اٹھنے سے پہلے اڑ گئے ہوش
کرم بھی اس کا مجھ پر ہے ستم بھی — کہ پہلو میں ہے ظالم اور روپوش

پیو تو خم کے خم پی جاؤ بیدمؔ
ارے مے نوش ہو تم یا بلا نوش

○

یہ بت جو کعبۂ دل کو کسی کے ڈھا دیں گے
تو روزِ حشر خدا کو جواب کیا دیں گے

Marfat.com

حضور سب کو قیامت میں بخشوا دیں گے
جو کوئی دے نہ سکے گا وہ مصطفےٰ دیں گے

وہ دل کے زخم جو دیکھیں گے مسکرا دیں گے
جھڑک چھڑک کے نمک بجلیاں گرا دیں گے

جناب شیخ کو ازبر ہے قصہ محشر
جب آ کے بیٹھیں گے چھکے مرے چھڑا دیں گے

وہ میری قبر کو پامال کر کے مانیں گے
تُلے ہوئے ہیں کہ نقشِ وفا مٹا دیں گے

نہ لائے ہیں نہ انھیں لائیں چارہ ساز مرے
دلاسے دے دے کے دردِ جگر بڑھا دیں گے

یہ نالے کیا مرے دل کو قرار بخشیں گے
یہ اشک کیا مرے دل کی لگی بجھا دیں گے

تجلّیٔ رُخِ روشن کو دیکھنا معلوم
وہ جلوے چشمِ تمنّا کو تلملا دیں گے

خدا کرے کہ تمھیں بھی کہیں محبت ہو
تو اضطراب ہے کیا شے یہ ہم بتا دیں گے

مٹے ہوؤں سے نشاں یار کا ملے تو ملے
جو آپ گم ہیں وہی دیں تو کچھ پتا دیں گے

اب اس سے کیا ہمیں کعبہ ہو یا کلیسا ہو
جہاں یہ تو نظر آئے گا سر جھکا دیں گے

Marfat.com

اسے مسیح بھی بیدم اٹھا نہیں سکتے
حسین اپنی نظر سے جسے گرا دیں گے

○

تیری چشمِ مست کا ساقی اثر آنکھوں میں ہے
نشہ تو بھرپور ہے مجھ کو مگر آنکھوں میں ہے

آج تک وہ نقشۂ دیوار و در آنکھوں میں ہے
بلبے فیضانِ تصوّر گھر کا گھر آنکھوں میں ہے

تو جسے تکتا ہے اے تیرِ نظر آنکھوں میں ہے
اب جگر میں کیا ہے کچھ خونِ جگر آنکھوں میں ہے

آج تو اے جوشِ گریہ خوب کی گل کاریاں
خونِ دل دامن پہ ہے خونِ جگر آنکھوں میں ہے

زلف و رُخ میں دیکھتا ہوں جلوۂ لیل و نہار
کچھ سوادِ شام کچھ نورِ سحر آنکھوں میں ہے

یاد ہے ہاں یاد ہے وہ برہمیِ بزمِ ناز
ہاں ابھی تک وہ قیامت کی سحر آنکھوں میں ہے

ایک خط لے کر گیا ہے کوئے جاناں کی طرف
بہرِ تسکیں اک خیالی نامہ بر آنکھوں میں ہے

اب کہاں پہلو میں اے پیکانِ جاناں اب کہاں
کچھ بہا آنکھوں سے کچھ خونِ جگر آنکھوں میں ہے

Marfat.com

دیکھ کر دردِ جگر آنکھیں چرالیں یار نے

ہو نہ ہو کچھ چارۂ دردِ جگر آنکھوں میں ہے

کیوں نہ ہو اب آسماں پر اپنی آنکھوں کا دماغ

جانتے ہو کس کی خاک رہگزر آنکھوں میں ہے

واہ ری مشق تصور کوئی گھر خالی نہیں

ایک صورت ہے اِدھر دل میں اُدھر آنکھوں میں ہے

مل گئیں مارا بھریں بسمل کیا بیدم کیا

اللہ اللہ کس قیامت کا اثر آنکھوں میں ہے

○

ہم دادِ وفا لیں گے وہ دادِ وفا دیں گے

دنیا اسے دیکھے گی دنیا کو دکھا دیں گے

مانا انھیں پھر مجھ سے احباب ملا دیں گے

کیا بگڑی ہوئی میری قسمت بھی بنا دیں گے

ہے ضبط بڑی دولت اللہ اسے رکھے

ہم چرخ کی بنیادیں آہوں سے ہلا دیں گے

جاں ان کی ہے دل ان کا ہم ان کے ہیں سب ان کا

وہ لیں گے تو کیا لیں گے ہم دیں گے تو کیا دیں گے

ہاں یونہی رہے قاتل کچھ دیر نمک پاشی

ہاں زخم جگر یونہی رس رس کے مزا دیں گے

Marfat.com

گرداورِ محشر نے اعمال کی پرسش کی

چپکے سے ہم اس بت کی تصویر دکھا دیں گے

اپنا تو یہ مذہب ہے، کعبہ ہو کہ بت خانہ

جس جا تمھیں دیکھیں گے ہم سر کو جھکا دیں گے

جب ہم نہ رہے بیدمؔ تب چارہ گر آئے ہیں

اب کس کو شفا ہوگی اب کس کو دوا دیں گے

○

کتنا سکونِ خاص تھا دستِ حسین ساز میں

رنگ نمود بھر دیا جلوۂ دل نواز میں

اتنا تو ربط خاص ہو ناز میں اور نیاز میں

دل میں خدنگ ناز ہو دل ہو خدنگ ناز میں

کھل کے کبھی وہ چھپ گئے اپنے حریم ناز میں

چھپ کے کہیں چمک اٹھے آئینہ مجاز میں

حضرتِ عشق کے طفیل ہو گئیں خانہ جنگیاں

برق نظارہ سوز میں چشم نظارہ ساز میں

کار ہے سر اتارنا پیار ہے مل کے مارنا

کس کی ادائیں آ گئیں تیغ گلو نواز میں

یہ بھی دکھا دے اے صبا صدقہ کسی نگاہ کا

میری وفا کے پھول ہوں یار کے دستِ ناز میں

Marfat.com

اب کوئی کیا اٹھائے گا اب کوئی کیا مٹائے گا
میں ہوں کسی کا نقش پا رہ گذر نیاز میں

دیکھ تو اے صبا مرا سجدۂ شوق تو نہیں
آج ہے ایک پائے بوس ان کے حریم ناز میں

خنجر ناز کو ہو کیوں اور کسی سے واسطہ
یا وہ مرے گلے پہ ہو یا ترے دستِ ناز میں

یار کے پائے ناز پر سجدے ہیں اور جبینِ شوق
میری یہی نماز ہے میں ہوں اسی نماز میں

بیدم خستہ خاک بھی تیری نہ بے ادب رہے
ذرے نہ اُڑ کے جا ملیں گردِ رہ حجاز میں

○

نہ نکلے ہیں نہ یوں نکلیں تمھارے تیر کے ٹکڑے
رکھو سینہ پہ زانو اور نکالو چیر کے ٹکڑے

پئے تسکین دل وہ دے گئے ہیں تیر کے ٹکڑے
بحمد اللہ ملے مجھ کو مری تقدیر کے ٹکرے

مرے سینہ میں دل ہی کا پتہ ملتا نہیں مجھ کو
میں اپنے دل کو ڈھونڈھوں یا تمھارے تیر کے ٹکڑے

یہ فرمایا جو آئے اپنے وحشی کے بچارے پر
بجائے چادرِ گل ڈال دو زنجیر کے ٹکڑے

Marfat.com

مرا قاصد یہ لایا ہے جواب اور یہ جواب آیا
کہ لاکر دے دیئے مجھ کو مری تحریر کے ٹکڑے

متاعِ وحشتِ دل لے کے اٹھیں گے قیامت میں
ہمارے ساتھ رکھ دو قبر میں زنجیر کے ٹکڑے

جگر کو کچھ ملے کچھ دل نے پائے کچھ رگِ جاں نے
ہوئے تقسیم یوں القصہ ان کے تیر کے ٹکڑے

تبرک ہو گئیں کٹتے ہی ساری بیڑیاں میری
کہ مجنوں لینے آیا نجد سے زنجیر کے ٹکڑے

دمِ آخر ترا دیوانہ تڑپا ہے کہ زنداں میں
پڑے ہیں جا بجا ٹوٹی ہوئی زنجیر کے ٹکڑے

سراپائے شہیدِ کربلا ہے مصحفِ ناطق
ہیں بیدم پارۂ قرآں تنِ شبیّر کے ٹکڑے

میں کیا کہوں کہ کیا نگہ فتنہ گر میں ہے
یہ دیکھتا ہوں حشر بپا رہ گذر میں ہے

پھرنا تری نگاہ کا میری نظر میں ہے
ترچھا سا ایک زخم ابھی تک جگر میں ہے

شوقِ جواب نامہ کدھر ہے ترا خیال
میرا ہی خط تو ہے جو کفِ نامہ بر میں ہے

Marfat.com

دل میں جو تم نہیں ہو تو کس کام کا یہ دل
تم دل میں ہو تو دولتِ کونین گھر میں ہے

اک میں کہ میری شام شبِ انتظار ہے
اک وہ کہ جن کی شام امید سحر میں ہے

اب اس کو تیرِ ناز کہو یا مری قضا
ہے کچھ ضرور جو مرے قلب و جگر میں ہے

اک آپ ہیں کہ آپ کو اپنوں سے ہے حجاب
اک جلوہ آپ کا ہے کہ سب کی نظر میں ہے

اپنی نہیں تو کس کی ہیں آئینہ داریاں
جس کی نظر میں تو ہے وہ تیری نظر میں ہے

یا تو تمھارے گیسو و رُخ کے ہیں شعبدے
یا تم سا کوئی پردۂ شام و سحر میں ہے

شوریدہ حال تیرے کہاں جائیں کیا کریں
راحت تری گلی میں نہ چین اپنے گھر میں ہے

محوِ خرامِ ناز ذرا دیکھ بھال کر!
افتادہ پا شکستہ کوئی رہ گذر میں ہے

پردہ تعینات کا آنکھوں سے اٹھ گیا
اب دیر و کعبہ ایک ہماری نظر میں ہے

بیدم تمام رات تڑپتے گذر گئی!
یادِ مژہ ہے یا کوئی نشتر جگر میں ہے

Marfat.com

اب آدمی کچھ اور ہماری نظر میں ہے
جب سے سنا ہے یار لباسِ بشر میں ہے

اپنا ہی جلوہ ہے جو ہماری نظر میں ہے
اب غیر کون چشمِ حقیقت نگر میں ہے

وہ گنجِ حسن ہے دلِ ویراں میں جلوہ گر
فضلِ خدا سے دولتِ کونین گھر میں ہے

بس اک فروغ نقشِ کفِ پا کے فیض سے
ہر ذرّہ آفتاب تیری رہ گذر میں ہے

اللہ خیر میرے دلِ بے قرار کی
اندازِ یاس کا نگہِ نامہ بر میں ہے

خود بینیوں کی آنکھ ملی چشمِ ذوق کو
میری نظر بھی آج تمھاری نظر میں ہے

بھرنے سے پہلے ساغرِ مے ٹوٹ جاتے ہیں
کیا محتسب کی خاک کفِ کوزہ گر میں ہے

غربت میں بھی خیالِ وطن ساتھ ساتھ ہے
یہ بھی نہ ہو تو کس کا سہارا سفر میں ہے

اے نوح! اپنی کشتیٔ عالم سے ہوشیار
طوفانِ گریہ آج مری چشمِ تر میں ہے

اک میہماں سے دونوں گھر آباد ہیں مرے
دل میں ہے تیر تیر کا پیکاں جگر میں ہے

حیران ہوں کہ سجدہ کروں تو کدھر کروں
کعبہ میں بھی وہی بتِ کافر نظر میں ہے

ہنستے ہیں میرے گریۂ بے اختیار پر
یہ آپ کی ادا لبِ زخمِ جگر میں ہے

بیدمؔ یہ جستجو بھی عجب ہے عجب تلاش
نکلے ہیں ڈھونڈھنے کو اسے ہم جو گھر میں ہے

○

اسیری میں اٹھائے لطف باغِ آشنائی کے
رہائی کے تصوّر میں مزے لوٹے رہائی کے

یہ مانا کچھ نہیں ہم اور کسی قابل نہیں لیکن
وفاؤں سے کئے بدلے تمھاری بے وفائی کے

Marfat.com

جدائی تابکے آخر! کوئی حد بھی جدائی کی
گنے کوئی کہاں تک انگلیوں پر دن جدائی کے

اگر بہ چشمِ حقیقت میں سے دیکھیں دیکھنے والے
بتوں میں بھی نظر آتے ہیں جلوئے کبریائی کے

حسینوں کا گدا ہوں حسن والوں کا بھکاری ہوں
مری آنکھیں نہیں یہ دونوں کاسے ہیں گدائی کے

کہاں کا شورِ محشر وعدۂ فردا نے چونکایا
ابھی سوئے تھے ہم جاگے ہوئے شام جدائی کے

ثبوتِ زندگی اب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا
نشاں ہیں ان کے سنگِ در پہ میری جبہ سائی کے

طلوعِ آفتابِ حشر ہونے ہی کو ہے بیدم
چراغ اب بجھنے والے ہیں مری شام جدائی کے

○

سنبھل سنبھل کے وہ کرتے ہیں وار چیتون کے
میں کھائے جاتا ہوں سینہ پہ تیر تن تن کے

کلیم جائیں جو جاتے ہیں طور سینا پر
ہمارے دل ہی میں جلوے ہیں طور دامن کے

میں خاک ہو کے طوافِ چمن پہ مرتا ہوں
مرے بگولے بھی پھرتے ہیں گرد گلشن کے

Marfat.com

نکالا جب مجھے صیّاد نے گلستاں سے
جلائے برق نے تنکے مرے نشیمن کے

صبا بی ہے بس اک ساعت ہوا خواہی
کہ حق ہیں تجھ پہ ہمارے چراغ مدفن کے

یہی ہے نذرِ جنوں اور کیا ہو نذرِ جنوں
جو تن پہ باقی ہیں دو ایک تار دامن کے

وہ کہہ رہے ہیں مرا حال دیکھ کر بیدم
کہ ان کی طرح سے بگڑے نہ کوئی یوں بن کے

○

ہم اپنے طالع خفتہ کو جب بیدار دیکھیں گے
کہ تجھ کو زیب آغوش تمنّا یار دیکھیں گے

جب آنکھیں بند کر لیں گے جمالِ یار دیکھیں گے
اس آسانی سے ہم یہ منزل دشوار دیکھیں گے

کسی کے جاتے ہی یہ منظر حسرت فزا ہوگا
میں گھر کو اور مجھے گھر کے در و دیوار دیکھیں گے

کلیم اللہ کو دیکھو ایک ہی جلوہ کے ہو بیٹھے
اسی برتے پہ کہتے تھے جمالِ یار دیکھیں گے

مدینہ میں پہنچتے ہی دل مضطر پکار اٹھا
بڑی سرکار میں پہنچے بڑا دربار دیکھیں گے

Marfat.com

ہٹا دو ان کو بالیں سے کہ میرا دم نکلتا ہے
وہ گھبرا جائیں گے جب میرا حال زار دیکھیں گے

یہاں تو روز چالوں سے نئے فتنے اٹھاتے ہو
قیامت میں تمھاری شوخی رفتار دیکھیں گے

حرم میں دیر میں دل میں غرض یہ ہے جہاں تو ہے
تجھی کو دیکھنے والے ترے اے یار دیکھیں گے

اشاروں پر جو مرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں
وہ کن آنکھوں سے تیرے ہاتھ میں تلوار دیکھیں گے

مری رسوائیاں محشر میں ممکن ہی نہیں بیدمؔ
وہ اپنے نام لیوا کو ذلیل و خوار دیکھیں گے

○

دنیا کی کچھ خبر تھی نہ عقبیٰ کا ہوش تھا
کیا جانے کس جہاں میں ترا بادہ نوش تھا

اللہ رے اس کے قتل کی حشر آفرینیاں
ہر قطرہ جس کے خون کا طوفاں بدوش تھا

اک برق سی چمک گئی آنکھوں کے سامنے
نظارہ گاہ میں مجھے اتنا ہی ہوش تھا

گو بے کفن تھے لاشۂ آوارگان عشق
لیکن غبارِ دستِ جنوں پردہ پوش تھا

Marfat.com

منصور کا قصور تھا ساقی نے کیا کیا
پی لی صراحی اس نے جو پیمانہ نوش تھا

آج آیا اُن کے در پہ جبیں سائیوں کے کام
کل تک جو جسمِ زار پہ سر بارِ دوش تھا

کافی ہے یہ پتہ مرا لوحِ مزار پر
بیدم ترا غلام تھا حلقہ بگوش تھا

○

داروئے دردِ نہاں راحتِ جانی صنما
بھلے مردہ دلاں یوسفِ ثانی صنما

تیرے صدقے مری جاں تجھ پہ مرا دل قرباں
وارثؒ کون و مکاں فخرِ زمانی صنما

تیرا ہر جلوہ ہے آئینۂ اسرارِ ازل
تیری صورت میں ہیں انوارِ معانی صنما

دل کے داغوں کو کلیجے سے لگا رکھا ہے
کہ یہی داغ تو ہیں تیری نشانی صنما

تو ہی جب قصۂ غم سے مرے گھبراتا ہے
پھر سنے کون مرے غم کی کہانی صنما

تا کجا اشک بجھائیں گے مرے دل کی لگی
پھونکے دیتا ہے مجھے سوزِ نہانی صنما

وقفِ سجدہ ہے ترے در پہ جبینِ بیدم
قبلۂ دل صنما کعبۂ جانی صنما

○

یہاں تو چھپنے والوں کو ہمیں دو چار دیکھیں گے
مگر محشر میں لاکھوں طالبِ دیدار دیکھیں گے

Marfat.com

تمھارے گھر میں دخلِ غیر بھی سرکار دیکھیں گے
جو کچھ قسمت دکھائے گی ہمیں لاچار دیکھیں گے

ادھر پردہ اٹھا اور اس طرف موسیٰ کو غش آیا
اسی پر کہہ رہے تھے ہم جمالِ یار دیکھیں گے

نویدِ قتل پر جب عید ٹھہری مرنے والوں کی
ہلالِ عید کیوں دیکھیں، تری تلوار دیکھیں گے

ہزاروں سر جھکے ہیں ایک امید شہادت پر
ترے خنجر کو ہم کس کس گلے کا ہار دیکھیں گے

رہا یونہی جو وہ محوِ خرامِ ناز تو اک دن
تری پامالیاں بھی چرخِ کج رفتار دیکھیں گے

بہر صورت انھیں ہم دیکھ کر مانیں گے اے بیدمؔ
جو یوں ممکن نہیں سر کرکے نذرِ دار دیکھیں گے

○

رخِ نوشاہ قرآں ہے تو بسم اللہ کا سہرا
خدا رکھے اچھوتا ہے مرے نوشاہ کا سہرا

اسے جبریل لائے ہیں گندھا کر باغِ رضواں سے
محمد مصطفےٰ طیبہ کے شاہنشاہ کا سہرا

قبائے مصطفےٰ جامہ ہے انوارِ الٰہی کا
جلال اللہ کا مقنع جمال اللہ کا سہرا

بھلی ساعت سے مالن نے اسے نوشہ کے باندھا ہے
خدا کے فضل سے نام رسول اللہ کا سہرا

یہ بیدمؔ آج کیسی روشنی پھیلی ہے محفل میں
دولہن دولہا کا سہرا ہے کہ مہر و ماہ کا سہرا

Marfat.com

زخمِ جگر بھی کہنے لگا داستانِ شوق
ناوک فگن نے خوب عطا کی زبانِ شوق

میں سن رہا ہوں ختم نہ کر داستانِ شوق
کیا تھک گئی زبان تری قصہ خوانِ شوق

مشتاق دید کا تو دم آنکھوں میں آ گیا
سنئے زبانِ حال سے اب داستانِ شوق

اس طرح آج دل پہ گری برقِ آرزو
گویا گرا زمین پہ اک آسمانِ شوق

پتھر کا پہلے اپنا کلیجہ بنائیے
پھر سنئے مجھ سے آپ مری داستانِ شوق

پھونکا ہے کیا نسیم تمنّا نے کان میں
رکھتے نہیں زمیں پہ قدم رہروانِ شوق

مر بھی چکے یہاں جنھیں مرنے کا شوق تھا
اب آئے ہیں حضور پئے امتحانِ شوق

دیکھی کہاں ہیں آپ نے عالم نمائیاں
ہے ذرّہ ذرّہ خاک کا میری جہانِ شوق

ناحق ابھی سے مرنے کی ٹھانی یہ کیا کیا
بیدم تمھارے دم سے ہے نام و نشانِ شوق

دشمن کے پر کترتا ہے میرا بیانِ شوق
مقراض بن کے چلتی ہے گویا زبانِ شوق

کیا ان کا راز ہے یہ مری داستانِ شوق
رکتی ہے کیوں زبان تری قصہ خوانِ شوق

مایوس پھر رہی ہیں مری نا امیدیاں
اترا ہے آج دل میں مرے کاروانِ شوق

ذرے بھی میری خاک کے اڑتے ہیں شوق میں
اچھے ستارے لے کے چلا آسمانِ شوق

اے شوقِ دید اس کو منا جیسے ہو سکے
روٹھا ہوا ہے مجھ سے مرا میہمانِ شوق

اے یوسفِ امید مبارک تجھے سفر
لے آ رہا ہے تیری طرف کاروانِ شوق

جب داستانِ شوق نہ کوئی سمجھ سکا
حالِ تباہ میرا بنا ترجمانِ شوق

مشعل بکف چلا ہے مرا داغِ آرزو
بھٹکے نہ راستے میں کہیں کاروانِ شوق

Marfat.com

بیدمؔ خدنگِ طعنۂ دشمن نہ چل سکا
اس کے اتارنے سے نہ اتری کمان شوق

○

ادا پر تری دل ہے آنے کے قابل
مری جان ہے تجھ پہ جانے کے قابل

انھیں کو چنا چن کے بجلی نے پھونکا
وہ تنکے جو تھے آشیانے کے قابل

ترے مصحفِ رُخ کو اللہ رکھے
یہ قرآن ہے ایمان لانے کے قابل

ہوا رازِ دل سب پہ ظاہر تو اب کیا
چھپاتے تھے جب تھا چھپانے کے قابل

جبیں مدتوں سے لئے پھر رہی ہے
جو سجدے ہیں اس آستانے کے قابل

جگر ہو کہ دل ناوکِ نازِ جاناں
یہ دونوں ہیں تیرے نشانے کے قابل

میں بیدمؔ اسی بات پر مٹ رہا ہوں
کہ وہ مجھ کو سمجھے مٹانے کے قابل

○

مبارک ساقی مستاں مبارک
فروغ مجلس رنداں مبارک

جبینِ شوق کے سجدوں پہ سجدے
تجھے سنگ درِ جاناں مبارک

تجلی جمالِ روئے جاناں
تجھے اے دیدۂ حیراں مبارک

ادائے دلبری و دل نوازی
تجھے اے خسروِ خوباں مبارک

ردائے خواجگی تاجِ ولایت
تمھیں اے مرشدِ دوراں مبارک

کسی کے زخمہائے دل کو یا رب
کسی کی جنبش مژگاں مبارک

Marfat.com

در وارث پہ ہے بیدم کا بستر
تری جنت تجھے رضواں مبارک

اگر کعبہ کا رُخ بھی جانبِ مے خانہ ہو جائے
تو پھر سجدہ مری ہر لغزشِ مستانہ ہو جائے

وہی دل ہے جو حسن و عشق کا کاشانہ ہو جائے
وہ سر ہے جو کسی کی تیغ کا نذرانہ ہو جائے

یہ اچھی پردہ داری ہے یہ اچھی راز داری ہے
کہ جو آئے تمھاری بزم میں دیوانہ ہو جائے

مرا سر کٹ کے مقتل میں گرے قاتل کے قدموں پر
دمِ آخر ادا یوں سجدۂ شکرانہ ہو جائے

تری سرکار میں لایا ہوں ڈالی حسرتِ دل کی
عجب کیا ہے مرا منظور یہ نذرانہ ہو جائے

شبِ فرقت کا جب کچھ طول کم ہونا نہیں ممکن
تو میری زندگی کا مختصر افسانہ ہو جائے

وہ سجدے جن سے برسوں ہم نے کعبہ کو سجایا ہے
جو بت خانے کو مل جائیں تو پھر بت خانہ ہو جائے

کسی کی زلف بکھرے اور بکھر کر دوش پر آئے
دلِ صد چاک الجھے اور الجھ کر شانہ ہو جائے

Marfat.com

یہاں ہونا نہ ہونا ہے نہ ہونا عین ہونا ہے
جسے ہونا ہو کچھ خاکِ درِ جانانہ ہو جائے

سحر تک سب کا ہے انجام جل کر خاک ہو جانا
بنے محفل میں کوئی شمع یا پروانہ ہو جائے

وہ مے دے دے جو پہلے شبلیؒ و منصورؒ کو دی تھی
تو بیدمؔ بھی نثارِ مرشدِ مےخانہ ہو جائے

○

کہیں محشر میں بھی وہ مائل پروانہ ہو جائے
بھری محفل میں چشم آرزو رسوا نہ ہو جائے

چلی ہیں میری آہیں عرش کا پایہ ہلانے کو
کہیں برہم نظامِ عالم بالا نہ ہو جائے

فریبِ حُسن صورت آفریں کا جال پھیلا ہے
کہیں اے شوق نظارہ تجھے دھوکا نہ ہو جائے

چلا تو ہے دل دیدار جو دیدار کی دھن میں
فروغ حسن جاناں حسن کا پروانہ ہو جائے

شرر افشانیوں سے آہِ عالم سوز کی ڈر ہے
کہیں برباد حسن و عشق کی دنیا نہ ہو جائے

تجلّی جمال روئے عالم تاب کے آگے
کہیں یہ دیدۂ مشتاق نابینا نہ ہو جائے

Marfat.com

سمجھتے ہو وہ بیدم کیوں نہیں آتے عیادت کو
انھیں ڈر ہے مریضِ غم کہیں اچھا نہ ہو جائے

○

وہ پردے سے نہیں نکلے تو کیا جانِ حزیں نکلی
یہ کس نے کہہ دیا حسرت نہیں نکلی نہیں نکلی
مرے دل میں جو آ بیٹھی تو پھر دل سے نہیں نکلی
کسی پردہ نشیں کی یاد بھی پردہ نشیں نکلی
لبِ زخمِ جگر سے پھر صدائے آفریں نکلی
کہیں تلوار کھینچے پھر کوئی چیں بجبیں نکلی
کسے لائی انھیں لائی کسے کھینچا انھیں کھینچا
نہ کچھ ہونے پہ بھی سب کچھ نگاہِ واپسیں نکلی
ہلال عید لیتا تھا قدم جھک جھک گئے وحشت کے
گریباں سے گلے ملنے جو میری آستیں نکلی
مُراد جبہہ فرسائی کو چھونے تک نہیں دیتی
انوکھی کیا اچھوتی کوئے جاناں کی زمیں نکلی
پکڑ اچھی رہی سودائیوں کی دشتِ وحشت میں
ادھر سے چل دیا دامن اُدھر سے آستیں نکلی
تعلق ہی نہیں جب آپ کو تو پوچھنا کیا ہے
تمنائے دلِ مضطر کہاں نکلی نہیں نکلی

Marfat.com

گلے پر چلتے چلتے دے دیا دامن پہ بھی چھینٹا
چھری بھی میرے قاتل کی بہار آستیں نکلی
ستانے میں ستم ڈھانے میں اور مجھ کو مٹانے میں
کہیں بڑھ کر فلک سے کوئے جاناں کی زمیں نکلی
ابھی تو آسماں پر تھا دماغ اپنی تمنّا کا
زمیں پیروں سے نکلی اس کے منہ سے جب نہیں نکلی
کسی پر مر چکا تھا میں تو پھر یہ کیا تماشا ہے
دوبارہ کس لئے بے دم مری جانِ حزیں نکلی

○

آنکھوں کی راہ سے مرے دل میں اتر گئی
میرا تو فیصلہ نگہِ ناز کر گئی
آئی اِدھر بہار جوانی اُدھر گئی
برباد کرنے آئی تھی برباد کر گئی
اچھا سلوک کر کے نسیمِ سحر گئی
پھیلا کے بوئے زلف پریشان کر گئی
اس رشکِ آفتاب کو دیکھا ہے خواب میں
سجدہ ہوا احرام نمازِ سحر گئی
دل کو سرورِ کیفِ محبت عطا کیا
سب کچھ نگاہِ مرشدِ مئے خانہ کر گئی
پہلے بھی تیغِ ناز چمکنے میں برق تھی
میرے لہو میں ڈوب کے دونی نکھر گئی
اب شورِ حشر مجھ کو جگائے تو غم نہیں
میں سو گیا لحد میں مری نیند بھر گئی
سستے چھٹے کہ راہِ محبت میں سر گیا
اور سر کے ساتھ ہی خلشِ دردِ سر گئی
رونے سے تیرے بھانپ لیا سب نے میرا حال
محفل میں آبرو مری اے چشمِ تر گئی
فرماتے ہیں وہ سن کے مری داستانِ غم
چھوڑو اس کا ذکر خیر جو گذری گذر گئی

Marfat.com

شیرازۂ سکون پریشاں ہو گیا
بیدمؔ بیاضِ حسرت و ارماں بکھر گئی

○

فرقت میں زندگی مجھے اپنی اکھر گئی
اے مرگ ناگہاں تو کہاں جا کے مر گئی

قسمت کے میری پیچ نکلنا محال ہیں
یہ زلف تو نہیں کہ سنوارا سنور گئی

تو نے کیا تباہ کہ تیری نگاہ نے
تو کام کر گیا کہ نظر کام کر گئی

یہ میرا منہ کہ منہ سے جو نکلا وہی کیا
یہ آپ کی زبان کہ کہہ کر مکر گئی

موقوف دیر پر ہے نہ کعبہ پہ منحصر
دیکھا کیے انہیں کو جہاں تک نظر گئی

ساغر ہے میرے ہاتھ میں اے اہلِ مے کدہ
توبہ کو دیکھنا مری توبہ کدھر گئی

خیر آپ تو بخیر رہے گھر رقیب کے
یاں بھی ہمارے دل پہ جو گذری گذر گئی

وہ آبدیدہ بیٹھے ہیں بیدمؔ کی لاش پر
اب پانی لے کے آئے ہیں جب پیاس مر گئی

○

جب سے دل کشمکشِ گیسو و رخسار میں ہے
مومنوں میں ہے شمار اپنا نہ کفار میں ہے

سر میں دل میں جگر و دیدہ خونبار میں ہے
اک مرا دل کہ تمنائے خریدار میں ہے

Marfat.com

سر دیا جس نے رہِ عشق میں سردار ہوا
سچ ہے معراجِ محبّت رسن و دار میں ہے

طور ہی پر نہیں موقوف لقائے محبوب
آنکھ والوں کے لئے ہر در و دیوار میں ہے

تشنہ کامانِ شہادت کی بجھا تشنہ لبی
اسی پانی سے جو پانی تری تلوار میں ہے

کاسۂ چشم تمنّا میں جو چاہے بھر دے
اے شہِ حسن کمی کیا تری سرکار میں ہے

واقعی قیدیٔ زنجیرِ مذہب ہیں وہ لوگ
جو سمجھتے ہیں خدا سُبحہ و زنار میں ہے

یوں تو دل کیا تھا مرے دل کی حقیقت کیا تھی
اب سبھی کچھ ہے یہ جب سے نگہ یار میں ہے

ناز اٹھاتا ہے کوئی اس کی جبیں سائی کے
آج پیشانیٔ بیدم بڑی سرکار میں ہے

○

لا نہیں سکتا انہیں شورِ قیامت ہوش میں
سوئے جو اس سایۂ دیوار کے آغوش میں

لے کے خاکِ قیس کو بادِ صبا آغوش میں
جا رہی ہے کوئے لیلیٰ کی طرف کس جوش میں

Marfat.com

میرے عصیاں دیکھ کر میری ندامت دیکھ کر
کیسے ممکن ہے تری رحمت نہ آئے جوش میں

کوچۂ زلف رسا سے لخلخہ لائی نسیم
بے خودی ہشیار لے آتے ہیں اب ہم ہوش میں

ساقیٔ کوثر سے سن کر مژدہ لاتقنطوا
جس کو دیکھو منہمک ہے شغلِ نوشا نوش میں

دیکھ کر دریا رواں اشکوں کا میری آنکھ سے
لہریں لیتا ہے تبسم اس لب خاموش میں

آپ سے بیدم بھی گذرا ساقیا لینا خبر
صورتِ منصور ان کہنی نہ کہہ دے جوش میں

نکلے ہیں سج کے حجلہ نشینانِ اضطراب
ہر اشک ہے بہارِ گلستانِ اضطراب

جان و جگر ہے تابعِ فرمانِ اضطراب
دنیائے دل ہے عالمِ امکانِ اضطراب

آہستہ چل خدا کے لئے صرصرِ الم
برباد ہو نہ خاکِ شہیدانِ اضطراب

پہلو میں آج کل مرے دل کا پتہ نہیں
گم ہو گیا ہے یوسفِ کنعانِ اضطراب

دل منزلِ فراق کی تاریک راہ میں
لے کر چلا ہے مشعلِ تابانِ اضطراب

دل میں ہوائے شوق کے جھونکوں کا زور ہے
دیکھو اڑے نہ گوشۂ دامانِ اضطراب

اے انبساطِ وعدۂ باطل نہ دل سے جا
لے دے کے ایک تُو ہی تو ہے جانِ اضطراب

بیدم کسی کی ابرو و مژگاں کی یاد میں
چلتے ہیں دل پہ خنجر و پیکانِ اضطراب

Marfat.com

یوں ہر اک جلوہ میں ہے جلوہ نما کی صورت
بندے بندے میں ہے جس طرح خدا کی صورت

اشک کی طرح تری آنکھوں سے گرنے والے
مل گئے خاک میں نقشِ کفِ پا کی صورت

جیتے جی جس کے تصور میں ہوئی عمر تمام
قبر میں بھی وہی آنکھوں میں پھرا کی صورت

اللہ اللہ رے مجبوری بیمارِ الم
نہ دوا کی کوئی صورت نہ دُعا کی صورت

آپ کی چشمِ عنایت کا اشارہ نہ ہوا
دیکھتی رہ گئی تاثیر دُعا کی صورت

یادِ گیسو نے مرے دل کو ابھارا بیدمؔ
آسماں پر نظر آئی جو گھٹا کی صورت

○

کہنے والے اپنی کہہ گئے　　ہم تو ان کا منہ ہی تکتے رہ گئے
حسرتیں ساری ہوئیں پامالِ غم　　لختِ دل اشکوں میں مل کر بہہ گئے
یہ ملا عرضِ تمنّا کا جواب　　مسکرائے مسکرا کر رہ گئے
آئے تھے داغِ جگر کے سامنے　　منہ کی کھا کر آج مہر و مہ گئے
مجھ سے پوچھو ان کی خاموشی کا حال　　کچھ نہ کہنے پر بھی سب کچھ کہہ گئے
سب گئے بیدمؔ مدینہ کو مگر　　ہائے تم اب کے برس بھی رہ گئے

Marfat.com

ہے دلِ محزوں مکانِ دردِ دل — اچھی دنیا ہے جہانِ دردِ دل
دل بنا ہے قصہ خوانِ دردِ دل — اب سنو تم داستانِ دردِ دل
ماجرائے درد دل سے پوچھئے — دل ہے اپنا ترجمانِ دردِ دل
اٹھ رہے ہیں بیٹھ کر پہلو سے وہ — ہو رہا ہے امتحانِ دردِ دل
ایک لفظِ آہ میں پوشیدہ ہے — سر سے پا تک داستانِ دردِ دل
آ گیا پہلو میں وہ رشکِ مسیح — مٹ گیا نام و نشانِ دردِ دل

پھر دلِ بیدم میں ہے خللِ سکوں
ٹوٹ پڑا اے آسمانِ دردِ دل

قیس کوئے لیلیٰ میں جب پئے نماز آیا
کعبہ سامنے لے کر عشقِ سحر ساز آیا
دردِ دل نے چونکایا بے خودی نے چٹکی لی
شوق نے کہا لے دیکھ، وہ حریمِ ناز آیا
یوں ہی میری آنکھوں میں آ کے وہ سما جائیں
جیسے ان کی آنکھوں میں شب کو خوابِ ناز آیا
ساتھ لے کے دشمن کو میرے گھر نہ آئیں آپ
ایسی مہربانی سے مہرباں میں باز آیا
ہوش بھی ہوئے رخصت عقل نے بھی چھوڑا ساتھ
شوق مجھ کو پہنچانے تا حریمِ ناز آیا

Marfat.com

غزنوی کے آتے ہی شور ہوگا محشر میں
بندۂ ایاز آیا بندۂ ایاز آیا
صورتوں کا شیدائی، شیخ کا ہوا طالب
جادۂ حقیقت پر رہروِ مجاز آیا
جب چلا سوئے مقتل شوق جاں نثاری میں
دل کے خیر مقدم کو بڑھ کے تیرِ ناز آیا
شکوۂ جفا و جور بیدمؔ اب کریں کس سے
درد دینے والا ہی بن کے چارہ ساز آیا

○

ہلاکِ تیغ جفا یا شہید ناز کرے
ترا کرم ہے جسے جیسے سرفراز کرے
ہر ایک ذرہ ہے عالم کا گوش بر آواز
تو پھر کہاں پہ کوئی گفتگوئے راز کرے
تجلیاں جسے گھیرے ہوں تیرے جلووں کی
وہ دیر و کعبہ میں کیا خاک امتیاز کرے
محال ترکِ خیالِ نجات ہے لیکن
وہ بے نیاز جسے چاہے بے نیاز کرے
مرے کریم جو بے مانگے تجھ سے پاتا ہو
وہ جا کے کیوں کہیں دستِ طلب دراز کرے
یہ حسن و عشق کا ہے اتحادِ یک رنگی
وہی ہے مرضیٔ محمود جو ایاز کرے
بنائے زندۂ جاوید یار کے بیدمؔ
مرے سر آنکھوں پہ جو کچھ نگاہِ ناز کرے

○

Marfat.com

حال ابتر ہے ہجر میں دل کا — بجھ رہا ہے چراغ محفل کا
داد دے دے کے بے قراری کی — دل بڑھاتے ہیں وہ مرے دل کا
صبر و تسکین لے گئی وہ نگاہ — لٹ گیا آج قافلہ دل کا
میں وہ کشتی ہوں بحرِ فرقت میں — منہ نہ دیکھا ہو جس نے ساحل کا
سرمۂ چشم نہ فلک ٹھہری — اللہ اللہ یہ مرتبہ رگل کا
کس سے پوچھیں کہاں تلاش کریں — کئی دن سے پتہ نہیں دل کا
تابِ نظارہ لائے گا لے قیس — اٹھ بھی جائے جو پردہ محمل کا
یار تیرے مٹے ہوؤں کے نشاں — کچھ پتہ دے رہے ہیں منزل کا
ناخدا پار کر مرا بیڑا — واسطہ تجھ کو اہلِ ساحل کا
آکے نکلا نہ دل سے تیرِ نظر — یہ بھی ارمان بن گیا دل کا
قیس کے جذب دل کی نازنیں — کھینچے لیتی ہیں پردہ محمل کا
جھوٹوں سن لیں اگر نویدِ بہار — غنچے منہ چوم لیں عنادل کا
میرا کیا پھونکنا ہے برقِ جمال — پھونک دے بڑھ کے پردہ محمل کا

لائی بیدمؔ عدم سے ہستی میں
کیا ٹھکانا ہے وحشتِ دل کا

○

ہوا ختم ہستی کا میری فسانہ — بدلتا رہے کروٹیں اب زمانہ
زمانہ میں ہے یہ بھی کوئی زمانہ — کہ قیدِ قفس اور بے آب و دانہ
ادا ہو نمازِ اپنی یوں بیدمؔ — مرا سر ہو اور یار کا آستانہ

دکھائے نہ اللہ پھر وہ زمانہ
کہ آگے قفس کے جلے آشیانہ

انھیں کیا ضرورت ہے تیر و کماں کی
نظر سے اڑائیں جو دل کا نشانہ

مرے غم کدہ میں وہ آئیں تو اک دن
لٹا دوں گا میں حسرتوں کا خزانہ

خرد نے جہاں مصلحت پر نظر کی
لگایا وہیں عشق نے تازیانہ

میں کیوں خواب میں فصل گل دیکھتا ہوں
پھر آئے گا کیا ہم نشیں وہ زمانہ

ابھی جس کو بجلی جلا کر گئی ہے
اسی شاخ پر تھا مرا آشیانہ

حرم میں کبھی اور کبھی بت کدہ میں
تجھے ہم نے ڈھونڈھا ہے خانہ بخانہ

ہمیں کعبہ و بت کدہ سے غرض کیا
سلامت رہے یار کا آستانہ

نہ ہنستے بنے اور نہ روتے ہی بیدمؔ
محبت کا ہے کچھ عجب کارخانہ

نورِ نظرِ احمدِ مختار کی چادر
لختِ جگرِ حیدرِ کرار کی چادر

ہیں وجد میں حلقہ کئے اقطابِ زمانہ
اور سر پہ ہے سر حلقۂ ابرار کی چادر

قدسی اسے کیونکر نہ رکھیں اپنے سروں پر
ہے پنجتن پاک کے دلدار کی چادر

سرکار نوازیں تو نوازش ہے کرم ہے
ہم لائے ہیں سرکار میں سرکار کی چادر

جب جب درِ وارث پہ رسائی ہوئی بیدمؔ
گلہائے سخن گوندھ کے تیار کی چادر

Marfat.com

سہارا موجوں کا لے لے کے بڑھ رہا ہوں میں
سفینہ جس کا ہے طوفاں وہ ناخدا ہوں میں

خود اپنے جلوۂ ہستی کا مبتلا ہوں میں
نہ مدعی ہوں کسی کا نہ مدعا ہوں میں

کچھ آگے عالمِ ہستی سے گونجتا ہوں میں
کہ دل سے ٹوٹے ہوئے ساز کی صدا ہوں میں

پڑا ہوا ہوں جہاں جس طرح پڑا ہوں میں
جو تیرے در سے نہ اٹھے وہ نقشِ پا ہوں میں

جہانِ عشق میں گو پیکرِ وفا ہوں میں
تری نگاہ میں جب کچھ نہیں تو کیا ہوں میں

تجلّیات کی تصویر کھینچ کر دل میں
تصورات کی دنیا بسا رہا ہوں میں

جنونِ عشق کی نیرنگیاں ارے توبہ
کبھی خدا ہوں کبھی بندۂ خدا ہوں میں

بدلتی رہتی ہے دنیا مرے خیالوں کی
کبھی ملا ہوں کبھی یار سے جدا ہوں میں

حیات و موت کے جلوے ہیں مری ہستی میں
تغیراتِ دو عالم کا آئینہ ہوں میں

تیری عطا کے تصدق ترے کرم کے نثار
کہ اب تو اپنی نظر میں بھی دوسرا ہوں میں

Marfat.com

بقا کی فکر نہ اندیشۂ فنا مجھ کو
تعینات کی حد سے گذر گیا ہوں میں
مجھی کو دیکھ لیں اب میرے دیکھنے والے
تو آئینہ ہے مرا تیرا آئینہ ہوں میں
میں مٹ گیا ہوں تو پھر کس کا نام ہے بیدم
وہ مل گئے ہیں تو پھر کس کو ڈھونڈھتا ہوں میں

○

بحالِ خستہ و گم کردہ راہے ۔ نگاہے خسروِ خوباں نگاہے
سجودِ آرزو شام و پگاہے ۔ بسوئے آستانِ کج کلاہے
برائے تشنہ کامانِ محبت ۔ درِ تو مامن و امید گاہے
قدم از روضہ بیروں نہ خدا را ۔ ہزاراں دیدۂ دل فرشِ راہے
بہر دم خوبیِ حسنش فزوں باد ۔ الٰہی تا فروغِ مہر و ماہے
بیا در حلقۂ پیر خرابات ۔ بروں از خواجگی و خانقاہے
شہنشاہِ زمانہ ہست بیدم
گدائے وارث عالم پناہے

○

سینہ میں دل ہے دل میں داغ داغ میں سوز و سازِ عشق
پردہ بہ پردہ ہے نہاں پردہ نشیں کا رازِ عشق

Marfat.com

نازکبھی نیاز ہے اور نیاز، نازِ عشق
ختم ہوا نہ ہو کبھی سلسلۂ درازِ عشق

عشق ادا نوازِ حسن، حسن کرشمہ سازِ عشق
آج سے کیا ازل سے ہے حسن سے سازبازِ عشق

اپنی خبر کہاں انھیں جن پہ کھلا ہے رازِ عشق
سارے شعور مٹ گئے جب ہوا امتیازِ عشق

ہوش و خرد بھی الفراق بیلنی وبینک کہیں
حضرتِ دل کا خیر سے ہے سفرِ حجازِ عشق

پیرِ مغاں کے پائے ناز اور مرا سرِ نیاز
ہوتی ہے مے کدہ میں روز اپنی یونہی نمازِ عشق

حسرت و یاس و آرزو شوق کا اقتدا کریں
کشتۂ غم کی لاش پر دھوم سے ہو نمازِ عشق

عشق کی ذات ہی سے ہے خوبیٔ حسن و شانِ عشق
حُسن کے دم قدم سے ہے سارا یہ سوز و سازِ عشق

اے دلِ دردمند پھر نالہ ہو کوئی دل گداز
سونی پڑی ہے بزمِ شوق چھیڑ دے اپنا سازِ عشق

ہوش و خرد عدوئے عشق، عشق ہے دشمنِ خرد
ہے نہ ہوا نہ ہو کبھی عقل سے سازبازِ عشق

بیدمؔ خستہ ہے کہاں، اصل میں کوئی اور ہے
زمزمہ سنج بےخودی نغمہ طرازِ سازِ عشق

Marfat.com

جو دینا ہے تو ایسا جام دے پیرِ مغاں مجھ کو
کہ پیتے پیتے آ جائے سرورِ جاوداں مجھ کو

پسند آتا نہیں قصہ کسی کا قصہ خواں مجھ کو
سنانا ہے تو میری ہی سنا دے داستاں مجھ کو

شبستانِ عدم سے لا کے ڈالا بزمِ ہستی میں
نہیں معلوم لے جائے گی اب وحشت کہاں مجھ کو

یہ باتیں کرتے کرتے کیوں زباں رکنے لگی آخر
کھٹکتا ہے ذرا پیغام بر طرزِ بیاں مجھ کو

مری دنیا بدل دی جنبشِ ابروئے جاناں نے
زمیں تھا آسماں پایا اب زمیں ہے آسماں مجھ کو

مرا پہلو بدلنا اس کے رنگِ رخ کا اڑ جانا
ڈبو دے گا کسی دن اضطرابِ رازداں مجھ کو

اگر بجلی نہیں نورِ روئے روشن کی تجلی ہے
نظر آتا تو ہے پردہ سے کوئی ضو فشاں مجھ کو

مرے گریہ نے مجھ کو منزلِ مقصد پہ پہنچایا
بہا کر لے گئے ان تک مرے اشکِ رواں مجھ کو

زمینِ کوئے جاناں کوئی میدانِ قیامت ہے
کہ ہر ذرہ میں ہے اک گردشِ ہفت آسماں مجھ کو

سکون و صبر نے جس دن سے میرا ساتھ چھوڑا ہے
کہا کرتے ہیں اب وہ یوسفِ بے کارواں مجھ کو

Marfat.com

جوان کا نام لیتے لیتے میرا دم نکل جائے
تو میری موت ہو بیدم حیات جاوداں مجھ کو

○

وہ گھبرائے کچھ ایسے آج میرے شور و شیون سے
کہ جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی اٹھے بزم دشمن سے
نہیں بچتا نہیں بچتا کوئی اس چشم پُر فن سے
قضا بھی بچ کے چلتی ہے غضب آلودہ چتون سے
جہاں رکھتا ہوں تنکے آشیاں کے پھونک دیتی ہے
تجھے تو ضد سی ہے اے برق کچھ میرے نشیمن سے
اسی حسرت میں روتا ہوں یہی ارماں رُلاتا ہے
کہ میرے اشک پونچھے کاش کوئی اپنے دامن سے
ترے دیوانے سے خارِ مغیلاں کو یہ الفت ہے
کہ لیتا ہے قدم کوئی، کوئی لپٹا ہے دامن سے
یہ وحشت کا پہلا روز روزِ عید ہے گویا
کہ ملنے کو بڑھا چاکِ گریباں چاک دامن سے
جنوں میں دشت سے جانے کا جب میں نام لیتا ہوں
تو کانٹے کس محبت سے لپٹ جاتے ہیں دامن سے
الٰہی میرے راز دل کا اب تو ہی نگہبان ہے
کہ جو کہنی نہ تھی وہ بات کہہ گذرا ہوں دشمن سے

Marfat.com

خزانہ ہے مرا دل حسرت و یاس و تمنا کا
جسے جو چاہیئے لے جائے آکر میرے خرمن سے

صبا اترے ہوئے پھولوں کو کاندھا دینے آئی ہے
جنازے پر جنازہ اٹھ رہا ہے صحنِ گلشن سے

بحمداللہ وہی بیدم کے دل میں جلوہ فرما ہیں
تجلی ہیں چاند سورج دونوں جن کے رُخِ روشن سے

لڑکھڑاتا کیوں ہے آخر بزم میں پیمانہ آج
یاد آئی کیا کسی کی لغزشِ مستانہ آج

ان کے آتے ہی ہوئی کیا حالتِ مے خانہ آج
شیشہ پر شیشہ گرا، پیمانہ پر پیمانہ آج

ٹوٹی زاہد ہی کی توبہ بچ گیا پیمانہ آج
رہ گئی الحمد للہ عزتِ مے خانہ آج

مست ہو جانے پہ بھی ساغر نہ چھوٹے ہاتھ سے
تیرے ہاتھوں لاج ہے اے لغزشِ مستانہ آج

ہو نہ ہو میرے ہی سوزِ عشق کا مذکور ہے
شمع سے کچھ کہہ رہا ہے بزم میں پروانہ آج

خونِ دل لختِ جگر حاضر ہیں دعوت کے لئے
قلبِ مضطر کا ہے مہماں جلوۂ جانانہ آج

دل جگر دونوں ہی مشتاقِ شہادت ہیں مرے
اے نگاہِ یار کوئی وار ہو ترکانہ آج

ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ بجھ گئی دل کی لگی
شمع کے دامن سے لپٹا رہ گیا پروانہ آج

اٹھ گئے بیدم کی آنکھوں سے حجاباتِ دوئی
ایک ہے اس کی نظر میں کعبہ و بت خانہ آج

ہے لیلیٰ زیبِ محمل اور یادِ قیس ہے دل میں
یہ اک لیلیٰ ہے لیلیٰ میں یہ اک محمل ہے محمل میں

نگاہِ ناز کے تیر اس طرح آئے مرے دل میں
کہ جیسے دوڑ کر چھپ جائے لیلیٰ اپنے محمل میں

نگاہِ قیس سے چھپنے پہ بھی اوجھل نہیں لیلیٰ
کہ پہیم شوق کے پردے پڑے ہیں اس کے محمل میں

اسے اعجازِ الفت گر نہیں کہتے تو پھر کیا ہے
کہ لیلیٰ دشت میں پھرتی ہے اور مجنوں ہے محمل میں

اُدھر مجنوں یہ کہتا ہے کہ میں نے دشت میں دیکھا
ادھر یہ لطف ہے لیلیٰ رہی محمل کے محمل میں

تصور ان کا آنکھوں میں ہے اور آنکھیں ہیں بند اپنی
پڑے ہیں پردے محمل کے اور اک لیلیٰ ہے محمل میں

ہماری لاش پر اس طرح سے گہوارہ ہے بیدمؔ
کہ جیسے گم شدہ لیلیٰ کا محمل ہو محمل میں

○

کام میرا کسی تدبیر سے آساں نہ ہوا
جو مرض مجھ کو ہوا قابلِ درماں نہ ہوا

ان کی محفل میں چھپائے نہ چھپا سوزِ نہاں
داغِ دل میرا چراغِ تہِ داماں نہ ہوا

اور تو تُربتِ بیکس پہ کوئی کیا روتا
ابر بھی آکے مری خاک پہ گریاں نہ ہوا

یاں بھی کیا میری نہ فریاد سنے گا کوئی
گھر ہوا آپ کا یہ حشر کا میداں نہ ہوا

Marfat.com

سینکڑوں مردے جلائے کئے بیمار اچھے   آپ سے ایک مرے درد کا درماں نہ ہوا

ایک دردِ دلِ بیمار رہا جان کے ساتھ   اور تو کوئی شریک غم ہجراں نہ ہوا

ایک ارمان نکلتا ہے تو سو آتے ہیں
دل عجب گھر ہے کہ بیدم کبھی ویراں نہ ہوا

○

ہم مے کدے سے مرکے بھی باہر نہ جائیں گے
مے کش ہماری خاک کے ساغر بنائیں گے

وہ اک کہیں گے ہم سے تو ہم سو سنائیں گے
منہ آئیں گے ہمارے تو اب منہ کی کھائیں گے

کچھ چارہ سازی نالوں نے کی ہجر میں میری
کچھ اشک میرے دل کی لگی کو بجھائیں گے

وہ مثل اشک اٹھ نہیں سکتا زمین سے
جس کو حضور اپنی نظر سے گرائیں گے

جھونکے نسیم صبح کے آ کے ہجر میں
اک دن چراغ ہستی عاشق بجھائیں گے

صحرا کی گرد ہوگی کفن مجھ غریب کا
اٹھ کر بگولے میرا جنازہ اٹھائیں گے

گردش نے میری چرخ کا چکرا دیا دماغ
نالوں سے اب زمیں کے طبق تھرتھرائیں گے

Marfat.com

بیدم وہ خوش نہیں ہیں تو اچھا یونہی سہی
ناخوش ہی ہو کے غیر مرا کیا بنائیں گے

○

یہ خسروی و شوکتِ شاہانہ مبارک | یہ قصر یہ خدام یہ کاشانہ مبارک
مستوں کو مبارک درِ مے خانہ کے سجدے | مے خانہ تجھے مرشدِ مے خانہ مبارک
اے چشمِ تمنّا تری امید بر آئی | اٹھتا ہے نقابِ رُخِ جانانہ مبارک
بلبل کو مبارک ہو ہوائے گُل و گلشن | پروانہ کو سوزِ دلِ پروانہ مبارک
لو اٹھ گئے سب جلوہ گہِ ناز کے پردے | نظارۂ حسنِ رُخِ جانانہ مبارک

سرمد کو مبارک ہوں مے صاف کے ساغر
بیدم ہمیں دُردِ تہِ پیمانہ مبارک

○

حضورِ وارث عالی مقام کی چادر | حبیبِ حضرتِ خیر الانام کی چادر
ارم سے روضۂ وارث پہ حوریں لاتی ہیں | بنا بنا کے درود و سلام کی چادر
ردائے فاطمہ زہرا یہ طشتِ نور میں ہے | کہ ہے حسین علیہ السلام کی چادر
مری بلا کو ہو خورشیدِ حشر کا کھٹکا | کہ میرے سر پہ ہے میرے امام کی چادر

درِ حضور پہ حاضر ہے آپ کا بیدم
قبول کیجئے مولا غلام کی چادر

○

Marfat.com

اس طرف بھی کرم اے رشکِ مسیحا کرنا
کہ تمھیں آتا ہے بیمار کا اچھا کرنا

بے خودِ جلوہ سے کہتا ہے یہ جلوہ ان کا
لطفِ نظّارہ اٹھا ہوش سنبھالا کرنا

اے جنوں کیوں لئے جاتا ہے بیاباں میں مجھے
جب تجھے آتا ہے گھر کو میرے صحرا کرنا

جب بجز تیرے کوئی دوسرا موجود نہیں
پھر سمجھ میں نہیں آتا ترا پردا کرنا

یہی وہ کام ہیں ناکام محبت کے لئے
کبھی ان کا کبھی تقدیر کا شکوا کرنا

ہم بھی دیکھیں ترے آئینہ رُخ کو لیکن
شاق ہے گردِ نظر سے اُسے دھندلا کرنا

کوئی جا ہو وہ حرم ہو کہ صنم خانہ ہو
ہم کو نقشِ قدمِ یار پہ سجدا کرنا

دیکھ لے جا کے وہ دریا پہ تماشائے حباب
جس کو منظور ہو نظّارہ دنیا کرنا

پردۂ ہستیِ موہوم مٹا دو پہلے
پھر جہاں چاہو وہاں یار کو دیکھا کرنا

شکوہ اور شکوۂ محبوب الٰہی توبہ
کفر ہے مذہبِ عشّاق میں شکوا کرنا

ایک تم ہو کہ تمھیں بات کا کچھ پاس نہیں
اور اک ہم کہ ہمیں منہ سے جو کہنا کرنا

وہ مرے اشک کو دامن پہ جگہ دیتے ہیں
یعنے منظور ہے اس قطرے کو دریا کرنا

ایسی آنکھوں کے تصدق مری آنکھیں بیدمؔ
کہ جنھیں آتا ہے اغیار کو اپنا کرنا

○

یہ ساقی کی کرامت ہے کہ فیضِ مے پرستی ہے
گھٹا کے بھیس میں مے خانہ پر رحمت برستی ہے

یہ جو کچھ دیکھتا ہے تو فریبِ خوابِ ہستی ہے
تخیّل کے کرشمے ہیں بلندی ہے کہ پستی ہے

Marfat.com

وہاں ہیں ہم جہاں بیدم نہ ویرانہ نہ بستی ہے
نہ پابندی نہ آزادی نہ ہشیاری نہ مستی ہے

تری نظروں پر چڑھنا اور ترے دل سے اتر جانا
محبت میں بلندی اس کو کہتے ہیں وہ پستی ہے

وہی ہم تھے کبھی جو رات دن پھولوں میں تُلتے تھے
وہی ہم ہیں کہ تربت چار پھولوں کو ترستی ہے

اسے بھی ناوک جاناں تو اپنے ساتھ لیتا جا
کہ میری آرزو دل سے نکلنے کو ترستی ہے

کرشمے ہیں کہ نقاش ازل نیرنگیاں تیری
جہاں میں مائل رنگِ فنا ہر نقش ہستی ہے

ہر اک ذرہ میں ہے انی انا اللہ کی صدا ساقی
عجب مے کش تھے جن کی خاک میں بھی جوش مستی ہے

خدا رکھے دل پُرسوز تیری شعلہ افشانی
کہ تو وہ شمع ہے جو رونق دربارِ ہستی ہے

مرے دل کے سوا تو نے بھی دیکھا بے کسی میری
کہ آبادی نہ ہو جس میں کوئی ایسی بھی بستی ہے

حجاباتِ تعین مانع دیدار سمجھا تھا
جو دیکھا تو نقاب روئے جاناں میری ہستی ہے

عجب دنیائے حیرت عالم گورِ غریباں ہے
کہ ویرانہ کا ویرانہ ہے اور بستی کی بستی ہے

Marfat.com

کہیں ہے عبدہٗ کی دھن کہیں شورِ اناالحق ہے
کہیں اخفائے مستی ہے کہیں اظہارِ مستی ہے

بنایا رشکِ مہر و مہ تری ذرّہ نوازی نے
نہیں تو کیا ہے بیدمؔ اور کیا بیدمؔ کی ہستی ہے

○

کیا سنائے مبتلائے دردِ دل — کیا سنوگے ماجرائے دردِ دل
آپ ہی نے درد بخشا ہے مجھے — آپ ہی دیں کے دوائے دردِ دل
دردِ دل سے زندگی ہے زندگی — جاں صدقے دل فدائے دردِ دل
انتہائے درد اس کا نام ہے — دل کو ڈھونڈے اور نہ پائے دردِ دل
موت کرتی ہے علاجِ اہلِ درد — دردِ دل خود ہے دوائے دردِ دل
حضرتِ عیسیٰ یہ ان کا کام ہے — آپ کیا جانیں دوائے دردِ دل
ہم نے دل سی چیز دے دی آپ کو — آپ کیا دیں گے سوائے دردِ دل
دردِ دل گر بانٹنے کی چیز ہو — بانٹ لیں اپنے پرائے دردِ دل

دردِ دل پیدا ہوا دل کے لئے
اور دلِ بیدمؔ برائے دردِ دل

کون سا گھر ہے کہ اے جاں نہیں کاشانہ ترا — اور جلو خانہ ترا
مے کدہ تیرا ہے کعبہ ترا بت خانہ ترا — سب ہے جانانہ ترا
تو کسی شکل میں ہو میں تیرا شیدائی ہوں — تیرا سودائی ہوں
تو اگر شمع ہے اے دوست میں پروانہ ترا — یعنی دیوانہ ترا
مجھ کو بھی جام کوئی پیرِ خرابات ملے — تیری خیرات ملے
تا قیامت یوں ہی جاری رہے پیمانہ ترا — رہے مے خانہ ترا
تیرے دروازے پہ حاضر ہے ترے در کا فقیر — اے امیروں کے امیر
مجھ پہ بھی ہو کبھی الطافِ کریمانہ ترا — لطفِ شاہانہ ترا
صدقہ مے خانہ کا ساقی مجھے بے ہوشی دے — خود فراموشی دے
یوں تو سب کہتے ہیں بیدم ترا مستانہ ترا — اب ہوں دیوانہ ترا

○

حشر بھی یونہی جائے گا اے دلِ بے قرار کیا
یونہی رہیں گے تشنہ کام تشنۂ دیدِ یار کیا
مژدۂ فصلِ گل صبا جا کے رقیب کو سنا
مجھ کو بہار سے غرض میرے لئے بہار کیا
یار کی جلوہ گاہ میں پردے پڑے تو یہ نہ پوچھ
دیکھتی رہ گئی ادھر چشمِ امیدوار کیا
جامۂ عقل و ہوش تو نذرِ جنون کر چکے
کس کے ہوں تار تار اب کیجئے تار تار کیا

Marfat.com

دیر و حرم میں چشمِ شوق ڈھونڈ پھری پتہ نہیں
دل نے چھپا کے رکھ لیا نقشۂ روئے یار کیا

اپنی وفا کے ساتھ ساتھ ان کی جفا بھی یاد ہے
روزِ شمار کے لئے اور رکھیں شمار کیا

داورِ حشر بے شمار میرے قصور ہیں تو ہوں
تجھ سے کریم کے لئے مجھ سا گناہ گار کیا

بیدمؔ خستہ دل کی روز آنکھیں ہیں ڈھونڈتی اسے
طور پہ گر کے کھو گئی برقِ جمالِ یار کیا

تیرے خیال میں دل دنیا کو دیکھتا ہے — آئینۂ تصور جامِ جہاں نما ہے
آنکھوں میں جب تم آئے پھر دل ہی دور کیا ہے — اس راستے سے سیدھا کعبہ کا راستا ہے
اِک دفترِ الم ہے میری کتابِ ہستی — ہر حرف زندگی کا دیباچۂ فنا ہے
میرا عروج سجدہ پہنچا ہے لامکاں تک — اللہ آسماں پر یہ کس کا نقشِ پا ہے
اے نامرادیٔ دل ہم کیا یہ دیکھتے ہیں — دستِ طلب ہمارا منت کشِ دعا ہے
آتے ہی ایک ہچکی ٹوٹا طلسمِ ہستی — بربادیٔ تعین آبادیٔ فنا ہے
تھی میری حسرتوں کی جو اک بہارِ آخر — مایوسیوں نے اس کو دل سے مٹا دیا ہے
رفتار جور میں ہے کیا چرخ کو سلیقہ — ان کا ستم ستم ہے ان کی جفا جفا ہے

ارمان ہو کہ ان کا تیرِ نظر ہو بیدمؔ
جو دل تک آگیا ہے دل ہی کا ہو رہا ہے

Marfat.com

بت بھی اس میں رہتے تھے دل یار کا بھی کاشانہ تھا
ایک طرف کعبے کے جلوے ایک طرف بت خانہ تھا

دلبر ہیں اب دل کے مالک یہ بھی ایک زمانہ ہے
دل والے کہلاتے تھے ہم وہ بھی ایک زمانہ تھا

پھول نہ تھے آرائش تھی اس مست ادا کی آمد پر
ہاتھ میں ڈالی ڈالی کے اک ہلکا سا پیمانہ تھا

ہوش نہ تھا بے ہوشی تھی بے ہوشی میں پھر ہوش کہاں
یاد رہی خاموشی تھی جو بھول گئے افسانہ تھا

دل میں وصل کے ارماں بھی تھے اور ملالِ فرقت بھی
آبادی کی آبادی ویرانے کا ویرانہ تھا

اف رے بارِ جوش جوانی آنکھ نہ ان کی اٹھتی تھی
مستانہ ہر ایک ادا تھی ہر عشوہ مستانہ تھا

شمع کے جلوے بھی یارب کیا خواب تھا جلنے والوں کا
صبح جو دیکھا محفل میں پروانہ ہی پروانہ تھا

دیکھ کے وہ تصویر مری کچھ کھوئے ہوئے سے کہتے ہیں
ہاں ہاں یاد تو آتا ہے اس شکل کا اک دیوانہ تھا

غیر کا شکوہ کیونکر رہتا دل میں جب امیدیں تھیں
اپنا پھر بھی اپنا تھا بیگانہ پھر بیگانہ تھا

بیدمؔ اس انداز سے کل یوں ہم نے کہی اپنی بیتی
ہر اک نے سمجھا محفل میں یہ میرا ہی افسانہ تھا

Marfat.com

محشر کو پائمال کرے یا بپا کرے
جو چاہے آپ کی نگہ فتنہ زا کرے

ناصح کی بات مانے کہ دل کا کہا کرے
اب کہئے کوئی کیا نہ کرے اور کیا کرے

کب تک کسی کی کوئی تمنّا کیا کرے
گھبرا کے اپنی جان نہ دے دے تو کیا کرے

اس عندلیب کو ہے قیامت کا سامنا
جس کا قفس کے آگے نشیمن جلا کرے

کس کام کی امید ہے ناکام کے لئے
ناکامیوں کو میری خدا کام کا کرے

جب میرے دردِ دل کا مداوا نہ ہو سکا
کوئی مسیح ہے تو مجھے کیا ہوا کرے

ان کو تو آئے دن نئے دل کی تلاش ہے
کوئی کہاں سے روز نیا دل دیا کرے

جس طرح ان کی زلف بڑھے ان کے دوش پر
یارب! اسی طرح مری وحشت بڑھا کرے

ہیں بے خودی میں ان سے ہم آغوشیاں نصیب
تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے

دیکھے جو تجھ کو آئینہ دل میں جلوہ گر
حیرت سے چشم شوق تزامنہ تکا کرے

Marfat.com

جلوے بھی سامنے ہیں وہ کافر بھی سامنے
کس کی طرف کو اب کوئی سجدہ ادا کرے

ہستی مری محیط رہے نیستی کے بعد
روشن بقا کا نام مآل فنا کرے

پردے میں ہے جمالِ تو ہے شور اس قدر
اور بے حجاب ہو تو خدا جانے کیا کرے

دم بھر میں آسمان بنا دے زمین کو
نقشِ جبیں کی قدر اگر نقشِ پا کرے

دامانِ استجاب کی کلیاں کھلی رہیں
یارب! وہ ہو قبول جو بیدمؔ دعا کرے

○

بڑا ہے نوشہ کے رُخ پر نقاب سہرے کا
چھپا ہے ابر میں یا آفتاب سہرے کا

ہیں پھول حمد کے نعت رسول کی کلیاں
جواب ہی نہیں اس لاجواب سہرے کا

یہ آج تجھ سے جواں بخت کے ہے سر پہ بندھا
تو اور بڑھ گیا حسن شباب سہرے کا

دولہن حسیں ہے تو نوشہ بھی ہے حسین وجمیل
ہر ایک پھول ہوا کامیاب سہرے کا

یہ گندھتے ہی سرِ نوشاہ پر بندھا بیدمؔ
نصیب تو کوئی دیکھے جناب سہرے کا

○

Marfat.com

مہماں ہے خیالِ رُخِ جانانہ کسی کا
ہے منزلِ خورشید یہ خانہ کسی کا

بنتا نہیں اس شوخ سے یارانہ کسی کا
سچ تو یہ ہے وہ دوست ہمارا نہ کسی کا

بے جا ہے کم و بیش کی ساقی سے شکایت
مے اتنی ہی دی جتنا تھا پیمانہ کسی کا

اے زاہد اُسے پھر کہیں جانے کی ضرورت
جب کعبہ ہے سنگِ درِ جانانہ کسی کا

بے مانگے پلائی ہمیں اور خوب پلائی
تا حشر سلامت رہے مے خانہ کسی کا

اس طرح وہ سنتے ہیں مرے غم کی کہانی
کہتے ہیں سناؤ ہمیں افسانہ کسی کا

للہ اب اے مرشدِ مے خانہ خبر لے
مستی میں چھلکنے کو ہے پیمانہ کسی کا

تدبیر میں گو جنبشِ دامانِ سحر ہے
آتا ہی نہیں ہوش میں مستانہ کسی کا

دیوانہ جو سمجھے اُسے دیوانہ ہے بیدم
ہشیار سے ہشیار ہے دیوانہ کسی کا

○

ترے کمالِ ستم کی یہ یادگار رہے
کہ ہم رہیں نہ ہمارا کہیں مزار رہے

گلِ مراد کھلیں سینہ لالہ زار رہے
مرے چمن میں الٰہی سدا بہار رہے

وہ اضطراب کی دنیا ہے دل خدا رکھے
جہاں قرار بھی آئے تو بے قرار رہے

زمانہ بھر کو قیامت پہ ٹال رکھا ہے
کسے کسے ترے وعدہ کا اعتبار رہے

نرالا ہجر انوکھا وصال ہے اپنا
کہ ہم نہ دیکھ سکے اور وہ ہمکنار رہے

نصیب ہو تو یہ ہے سرفروش کی معراج
کہ پائمال تری راہ میں غبار رہے

یہ کیا کہ دل میں ہیں اور آنکھ دید سے محروم
کہیں بہار کہیں حسرتِ بہار رہے

ہوا ہوں خاکِ چمن اس لئے نسیمِ بہار
کہ پائمال اسی راہ میں غبار رہے

Marfat.com

تو پھر وصال کی شب کے مزے مزے نہ رہیں
جو یاد لذّتِ شب ہائے انتظار رہے

خدا رکھے تجھے تجھ سے ہی کام ہے مجھ کو
کوئی رہے نہ رہے تو خیال یار رہے

یہاں نو ضبط کی طاقت نہ اضطراب کی تاب
جیسے قرار رہا ہو وہ بے قرار رہے

بتوں سے دل نہ لگانا ثواب ہے واعظ
مگر اسی کو جسے دل پہ اختیار رہے

یہ کہہ کے چشمِ تمنّا سے وہ ہوئے رخصت
یہ انتظار کا گھر ہے تو انتظار رہے

وہ کون ہے وہ میرا بدنصیب دل بیدم
بہ چمن میں رہ کے جو بیگانۂ بہار رہے

○

وہ چلے جھٹک کے دامن مرے دستِ ناتواں سے
اسی دن کا آسرا تھا مجھے مرگِ ناگہاں سے

یہ حجاب کفر و ایماں بھی ہٹا دو درمیاں سے
کہ مقامِ قرب آگے ہے حدودِ دو جہاں سے

مری طرح تھک نہ جائے کہیں حسرت فسردہ
کہ لپٹ کے چل تو دی ہے وہ غبارِ کارواں سے

مجھے شوق سے تغافل ترا پائمال کر دے
مرا سر اٹھا نہ اٹھے ترے سنگِ آستاں سے

ترے مے کدہ کا ساقی ہے بیاں بھی کیف آگیں
کہ ہوا کو ہے تواجد مرے ندرتِ بیاں سے

Marfat.com

مری بیکسی کا عالم کوئی اس کے جی سے پوچھے
مری طرح لٹ گیا ہو جو بچھڑ کے کارواں سے

جو خیال میں بھی چھوٹے درِ پاک تیرا مجھ سے
تو لپٹ کے روئیں سجدے ترے سنگِ آستاں سے

تری رہ گزر تک اے جاں جو نصیب ہو رسائی
ملوں آنکھیں اپنی نقشِ کفِ پائے سارباں سے

وہی گونجتی ہیں اب تک مرے کان میں صدائیں
جو سنا تھا زمزمہ اک کبھی سازِ کُن فکاں سے

نہ ہو پاسِ پردہ ان کو نہ یہ پردہ داریاں ہوں
مری دکھ بھری کہانی جو سنے مری زباں سے

مری چشمِ حسرت آگیں یہ خرابیاں نہ دیکھے
جو قفس کو دور رکھ دے کوئی میرے آشیاں سے

مجھے خاک میں ملا کر مری خاک بھی اڑا دے
ترے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

اسی خاکِ آستاں میں کسی دن فنا بھی ہو گا
کہ بنا ہوا ہے بیدمؔ اسی خاکِ آستاں سے

Marfat.com

خیال ہے کہ انھیں بے نقاب دیکھیں گے
انھیں کھلی ہوئی آنکھوں سے خواب دیکھیں گے

نقاب کیسی انھیں بے نقاب دیکھیں گے
نگاہ شوق کو ہم کامیاب دیکھیں گے

بدل نہ جائے کہیں نظم عالم ہستی
وہ حالتِ دل خانہ خراب دیکھیں گے

تیری نظر میں ترے دل میں تیری محفل میں
ہمیں بھی لوگ کبھی باریاب دیکھیں گے

کہاں تک اپنے گریباں کی خیر مانگیں ہم
اسی کو چاک اسی کو خراب دیکھیں گے

انھیں غریبوں کے حال خراب سے کیا کام
وہ آکے کیوں میرا حال خراب دیکھیں گے

ہم اور رقیب سبھی ہوں گے آج مقتل میں
وہیں تیری نظر انتخاب دیکھیں گے

بدل گیا ہے زمانہ جو پھر گئی ہے نظر
کسے خبر تھی کہ یہ انقلاب دیکھیں گے

جو آج پردۂ دیر و حرم میں ہیں روپوش
انھیں کو حشر میں کل بے نقاب دیکھیں گے

ستائے خوب ستائے ہمیں دل مضطر
وہ آگئے تو ترا اضطراب دیکھیں گے

Marfat.com

حریمِ ناز میں اور چھپ کے بیٹھنے والے
کبھی تو اہلِ نظر بے نقاب دیکھیں گے

یہ لکھ کے نامۂ غم میں تو جان دیتا ہوں
جواب دیکھنے والے جواب دیکھیں گے

رہِ طلب میں جو خود مٹ گئے ہیں اے بیدمؔ
فنا کے بعد بقا کا وہ خواب دیکھیں گے

○

اس سنگِ آستان پہ جبینِ نیاز ہے
واللہ کیا نماز ہماری نماز ہے

ہر آئینے کے پردے میں آئینہ ساز ہے
ہر بندے کے لباس میں بندہ نواز ہے

اے ہم نشیں وہ کوچۂ عشقِ مجاز ہے
محمود جس گلی میں غلامِ ایاز ہے

تصویرِ خامشی ہے جو غنچہ ہے باغ میں
ہر گل مری شکستگیٔ دل کا راز ہے

وہ خاک آستاں ہے تری خاکِ آستاں
جس پر جبینِ شوق کے سجدوں کو ناز ہے

کس کی طرف کو دستِ تمنا دراز ہو
عالم میں کوئی آپ سا بندہ نواز ہے

پھر دیکھیے ہر جمال میں جلوے جمیل کے
جب یہ کھلا کہ عینِ حقیقت مجاز ہے

زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور
مجھ کو ترے کرم تری رحمت پہ ناز ہے

کھل جائے نہ کیوں چشمِ غزنوی
خاکِ درِ ایاز میں دنیائے راز ہے

پھر لائے کیا نظر میں سلاطینِ دہر کو
بیدمؔ گدائے وارثِ عالم نواز ہے

○

موت کی ہچکی کے آتے ہی رشتۂ دنیا ٹوٹ گیا
روح نے تن سے پائی رہائی قید سے قیدی چھوٹ گیا

جس کے لئے ہم سب سے چھوٹے سب کو ہم نے چھوڑ دیا
واہ رے ناکامیٔ مقدر وہ بھی ہم سے چھوٹ گیا

اشکوں میں رنگینی کیوں ہے اشک مرے رنگین ہیں کیوں
غم سے جگر کا خوں ہوا یا دل کا پھپھولا پھوٹ گیا

صبح سے سر کو دھنتا ہوں اور بیٹھا تنکے چنتا ہوں
کوئی اندھیری رات میں آکر خانۂ دل کو لوٹ گیا

بیدمؔ ان کے جاتے ہی کچھ ایسی حالتِ زار ہوئی
ضبط کی ہمت ٹوٹ گئی اور صبر کا دامن چھوٹ گیا

جس طرف دیکھتا ہوں جلوۂ جانانہ ہے
اب نظر میں کوئی اپنا ہے نہ بیگانہ ہے

کعبہ کعبہ ہے صنم خانہ صنم خانہ ہے
سنتے ہیں ٹوٹا سا دل منزلِ جانانہ ہے

مدتیں گزریں گریباں کا ہوا کام تمام
لیکن اب تک اسی دھن میں دلِ دیوانہ ہے

ہائے کیا پوچھتے ہو برہمیٔ بزمِ خیال
اب نہ وہ شمع ہے محفل میں نہ پروانہ ہے

رہے اے ناوکِ جاناں تری دنیا آباد
ہر لبِ زخمِ جگر پر ترا افسانہ ہے

کس شہنشاہِ حسیناں کا گدا ہے بیدمؔ
کہ گدائی میں بھی اک شوکتِ شاہانہ ہے

Marfat.com

دشمنوں کے کہنے سننے میں وہ یار آ ہی گیا
ہائے اس آئینے سے دل پہ غبار آ ہی گیا

اس کے کوچے تک مرا مشتِ غبار آ ہی گیا
اڑ کے زیرِ سایۂ دیوارِ یار آ ہی گیا

ہائے کس انداز سے اس نے کیا عہدِ وفا
دل نے کچھ سوچا نہ سمجھا اعتبار آ ہی گیا

کہتے کہتے رک گیا میں داورِ محشر سے حال
مسکرا کر اس نے جب دیکھا تو پیار آ ہی گیا

اس نے اپنے روئے روشن سے جو سرکا دی نقاب
ایسا کچھ دکھا کہ دل بے اختیار آ ہی گیا

آج ساقی نے جو بیدمؔ ہنس کے زلفیں کھول دیں
پھول برساتا ہوا ابرِ بہار آ ہی گیا

○

بہار جن کے لئے ہے انھیں بہار بسنت — ہماری کیا ہے گوارا نہ ناگوار بسنت
بہار ہے درِ مے خانہ کھول دے ساقی — کہ مے کدے میں منائیں گے بادہ خوار بسنت
سدا بہار رہے آستانِ وارثؒ پر — ہوں ایک سال میں یارب ہزار بار بسنت
زبانِ حال سے کہتی ہوئی بہار آئی — مبارک آپ کو دیوے کے تاجدار بسنت

قبول کیجئے صدقے میں غوث اعظمؒ کے
کرے کے آیا ہے بیدمؔ جگر فگار بسنت

Marfat.com

ساقی نے جسے چاہا مستانہ بنا ڈالا — جس دل کی طرف تاکا پیمانہ بنا ڈالا
کب جوشش گریہ نے طوفاں نہ اٹھا ڈالے — کب اشک کے قطرے کو دریانہ بنا ڈالا
اک قیس کو لیلےٰ نے مجنوں بنایا تھا — تم نے تو جسے چاہا دیوانہ بنا ڈالا
جب شیشۂ دل ٹوٹا ساقی کے تغافل سے — مےخانہ میں یاروں نے پیمانہ بنا ڈالا
اس عشق نے لاکھوں کا پندارِ خرد توڑا — ہشیار جسے دیکھا دیوانہ بنا ڈالا

ناکامیٔ قسمت کی چھوٹی سی کہانی تھی
تم نے تو اسے بیدمؔ افسانہ بنا ڈالا

○

گلی کو ہم تری دارالاماں سمجھتے ہیں — یہ وہ زمیں ہے جسے آسماں سمجھتے ہیں
انھیں حرم سے غرض ہے نہ دیر سے کچھ کام — جو اپنا قبلہ ترا آستاں سمجھتے ہیں
مٹائے دیتے ہیں اپنی ہی یادگارِ ستم — مری لحد کو وہ میرا نشاں سمجھتے ہیں
جدا جدا ہے اسیرانِ عشق کی فریاد — نہ ان کی میں نہ وہ میری زباں سمجھتے ہیں
ہمارے ساقی کو کہتے ہیں شیخ، اہلِ حرم — جو بادہ نوش ہیں پیرِ مغاں سمجھتے ہیں
ہمیں اسیری و آزادگی برابر ہے — کہ جب قفس کو بھی ہم آشیاں سمجھتے ہیں

دیئے تو ترکِ محبّت کے مشورے سب نے
مگر یہ حضرتِ بیدمؔ کہاں سمجھتے ہیں

جام غیروں ہی کو ہر بار عطا ہوتا ہے
ساقیا میں ترے قربان یہ کیا ہوتا ہے

جس جگہ یار کا نقشِ کفِ پا ہوتا ہے
بس وہیں کعبہ ارباب وفا ہوتا ہے

سجدہ اس سر کا ہے جو تن سے جدا ہوتا ہے
یوں کہیں سجدۂ شکرانہ ادا ہوتا ہے

قطرہ جو بحرِ محبت میں فنا ہوتا ہے
مٹ مٹا کر گہرِ دُرجِ بقا ہوتا ہے

بندہ جو مرضیٔ مولیٰ پہ فدا ہوتا ہے
خسروِ کشورِ تسلیم و رضا ہوتا ہے

بحمداللہ کہ اس کوچے کی میں خاک ہوا
ذرہ جس کوچے کا خورشید نما ہوتا ہے

موت ہی سے ہو علاجِ دل بیمار تو ہو
ان دواؤں سے تو درد اور سوا ہوتا ہے

کشتیاں سب کی کنارے پہ پہنچ جاتی ہیں
ناخدا جن کا نہیں ان کا خدا ہوتا ہے

زاہدا ہوتی ہے یاں ترکِ خودی کی تعلیم
مے کدہ مدرسۂ اہلِ صفا ہوتا ہے

ان کو ہم چھیڑ کے دشنام سنا کرتے ہیں
گالیوں میں بھی محبت کا مزا ہوتا ہے

Marfat.com

نہ پہ لیتے ہیں قدم خارِ مغیلاں بڑھ کر
دشت پیما جو کوئی آبلہ پا ہوتا ہے

طائرِ سدرہ بھی ہے ان کی اداؤں کا شکار
ناوک ناز کہیں ان کا خطا ہوتا ہے

خُم لگا دے مرے منہ سے ترے میخانے کی خیر
ایک دو جام میں ساقی مِرا کیا ہوتا ہے

ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد بیدمؔ
قطرہ دریا ہے جو دریا میں فنا ہوتا ہے

○

ہاں یاد ہے وہ موسمِ دیوانہ گر مجھے
ہاں یاد ہے وہ آپ کی پہلی نظر مجھے

فکرِ بہار ہے نہ خزاں کا خطر مجھے
گلچیں نے توڑا کھلنے ہی سے بیشتر مجھے

ہر جا دکھائی دیتا ہے وہ جلوہ گر مجھے
کیا کیا فریب دیتی ہے میری نظر مجھے

قسمت سے مِل گئی تیری رہ گزر مجھے
ہاں ہاں خرامِ ناز سے پامال کر مجھے

سمجھا ہے کوئی پردہ کوئی پردہ در مجھے
پہچانتی ہے چشمِ حقیقت نگر مجھے

ہنستے تھے وصل میں در و دیوار میرے ساتھ
یا رو رہے ہیں دیکھ کے دیوار و در مجھے

حسرت بھری نگاہوں کی اللہ رے بے لسی
میں چارہ گر کو دیکھتا ہوں چارہ گر مجھے

محشر میں کون دے ترے جور و ستم کی داد
لا اب ہجومِ حشر سے لا ڈھونڈ کر مجھے

ہے بوالہوس مذاقِ طبیعت جدا جدا
آساں جو تجھ کو ہے وہی دشوار تر مجھے

گم کردہ راہ ہوں میں جہت آشنا نہیں
لے کر چلے ہیں خضر نہ جانے کدھر مجھے

Marfat.com

ہر رنگ حسن یار نے دیوانہ کر دیا — ہوش بہار ہے نہ خزاں کی خبر مجھے
اب منحصر ہے تیرے سہارے پہ زندگی — تنہا نہ چھوڑ ہجر میں دردِ جگر مجھے
او جھل ہے شام ہی سے رُخِ یار نزع میں — کیا دیکھنی نصیب نہ ہوگی سحر مجھے
اب دیکھتا ہے کیا مری تربت کو بار بار — پامال کرنے آیا ہے پامال کر مجھے

بیدمؔ میں ایک سازِ حقیقت طراز ہوں
باور نہ ہو تو دیکھ ذرا چھیڑ کر مجھے

اٹھتا ہوا ہستی کا پردا نظر آتا ہے — اب جلوہ حقیقت میں جلوا نظر آتا ہے
ہر قطرے میں دریا کی موجیں نظر آتی ہیں — ہر بندے کی صورت میں مولا نظر آتا ہے
اس صورتِ ظاہر کے نقشے کو مٹا پہلے — پھر دیکھ تجھے تجھ میں کیا کیا نظر آتا ہے
کیا کوئی کسی پہ اب دیوانہ نہیں ہوتا — سنسان جو مدت سے صحرا نظر آتا ہے
کیا پوچھتے ہو ان کے جلووں کی فراوانی — ہم دیکھ نہیں سکتے اتنا نظر آتا ہے

ان کے رُخِ روشن کو جس روز سے دیکھا ہے
خورشید بھی بیدمؔ کو ذرّہ نظر آتا ہے

Marfat.com

گل کا کیا جو چاک گریباں بہار نے
وستِ جنوں لگے مرے کپڑے اُتارنے

چھوڑا کہیں نہ مجھ کو نسیمِ بہار نے
کُنج قفس میں بھی مجھے آئی اُبھارنے

اب دل کی لاج مشق تصوّر کے ہاتھ ہے
شیشہ میں اس پری کو چلا ہے اُتارنے

ساقی تو ساقی بادہ پرستوں کے پاؤں پر
سجدے کرائے لغزشِ مستانہ وار نے

اب تو نظر میں دولتِ کونین ہیچ ہے
جب تجھ کو پالیا دلِ اُمیدوار نے

چشمِ ادا شناس کو حیران کر دیا
حسن اپنا ذرّہ ذرّہ میں دکھلا کے یار نے

بیدم تمھاری آنکھیں ہیں کیا عرش کا چراغ
روشن کیا ہے نقش کفِ پائے یار نے

مجھے شکوہ نہیں برباد رکھ برباد رہنے دے
مگر للہ میرے دل میں اپنی یاد رہنے دے

قفس میں قید رکھ یا قید سے آزاد رہنے دے
بہرصورت چمن ہی میں مجھے صیّاد رہنے دے

مرے ناشاد رہنے سے اگر تجھ کو مسرت ہے
تو میں ناشاد ہی اچھا مجھے ناشاد رہنے دے

تری شانِ تغافل پر مری بربادیاں صدقے
جو بربادِ تمنّا ہو اسے برباد رہنے دے

تجھے جتنے ستم آتے ہیں مجھ پر ختم کر دینا
نہ کوئی ظلم رہ جائے نہ اب بیداد رہنے دے

Marfat.com

نہ صحرا میں بہلتا ہے نہ کوئے یار میں ٹھہرے
کہیں تو چین سے مجھ کو دلِ ناشاد رہنے سے

کچھ اپنی گذری ہی بیدمؔ بھلی معلوم ہوتی ہے
مری بیتی سنا دے قصۂ فرہاد رہنے سے

مجھے جلووں کی اس کے تمیز ہو کیا، میرے ہوش وحواس بجا ہی نہیں
ہے یہ بے خبری کہ خبر ہی نہیں وہ نقاب اٹھا کہ اٹھا ہی نہیں

مرے حال پہ چھوڑ طبیب مجھے کہ عذاب ہے اب مری زیست مجھے
میرا مرنا ہی میرے لئے ہے شفا میرے درد کی کوئی دوا ہی نہیں

اسے ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے کھو گئے ہم یہ ہوا کیا اور کیا ہو گئے ہم
ہمیں پہروں تک اپنی خبر ہی نہیں ہمیں کوسوں تک اپنا پتہ ہی نہیں

مرا حال خراب سنا تو کہا کہ وہ سامنے میرے نہ آئے کبھی
مجھے روتا جو دیکھا تو ہنس کے کہا کہ یہ شیوۂ اہلِ وفا ہی نہیں

جہاں کوئی ستم ایجاد کیا، مجھے کہہ کے فلک نے یہ یاد کیا
کہ بس ایک دلِ بیدمؔ کے سوا کوئی قابلِ مشقِ جفا ہی نہیں

Marfat.com

بہار آتے ہی لائیں رنگ ٹھنڈی گرمیاں میری
پڑی ہے جابجا گلشن میں خاک آشیاں میری

چلے تو ہو بڑی ہمت سے سننے داستاں میری
سنی جائیں گی تم سے مہرباں بربادیاں میری

عبث نالے مرے بیکار فریاد و فغاں میری
سمجھتا ہی نہیں صیاد قسمت سے زباں میری

پسند آیا ہے مجھ کو اس لئے غربت میں مرجانا
کہ میرے بعد ہو میرے وطن میں داستاں میری

نفس کی آمد و شد لے کے پہنچیں قصر جاناں تک
یہ بام یار کا زینہ تھا یا نفس ہچکیاں میری

نہ پوچھ اے ہمنشیں کچھ مجھ سے شرح چاک دامانی
کہ ہر اک صفحۂ گل پر لکھی ہے داستاں میری

وہ باتیں یاد آتی ہیں وہ راتیں یاد آتی ہیں
مجھی سے جب کہا کرتا تھا کوئی داستاں میری

گلوں نے نقشہ میری چاک دامانی کا کھینچا ہے
اڑا کر لے گئی ہیں بجلیاں بے تابیاں میری

وہ آئے بھی تو میرے گھر عدو کو ڈھونڈنے آئے
کھلی ہے آج یوں قسمت نصیب دشمناں میری

یہ آندھی کیا اڑائے گی یہ بجلی کیا جلائے گی
بہت اونچی بہت اونچی ہے شاخ آشیاں میری

Marfat.com

وفاؤں کو مری پامال وہ کرتے ہیں کرنے دو
مرے بعد ان کو یاد آئیں گی بیدم خوبیاں میری

○

نہ کنشت و کلیسا سے کام ہمیں درِ دیر نہ بیتِ حرم سے غرض
کہ ازل سے ہمارے سجدوں کو رہی تیرے ہی نقشِ قدم سے غرض

جو تو مہر ہے تو ذرہ ہم ہیں تو بحر ہے تو قطرہ ہم ہیں
تو صورت ہے آئینہ ہم ہیں تجھ سے غرض تجھے ہم سے غرض

نہ نشاطِ وصل نہ ہجر کا غم نہ خیالِ بہار نہ خوفِ خزاں
نہ سقر کا خطر ہے نہ شوقِ ارم نہ ستم سے حذر نہ کرم سے غرض

رکھا کوچۂ عشق میں جس نے قدم ہوا حضرتِ عشق کا اس پہ کرم
اسے آپ سے بھی سروکار نہیں جو غرض ہے تو اپنے صنم سے غرض

تری یاد ہو اور دلِ بیدم ہو تیرا درد ہو اور دلِ بیدم ہو
بیدم کو رہے تیرے غم سے غرض ترے غم کو رہے بیدم سے غرض

○

دردِ دل اٹھا ہے محفل میں بٹھانے کے لئے
اشک آئے ہیں لگی دل کی بجھانے کے لئے

بابِ رحمت ہے درِ وارث زمانے کے لئے
ہم بھی آ بیٹھے ہیں قسمت آزمانے کے لئے

Marfat.com

بعد میرے میرا حالِ دل بنے گا داستان
ذکر میرا ہوگا افسانہ زمانے کے لئے

جب مرے دردِ نہاں کا کر نہیں سکتے علاج
پھر وہ عیسٰی ہیں تو عیسٰی ہوں زمانے کے لئے

وہ جبیں نے نذرِ سنگِ آستانہ کر دیئے
جن کے رکھے تھے جو سجدے آستانے کے لئے

پیچھے پیچھے میں ہوں میرے ساتھ ارمانوں کی بھیڑ
آگے آگے سوزِ دل مشعل دکھانے کے لئے

سجدے میں ہے اور یہ دعوٰی ہے جبینِ شوق کا
آستاں میرے لئے میں آستانے کے لئے

گردشِ قسمت رہے گی میرے دامن گیر حال
آندھیاں اٹھیں گی میری خاک اڑانے کے لئے

آشیانے میں قفس کا ذکر تھا سوہانِ رُوح
اب قفس میں مر رہا ہوں آشیانے کے لئے

بے دلی کا غم نہ بیدم اپنے مرنے کا خیال
دل تھا آنے کے لئے اور جان جانے کے لئے

Marfat.com

چھیڑا پہلے پہل جب سازِ ہستی — تو ہر پردے نے دی آوازِ ہستی
خیالِ یار تیرے صدقے جاؤں — ترے دم سے ہے سوز و سازِ ہستی
میں مرنے کے لئے پیدا ہوا ہوں — میرا انجام ہے آغازِ ہستی
سکونِ کائناتِ دل بقا ہے — اجل اک جنبشِ پروازِ ہستی
مری خاکِ لحد کا ذرہ ذرہ
ہے بیدم مخزنِ صد رازِ ہستی

○

مرا وقار یہ وقتِ وداعِ جاں ہوتا — کہ سر کا تکیہ ترا سنگِ آستاں ہوتا
ہر اک نگاہ سے جلوہ کوئی عیاں ہوتا — مکیں ہی جو نہ ہوتا تو کیوں مکاں ہوتا
رخِ نگاہِ حقیقت اگر عیاں ہوتا — نہ میں نہ تو نہ یہ ہنگامۂ جہاں ہوتا
قفس کو دور مرے آشیاں سے رکھنا تھا — کہ میرے آگے نہ برباد آشیاں ہوتا
وہ بے نقاب کبھی سامنے جو آجاتے — تو بے خودی مجھے بتلا کہ میں کہاں ہوتا
بہارِ غنچہ و گل دیکھنے چلے آتے — اگر چمن میں ٹھہرتے تو آشیاں ہوتا
جبینِ شوق کے سجدے نہ منتشر ہوتے — اگر نصیب ترا سنگِ آستاں ہوتا
تمہیں نہ چاہتے گر میری خانہ بربادی — مجال تھی کہ مرا دشمن آسماں ہوتا
جہاں سے چاہتا نظارہ چمن کرتا — ہر ایک شاخ پہ میرا ہی آشیاں ہوتا
میں ساری عمر اٹھاتا جبینِ شوق کے ناز — جو ایک سجدہ بھی مقبولِ آستاں ہوتا
اٹھے حجابِ تعین تو کیا اٹھے بیدم
مزہ تو جب تھا کہ تو بھی نہ درمیاں ہوتا

جب نیازِ عشق تھا اب ناز ہے — یہ مرے انجام کا آغاز ہے
تیری الفت شعبدہ پرداز ہے — آرزو گر ہے، تمنا ساز ہے
پھر حدیثِ عشق کا آغاز ہے — آج پھر گویا زبانِ راز ہے
گنجِ اسرارِ ازل ہے باغِ دہر — پتہ پتہ دفترِ صد راز ہے
جان دے دی اُن پہ اور زندہ رہے — اپنے مرنے کا نیا انداز ہے
ہوشیار اے ناوک افگن ہوشیار — طائرِ جاں مائلِ پرواز ہے
رخصت اے عقل و خرد ہوش و حواس — شوقِ وصلِ یار کا آغاز ہے
میرے نالے سن کے فرماتے ہیں وہ — یہ اسی کی دکھ بھری آواز ہے
جس کو سب سمجھے ہیں دشتِ کربلا — وہ تو میدانِ نیاز و ناز ہے
ذرّے ذرّے میں عیاں ہونے کے بعد — آج تک رازِ حقیقت راز ہے

آپ جا پہنچیں مجمعِ عشّاق میں
ان میں بیدم سا کوئی جانباز ہے

ناز والے اب تجھے کیوں ناز ہے — آ درِ چشمِ تمنا باز ہے
عشق مونس عشق ہی دم ساز ہے — عشق میری زندگی کا راز ہے
اس کو مجھ پر مجھ کو اس پر ناز ہے — بھید میں اس کا وہ میرا راز ہے
دیکھ اور چشمِ حقیقت بیں سے دیکھ — ذرّہ ذرّہ جلوہ گاہِ ناز ہے
مُرغِ دل بسمل پڑا ہے خاک پر — لیکن اب بھی حسرتِ پرواز ہے
ان کے آنے سے ہوا دل کو قرار — یا سکونِ مرگ کا آغاز ہے

Marfat.com

آدمی کیا ہے، جہانِ آرزو اس کا دل کیا ہے طلسم راز ہے
اے دلِ محزوں خدا رکھے تجھے تو جہانِ راز ہے جانِ راز ہے

ہے عبث جرمِ اَنَا منصور پر
یہ تو بیدمؔ دور کی آواز ہے

ہر طرف ساغر بکف ہیں مے گسارانِ بہار
اللہ اللہ آج تو ہے عام فیضانِ بہار
چاندنی میں سونے والوں کو جگانے کے لئے
لا نسیمِ صبح لا بوئے گلستانِ بہار
چند روزہ دیدِ گل پر شاد ہے کیا عندلیب
ایک دن دستِ خزاں لوٹے گا سامانِ بہار
غازۂ رخسارِ گل خاکسترِ بلبل ہوئی
اور بنا رنگِ چمن خونِ شہیدانِ بہار
سارا عالم مست ہے ساقی کی چشمِ مست سے
ایک بیدمؔ ہی رہا ناکام دورانِ بہار

Marfat.com

یاد ایامے کہ جب تو زینتِ آغوش تھا
محوِ نظارہ تھے ہم دل بے نیازِ ہوش تھا

رنگ لائیں قیس کی عُریانیاں بعدِ فنا
یعنی اس کی خاک کا جو ذرّہ تھا گل پوش تھا

اللہ اللہ وسعتِ ظرفِ قدح نوشانِ عشق
کوئی دریا دل تھا ان میں کوئی دریا نوش تھا

تشنہ کامِ آرزو اللہ سے محرومی تری
تیرے پہلو ہی میں دریا تھا مگر خس پوش تھا

ناز بردارِ نیازِ عشق تھا حُسنِ حبیب
سجدے تھے اور نقشِ پائے یار کا آغوش تھا

عارضِ خورشید کی چلمن شعاعیں بن گئیں
یار اپنے ہی حجابِ حسن میں روپوش تھا

حشر کا میدان تھا بیدم یا فضائے کوئے دوست
سر بکف کوئی تھا اور کوئی کفن بر دوش تھا

○

برہمن مجھ کو بنانا نہ مسلماں کرنا — میرے ساقی مجھے مستِ مے عرفاں کرنا
داغِ دل سینے میں آہوں سے نمایاں کرنا — ہم سے سیکھے شبِ غم کوئی چراغاں کرنا
حرم و دیر میں جا جا کے جبہ اغماں کرنا — جستجو تیری ہمیں تا حدِ امکاں کرنا
دل کے بہلانے کا وحشت میں یہ ساماں کرنا — چشمِ خونبار سے دامن کو گلستاں کرنا

Marfat.com

ہوسِ سیرِ گلستاں نے قفس دکھلایا — اب اسیرو! نہ کبھی قصدِ گلستاں کرنا

اہلِ بیداد کے جب نام پکارے جائیں — تم نہ گھبرا کے سرِ حشر کہیں ہاں کرنا

نہ کبھی میں نے کہا تھا کہ مجھے درد ملے — نہ کہوں گا کہ مرے درد کا درماں کرنا

ان کے دیوانوں کو سر پھوڑ کے دیواروں سے — آج منظور ہے آرائشِ زنداں کرنا

شیخ کو کعبہ مبارک ہو برہمن کو کنشت — ہم کو سجدہ طرفِ کوچۂ جاناں کرنا

اے صبا تجھ کو اسی زلفِ پریشاں کی قسم — میرا شیرازۂ ہستی بھی پریشاں کرنا

ان کے دیوانوں کی اعجاز نگاہی دیکھو — آنکھ اٹھانا کہ گلستان کو بیاباں کرنا

داغِ دل پردے میں رہ جائے نہ اے دستِ جنوں — چاک کچھ اور ابھی میرا گریباں کرنا

لا کے پھر مصر میں لے عشق کسی یوسف کو — پھر نئے رنگ سے آرائشِ زنداں کرنا

دشتِ غربت میں ترے خاک نشیں اچھے ہیں — چاہیئے اور انھیں بے سر و ساماں کرنا

ذوقِ سجدہ تجھے سنگِ درِ جاناں کی قسم — ہوش کا مجھ کو نہ شرمندۂ احساں کرنا

اٹھ رہے ہیں مری نظروں سے دوئی کے پردے — کچھ مدد اور خیالِ رخِ جاناں کرنا

بن گئے حیرتِ نظارہ کی صورت بیدم
راس آیا نہ ہمیں دید کا ارماں کرنا

سرکار پہ ہونے کو ہیں قربان ہزاروں — پھرتے ہیں ہتھیلی پہ لئے جان ہزاروں

اٹھے تو نقابِ رخِ لیلائے مدینہ — ہوتے ہیں ابھی چاک گریبان ہزاروں

خاکِ دلِ وحشی ہے کہ دنیائے جنوں ہے — ہر ذرّے میں پنہاں ہیں بیابان ہزاروں

کیا پوچھتے ہو کثرتِ گریہ کی کہانی — آئے ہیں شبِ ہجر میں طوفان ہزاروں

Marfat.com

للہ نہ ہٹاؤ رخِ پُر نور سے گیسو کھو بیٹھیں گے ایمان مسلمان ہزاروں

لذت طلبی زخمِ جگر کی نہیں جاتی خالی ہوئے جاتے ہیں نمکدان ہزاروں

بے پردہ تری پردہ نشیں دید ہے منظور پھرتے ہیں کئے چاک گریبان ہزاروں

ہاں ہاں اسی در کا مرے ماتھے پہ نشاں ہے کرتے ہیں جہاں سجدے مسلمان ہزاروں

قسمت سے جو حسرت کوئی نکلی بھی تو بیدم

پیدا ہوئے دل میں وہیں ارمان ہزاروں

یاد نے تیری کیا مجھ سے فراموش مجھے

اب تو ڈھونڈیں بھی تو پائیں نہ مرے ہوش مجھے

ہر لبِ زخم سے دیتا ہوں دعائیں ان کو

پھر بھی کہتے ہیں وہ احسان فراموش مجھے

اس طرف تیرا نقابِ رُخِ روشن پھونکا

اور ادھر جلوے ترے کر گئے بے ہوش مجھے

جیسے دریا سے ہیں ہم دست و گریباں موجیں

یونہی سب پاتے ہیں اب تجھ سے ہم آغوش مجھے

ہچکیاں آئیں دمِ نزع تو میں یہ سمجھا

یاد کرتا ہے وہی وعدہ فراموش مجھے

وقتِ آخر ہے، چلے آؤ، زیارت کر لوں

پھر خدا جانے رہے یا نہ رہے ہوش مجھے

Marfat.com

اللہ اللہ رے مرا شوقِ شہادت بیدمؔ
ان کی سرکار میں لایا ہے کفن پوش مجھے

○

بتا ہی دیں تجھے زاہد کہاں سے آتے ہیں
چھلکے ہوئے درِ پیرِ مغاں سے آتے ہیں

ورائے پردۂ ہفت آسماں سے آتے ہیں
پیام وہ جو تمھاری زباں سے آتے ہیں

حریم پردۂ دل بھی نہیں ہے محرم راز
یہ نغمہائے طرب، سازِ جاں سے آتے ہیں

زباں سے نام نہ لوں جانتا ہوں میں لیکن
یہ تیر میری طرف جس کماں سے آتے ہیں

وہیں رہیں گے مریں گے وہیں، گڑیں گے وہیں
ہم اور جا کے پھر اس آستاں سے آتے ہیں

ملا کے خاک میں کرتے ہیں خاک بھی برباد
بھلا وہ باز کہیں امتحاں سے آتے ہیں

ہر اک قدم پہ ہے صد گونہ احتیاط کا رنگ
حضور خیر تو ہے یوں کہاں سے آتے ہیں

بھلا ہو وحشتِ دل کا، کہیں قرار نہیں
ہم اپنے گھر میں بھی اب میہماں سے آتے ہیں

Marfat.com

ہے جن کا ورد کہ ناغہ نہ ہو صبوحی بھی
وہ سوئے مے کدہ پہلے اذاں سے آتے ہیں
کھڑے ہیں شیخ مصلیٰ پہ بہرِ استقبال
یہ آج حضرت بیدمؔ کہاں سے آتے ہیں

○

نہ جانے میری لحد پر کہاں سے آتے ہیں
کہ جب وہ آتے ہیں دامن کشاں سے آتے ہیں
قسم خدا کی ہم اس آستاں سے آتے ہیں
نظر خدائی کے جلوے جہاں سے آتے ہیں
ہمارے بعد ہوئی ختم گرم بازاری،
وہ آج یوسف بے کارواں سے آتے ہیں
ہزار مرہم ناسور دل فدا ان پر
خدنگ ناز جو تیری کماں سے آتے ہیں
وہ بادہ نوش بھی پھرتے ہیں تشنہ کام کہیں
لگا کے آس جو پیرِ مغاں سے آتے ہیں
کھلی ہے جن پہ حقیقت قیودِ ہستی کی
قفس بھی ان کو نظر آشیاں سے آتے ہیں
زمانہ بھر میں ٹھکانا کہیں نہیں اُن کا
جو یار اٹھ کے ترے آشیاں سے آتے ہیں

Marfat.com

نہ سخت جانوں پہ جوہر کھلیں حضور اس کے
جبینِ تیغ پہ بل امتحاں سے آتے ہیں

یہ کوئے مے کدہ اے شیخ اور یہ ریشِ دراز
کہاں کا عزم ہے حضرت کہاں سے آتے ہیں

کہی یہ خوب کہ پلٹو گے کب تلک بیدم
گئے تو زندہ ہم اس آستاں سے آتے ہیں

○

اللہ اللہ عروجِ حسن مجاز
سرِ محمود و نقشِ پائے ایاز

ہو تو اس طرح سے ہو اپنی نماز
کہ ترا در ہو اور جبینِ نیاز

آہ، وہ دل ہی دل میں راز و نیاز
آہ وہ آہ آہ کی آواز

اپنے مرنے کا کر لیا ساماں
دشمنِ جاں سے کہہ کے دل کا راز

روئے وارث ہو اور دیدۂ شوق
پائے وارث ہوں اور جبینِ نیاز

بے نیاز آپ میں نیاز سرشت
بندہ میں اور آپ بندہ نواز

دلِ پرشور بحرِ طوفاں خیز
لبِ خاموش سازِ بے آواز

سربکف جا رہا ہوں مقتل میں
تیغِ قاتل سے ہوں گے راز و نیاز

کاش پہنچا دے کوئی طیبہ تک
سجدۂ شوق اور سلامِ نیاز

قدمِ مصطفےٰ کی برکت سے
آسماں بن گئی زمینِ حجاز

مٹنے والے تھے مٹ گئے تم پر
یہی انجام ہے یہی آغاز

مرگِ بیدم کسی کی خاموشی
زیست ہے جنبشِ لبِ اعجاز

Marfat.com

نہ سنو میرے نالے ہیں درد بھرے دارد اثرے، آہ سحرے
تمھیں کیا جو کوئی مرتا ہے مرے اے دشمنِ جاں بیداد گرے
تری سرمگیں آنکھوں کے صدقے انھیں چھیڑ نہ پنجہ مژگاں سے
ابھی زخم جگر میں تمام ہرے اے محو تغافل بے خبرے
لیا عشق میں جوگ بھکاری بنے ترے نقشِ قدم کے پجاری بنے
کبھی سجدے کئے کبھی گرد پھرے بت سیم برے زرّیں کمرے
گو تو نے ہزاروں وعدے کئے لیکن وہ کبھی ایفا نہ ہوئے
دل ہی میں رہے ارمان مرے اے وعدہ شکن بتِ حیلہ گرے
بیدمؔ کہیں کیا کس طرح رہے مرمر کے جئے جی جی کے مرے
در منزلِ عشقش در بدرے مجنوں صفتم شوریدہ سرے

○

تصوّر میں کسی کا زینتِ آغوش ہو جانا
کسی کا دیکھنا اور دیکھ کر بے ہوش ہو جانا
تری مخمور آنکھوں نے مجھے مستی عطا کی ہے
نہیں تو غیر ممکن تھا مرا مدہوش ہو جانا
دمِ آخر کسی بیمار غم کا ہچکیاں لینا
وہ کہہ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ خاموش ہو جانا
اگر ہو ایسی بے ہوشی تو سو ہشیاریاں صدقے
کہ سر رکھ کر کسی کے پاؤں پر بے ہوش ہو جانا
خزاں میں یاد آ کر آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے
بہار آتے ہی وہ ہر شاخ کا گل پوش ہو جانا
کسی کو شکوہ باقی تھا نہ پھر کوئی شکایت تھی
ترا آنا کہ اہلِ حشر کا خاموش ہو جانا
فریبِ جلوہ آرائی کمالِ بے حجابی ہے
مری ہستی کے پردے میں ترا روپوش ہو جانا

مرا دل دیکھ لے اور ان کے جلوے کی سمائی کو — اگر دیکھا نہ ہو قطرے کا دریا نوش ہو جانا

اگر شوق شہادت ہے تو پھر تیار ہو بیدمؔ
کہ شرط جاں نثاری ہے کفن بر دوش ہو جانا

○

چمن میں ذکر گل سن کر سراپا گوش ہو جانا
وہ کلیوں سے مرا کہنا ذرا خاموش ہو جانا

ترے خاموش رہنے میں بھی کوئی بات ہوتی ہے
ترا خاموش ہونا بھی نہیں خاموش ہو جانا

جو ایسا ہو تو ان کی بزم کا پرکیف منظر ہو
میں دیکھوں ان کو وہ دیکھیں مرا بیہوش ہو جانا

جن آنکھوں نے خدا کو دل میں بے پردہ نہ دیکھا ہو
وہ دیکھیں شمع کا فانوس میں روپوش ہو جانا

وہ عریاں دیکھ کر خنجر کسی دستِ حنائی میں
مرے سر کا مرے تن پر وبالِ دوش ہو جانا

مرقع ہے درازیٔ شبِ دیجور کا بیدمؔ
بکھر کر گیسوئے جاناں کا زیبِ دوش ہو جانا

Marfat.com

جانب مے کدہ آ نکلے ہیں مستانے چند
ساقیا! لا تو چھلکتے ہوئے پیمانے چند

کربلا، وادیٔ ایمن، دلِ بے صبر و قرار
قابلِ دید ہیں دنیا میں یہ ویرانے چند

نیندیں ان کی ہیں انھیں کے ہیں مقدر بیدار
سائے میں شمع کے سوتے ہیں جو پروانے چند

کربلا، شہر نجف، یثرب و جیلاں، اجمیر
یہ مرے ساقیٔ دیوہ کے ہیں مے خانے چند

کوئی محفل ہو بیاباں کے مزے لیتے ہیں
جمع ہوتے ہیں جہاں پر ترے دیوانے چند

دل کے چھالوں کو کلیجے سے لگا رکھا ہے
لعل و یاقوت ہیں میرے لئے یہ دانے چند

نہیں غربت میں جو یارانِ وطن اے بیدمؔ
دفن کر دیں گے کہیں دشت میں بیگانے چند

تمھارے ہی ہونے سے آباد ہے دل تمھیں جب نہ ہوگے تو ویران ہوگا
تمھیں تک ہے حسرت تمھیں تک ہے ارماں نہ حسرت ہی ہوگی نہ ارمان ہوگا

نہ پامال کر میرے دل کی تمنّا، خدارا مرا مان لے یار کہنا
نہیں تو قیامت میں دیکھے گی دنیا مرا ہاتھ تیرا گریبان ہوگا

جو دل ہے یہی دل کی حالت یہی ہے جو کچھ روز رنگ طبیعت یہی ہے
سلامت اگر جوشِ وحشت یہی ہے تو گھر ہی کسی دن بیابان ہوگا

مری جاں تمھارے ہی قبضے میں ہے دل تمھاری ہی مرضی پہ ہے حالتِ دل
جو تسکین دوگے تو تسکین ہوگی پریشاں کروگے پریشان ہوگا

مرا دل فدا تم پہ اور جان قرباں تمھیں ہو مری زندگانی کا ساماں
تمھارے ہی جب کام آئی نہ یہ جاں تو پھر جان کا کیا مری جان ہوگا

پیامی جو دیکھا ہے اس سے نہ کہنا یہ بے چینیاں میری اس سے نہ کہنا
پریشانیاں میری اس سے نہ کہنا وہ جس دم سنے گا پریشان ہوگا

نہیں گر حفاظت کا ساماں کوئی تو غربت میں کیوں ہو پریشان کوئی
نہیں جس کا بیدمؔ نگہبان کوئی تو اللہ اس کا نگہبان ہوگا

○

میری نظروں میں کوئی مستِ خرام ناز تھا
آنکھ کا ایک ایک پردہ فرشِ پا انداز تھا

زندگی سمجھے تھے جس کو موت کا اک راز تھا
درحقیقت سازِ ہستی سازِ بے آواز تھا

لے کے ہچکی طائرِ جاں مائلِ پرواز تھا
کس قدر دل کش کسی کی یاد کا آغاز تھا

لاکھ آشوبِ زمانہ تھی انا الحق کی صدا
آشنائے راز پھر بھی آشنائے راز تھا

آئے، بیٹھے، بیٹھ کر اٹھے، ہنسے اور چل دیئے
مہرباں وعدہ وفائی کا یہی انداز تھا

لن ترانی حضرت موسیٰ کے حق میں تھی مگر
طور کا ایک ایک ذرہ گوش برآواز تھا

قتل گہ میں زیرِ خنجر عاشقوں کی عید تھی
چشمِ حق بیں میں تماشائے نیاز و ناز تھا

توڑ کر قیدِ تعین کھول کر چشمِ یقین
ہم نے جس ذرے کو دیکھا اک محیطِ راز تھا

ان شہیدانِ وفا کی داستاں سمجھے گا کون
قطرہ قطرہ جن کے خوں کا قلزم صد راز تھا

گرتے ہی اشکِ ندامت چشمِ عصیاں کار سے
بابِ بخشش صورتِ آغوشِ رحمت باز تھا

اس کی بزمِ خاص کے اسرار کی کس کو خبر
ذرّہ ذرّہ جس کے کوچہ کا جہانِ راز تھا

حُسن والوں میں یہ جھگڑا ہے مرے مرنے کے بعد
عاشقِ جاں باز کس کا عاشقِ جانباز تھا

خاک کے پتلے کو مسجودِ ملائک کر دیا
حضرتِ دل کی کرامت عشق کا اعجاز تھا

کامیابِ دید تھی اتنی ہی چشمِ آرزو
پردۂ بابِ حریمِ ناز جتنا باز تھا

Marfat.com

دم لبوں پر تھا، مگر اللہ ری وضعِ انتظار
چشم بیدم وقفِ درِ دل گوش بر آواز تھا

○

وہ بھی اس غارت گرِ جاں کا شریکِ راز تھا
دل وہ دل جس کی وفاداری پہ ہم کو ناز تھا
اپنی ہی ہستی پہ دھوکا غیر کا ہونے لگا
اے خیالِ ماسوا یہ کون سا انداز تھا
ان کے آنے کا یقیں بھی اضطرابِ شوق بھی
تھا لبوں پر دم مگر میں گوش بر آواز تھا
وضعِ پُرکاری سے سرتا سر رہا وہ بے نیاز
حسنِ سادہ کس قدر سرمایہ دارِ ناز تھا
تھا اگر اپنے کمالِ حسن کا ان کو غرور
اپنے عشقِ روز افزوں پر ہمیں بھی ناز تھا
بے نیازی کا نہ تھا ممنون عشقِ جاں فروش
حسن غارت گر اگر مرہونِ سعیٔ ناز تھا
لے گئیں ان کی ادائیں لے اڑا ان کا خیال
اب وہ دل دل ہی نہیں جس دل پہ ہم کو ناز تھا
حسن کے جلووں میں بیدمؔ تھا اگر حق کا ظہور
عشق کے پردے میں بھی پنہاں اسی کا راز تھا

Marfat.com

کیئے جا شکر قسمت کا گلا کیا
غمِ بے چارگی کا تذکرا کیا

سُنیں دیر و حرم کا ماجرا کیا
ملے قیدِ تعین میں خدا کیا

وہ ظالم اور پابندِ وفا ہو
تجھے اے آرزوئے دل ہوا کیا

کبھی نبضیں چھٹیں اکھڑا کبھی دم
مریضِ غم نے بدلا رنگ کیا کیا

کہاں تک مدعائے دل کہوں میں
کہاں تک آپ فرمائیں گے کیا کیا

جو مجھ سا دردوالا ہو وہ جانے
محبّت کیا دل درد آشنا کیا

نہیں خالی ترے جلووں سے کوئی
کلیسا کیا حرم کیا بت کدا کیا

گذر جا منزلِ ہستی سے بیدم
بس اک تارِ نفس کا فاصلا کیا

○

رنگ تاثیرِ محبّت یوں دکھانا چاہیئے
خونِ دل اشکوں میں شامل ہو کے آنا چاہیئے

چشمِ خود بیں اور ہے چشمِ خدا بیں اور ہے
رفعتیں دونوں کی زاہد کو دکھانا چاہیئے

وہ سرہانے ہیں میں دامن کی ہوا ڈالو پہ سر
بے نیازِ ہوش کو اب ہوش آنا چاہیئے

اہلِ دنیا منتظر ہیں اہلِ محشر مضطرب
داستانِ دردِ دل کس کو سنانا چاہیئے

Marfat.com

بات تو جب ہے نشانِ قبر بھی باقی نہ چھوڑ
جو مٹے ہیں تجھ پہ ان کو یوں مٹانا چاہیے

بیدمؔ اپنی آرزوئے دل بر آنے کے لئے
ایک عرصہ ایک مدت اک زمانا چاہیے

○

پردے اٹھے ہوئے بھی ہیں ان کی ادھر نظر بھی ہے
بڑھ کے مقدر آزما سر بھی ہے سنگ در بھی ہے

جل گئی خاکِ آشیاں مٹ گیا تیرا گلستاں
بلبلِ خانماں خراب اب کہیں تیرا گھر بھی ہے

اب نہ وہ شام ہے اپنی نہ وہ سحر سحر
ہونے کو یوں تو روز ہی شام بھی ہے سحر بھی ہے

چاہے جسے بنائیے اپنا نشانۂ نظر
زد پہ تمہارے تیر کے دل بھی ہے اور جگر بھی ہے

دن کو اسی سے روشنی شب کو اسی سے چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

زلف بدوش بے نقاب گھر سے نکل کھڑے ہوئے
اب تو سمجھ گئے حضور نالوں میں کچھ اثر بھی ہے

بیدمؔ خستہ کا مزار آپ تو چل کے دیکھئے
شمع بنا ہے داغ دل بیکسی نوحہ گر بھی ہے

Marfat.com

آتا شبِ وعدہ وہ ستم کیش ادھر کاش
ہوتا دلِ مہجور کے نالوں میں اثر کاش

ممنونِ عنایات ہیں جس طرح سے اغیار
مجھ پر بھی اسی طرح سے ہو تیری نظر کاش

اس وقت ہے تکمیلِ جنوں اے دلِ ناداں
صحرا کو میں وحشت میں سمجھنے لگوں گھر کاش

آجائے پئے فاتحہ وہ شوخ لحد پر
مل جائے مجھے نخلِ محبّت کا ثمر کاش

کیا پوچھتا ہے ناوکِ دل دوز کی لذّت
ممنونِ کرم دل کی طرح سے ہو جگر کاش

گھبراتا ہے اورہند میں بے چین ہے بیدمؔ
اب جلد یہاں سے ہو مدینہ کا سفر کاش

○

سرخیلِ عاشقاں ہوئے سردار ہو گئے
سر دیکے دار کے جو سزاوار ہو گئے

ذوقِ فنا سے جب کہ خبردار ہو گئے
اہلِ نیاز خاکِ درِ یار ہو گئے

بے شک وہ تیرے محرمِ اسرار ہو گئے
بے ہوشیوں میں رہ کے جو ہشیار ہو گئے

طفلی کا خواب دیکھنے والے خبر بھی ہے
فتنے تری جوانی کے بیدار ہو گئے

اخترشماریوں میں شبِ غم کی بارہا
ظاہر فلک پہ صبح کے آثار ہو گئے

تیرا مزاج پوچھنے اے پاسبانِ یار
سو بار پھر بھی آئیں گے سو بار ہو گئے

اہلِ قفس پکار اٹھے ہائے آشیاں   تنکے ہوا میں کچھ جو نمودار ہو گئے

بیدم نظر فریبیِ اہلِ جہاں نہ پوچھ
اکثر ہم اس بلا میں گرفتار ہو گئے

○

سرِ مقتل سنا ہے بہرِ قتلِ عام آتا ہے
وہ ظالم جس کو لے دے کر یہی اک کام آتا ہے

لئے اک شعلہ رو کا بزم میں پیغام آتا ہے
لباسِ آتشیں پہنے چراغ شام آتا ہے

مری کوتاہیٔ قسمت کو دیکھیں مے کدے والے
کہ جب آتا ہے میری سمت خالی جام آتا ہے

ارے او بھولنے والے اُسے بھولا نہیں کہتے
سحر کا جانے والا گر قریب شام آتا ہے

پھریں وہ پتلیاں دیکھو اُڑا وہ رنگ چہرے کا
مبارک ہو شبِ غم موت کا پیغام آتا ہے

زبان و دل بہم اک دوسرے پر ناز کرتے ہیں
مرے لب پر الٰہی آج کس کا نام آتا ہے

یہ قسمت اپنی اپنی ہے کہ بزمِ یار سے بیدم
کوئی تو کامیاب آیا کوئی ناکام آتا ہے

اپنے دیدار کی حسرت میں تو مجھ کو سراپا دل کر دے
ہر قطرۂ دل کو قیس بنا ہر ذرہ کو محمل کر دے

دنیائے حسن و عشق مری کرنا ہے تو یوں کامل کر دے
اپنے جلوے میری حیرت نظارہ میں شامل کر دے

یاں طور و کلیم نہیں نہ سہی میں حاضر ہوں لے پھونک مجھے
برقعے کو اٹھا دے ٹکڑے سے برباد سکونِ دل کر دے

گر قلزمِ عشق ہے بے ساحل اے خضر تو بے ساحل ہی سہی
جس موج میں ڈوبے کشتیِ دل اس موج کو تو ساحل کر دے

اے درد عطا کرنے والے تو درد مجھے اتنا دے دے
جو دونوں جہاں کی وسعت کو اک گوشۂ دامنِ دل کر دے

ہر سو سے غموں نے گھیرا ہے اب ہے تو سہارا تیرا ہے
مشکل آساں کرنے والے آسان میری مشکل کر دے

بیدمؔ اس یاد کے میں صدقے اس دردِ محبت کے قرباں
جو جینا بھی دشوار کرے اور مرنا بھی مشکل کر دے

○

کبھی یہاں لئے ہوئے کبھی وہاں لئے ہوئے
پھری ہے جستجو تری کہاں کہاں لئے ہوئے

زمینِ دل کی خاک ہے صد آسماں لئے ہوئے
تنزلاتِ عشق میں ترقیاں لئے ہوئے

دل و جگر لئے ہوئے متاعِ جاں لئے ہوئے
کسی کا ناوکِ نظر تلاشیاں لئے ہوئے

اسی گلی سے آئی ہے شمیمِ زلف لائی ہے
نسیمِ صبح آئی ہے تسلیاں لئے ہوئے

مرے غمِ نہاں میں ہے نویدِ عشرت آفریں
بہار ہی بہار ہے مری خزاں لئے ہوئے

ہماری آہ کے شرر ہمیں کو پھونکنے لگے
ہوا کے جھونکے آئے ساتھ بجلیاں لئے ہوئے

تری گلی میں ماہ رو پڑے ہوئے ہیں چار سو
تمام ذرے خاک کے تجلیاں لئے ہوئے

نہ قربِ گل کی تاب تھی نہ ہجرِ گل میں چین تھا
چمن چمن پھرے ہم اپنا آشیاں لئے ہوئے

نگاہِ اہلِ راز میں حقیقت و مجاز میں
ہماری بے نشانیاں ترا نشاں لئے ہوئے

اٹھے ہیں حشر میں فدائے کوئے یار اس طرح
جبیں میں سجدے دل میں یادِ آستاں لئے ہوئے

نہ دل ملے گا بیدم اور نہ دل کی حسرتیں کہیں
کہ گم ہوا ہے یوسف اپنا کارواں لئے ہوئے

○

Marfat.com

میں یار کا جلوہ ہوں یا دیدۂ موسےٰ ہوں
قطرہ ہوں نہ دریا ہوں بستی ہوں نہ صحرا ہوں
جینا مرا مرنا ہے مرنے کو ترستا ہوں
اپنی ہی امیدوں کا بگڑا ہوا نقشا ہوں
ارمانوں کا گہوارہ حسرت کا جنازا ہوں
اس عالم ہستی میں یوں ہوں کہ میں گویا ہوں
زندہ ہوں مگر بیدم
اک طرفہ تماشا ہوں

○

پیری میں ہے جذباتِ محبت کا مزا خاص
رکھتی ہے اثر وقتِ سحر جیسے دعا خاص
کرتے ہیں عبث سب اسے ممنونِ اطبا
بیمارِ محبت کی ہے دنیا میں دوا خاص
کچھ اور ہی عالم ہے تری ترچھی نظر کا
ہے ساری اداؤں میں یہ دل دوز ادا خاص
جس کا کہ زمانہ متحمل نہیں ہوتا!
تجویز وہ میرے لئے ہوتی ہے جفا خاص
بیدم کی طرف کیوں تری بیداد کا رُخ ہے
کیا وہ بھی ہے منجملۂ اربابِ وفا خاص

مکینِ دل نہ سمجھے پردہ دارِ لا مکاں سمجھے
کہاں تھے تم مگر ہم کم نگاہی سے کہاں سمجھے

سراپا درد ہوں میں کوئی کیا میری فغاں سمجھے
جو مجھ سا درد والا ہو وہ میری داستاں سمجھے

ہوئے خاموش جب فطرت کو اپنا ترجماں سمجھے
ہر اک غنچے کو دل، ہر خار کو اپنی زباں سمجھے

میں صدقے اس سمجھ کے اب مآلِ عرض کیا سمجھوں
مری رودادِ غم تھی آپ جس کو داستاں سمجھے

کیے ہیں راہ میں ہر ہر قدم پر سینکڑوں سجدے
ہر اک ذرّے کو ہم تیرا ہی سنگِ آستاں سمجھے

بنایا خوگرِ صبر و رضا تیرہ نصیبی نے
کہ بجلی کی چمک کو ہم چراغِ آشیاں سمجھے

مذاق جستجو کی اس طرح توہین ہوتی ہے
بتائیں کیا تمھیں اب تک جہاں سمجھے، وہاں سمجھے

حدودِ فہم سے رازِ نیازِ عشق بڑھ جائیں
نہ سمجھوں راز داں کی میں، نہ میری راز داں سمجھے

فقط تھا امتحاں منظور جذبِ شوقِ کامل کا
اٹھے پردے تو رازِ خندہ ہائے پاسباں سمجھے

چمن کے ساتھ چھوٹی وضع بھی راحت بھی زینت بھی
جہاں اب چار تنکے جمع دیکھے آشیاں سمجھے

Marfat.com

فلک پر تھا دماغ اپنا جو سر تھا پائے ساقی پر
دلیل تازہ ہاتھ آئی زمیں کو آسماں سمجھے

وضو ہو خونِ دل سے موت سجدے پر کرے سبقت
جنابِ شیخ ارکانِ نماز عاشقاں سمجھے

بھلا دیر و حرم کی قید کیا الفت کے بندوں کو
جہاں بھی رکھ دیا سر یار ہی کا آستاں سمجھے

نہ جس نے درس گاہ عشق میں تعلیم پائی ہو
مری باتیں وہ کیا سمجھے وہ کیا میری زباں سمجھے

میں کہنے کو تو اس سے سرگذشت اپنی کہوں ہیدم
مگر سُن کر خدا ہی جانے کیا وہ بدگماں سمجھے

○

نہ گل کا راز جانے تو نہ بلبل کی زباں سمجھے
تو پھر تیری سمجھ کو بس خدا ہی باغباں سمجھے

ورائے عقل اگر ہم سرحدِ وہم و گماں سمجھے
تو قول ظن عبدی بی کے رازوں کو کہاں سمجھے

جو بیکس رہ چکا ہو وہ سکونِ آشیاں سمجھے
ہم اپنے چار تنکوں کو متاعِ دو جہاں سمجھے

نرالی ہے چمن والوں سے میری زمزمہ سنجی
مرے نغموں کو روحِ طوطیٔ ہندوستاں سمجھے

Marfat.com

سرِ جادہ کسے تکلیف دیتے غم گساری کی
ہم اپنی ہی سی حالت کارواں در کارواں سمجھے

تمھارے نام کو ہم نے دوائے دردِ دل جانا
تمھارے ذکر کو ہم باعثِ تسکینِ جاں سمجھے

سنی ہے داستانِ سرمد و منصور بھی تم نے
مگر اب تک نہ الفت کی حدیثِ خوں چکاں سمجھے

رگِ جاں سے صدا دی گوشۂ دل میں نظر آئے
کہاں وہ جلوہ گر تھے اور ان کو ہم کہاں سمجھے

خدا حافظ ہے بس ایسے مریضانِ محبت کا
جو تجھ کو دشمنِ جاں داروئے دردِ نہاں سمجھے

کھلائے کیا نئے گل ذوقِ یک رنگی کے غلبہ نے
کسی کا آشیاں دیکھا ہم اپنا آشیاں سمجھے

بھلا بیدمؔ سمجھ کو ایسے دیوانے کی کیا کہئے
جو اپنی بے نشانی بھی اسی بت کا نشاں سمجھے

○

مر کے بھی دل نے اک قیامت کی | زلزلے میں زمیں ہے تربت کی
سادگی دیکھو اس کی صورت کی | جوش پر ہے بہار فطرت کی
دامنِ تیغِ یار کیا کہنا | آ رہی ہیں ہوائیں جنت کی
نہ سہی آج حشر میں ملنا | بات ہی کیا ہے اتنی مدت کی

اک ترے دم سے لے شہید وفا　　آبرو بڑھ گئی شہادت کی
آج کا ہوش ہے نہ کل کی خبر　　دست ساقی پہ جب سے بیعت کی
درِ جاناں پہ میرا بستر ہے　　مجھ کو حاجت نہیں ہے جنّت کی
میرے عرض سوال پر بولے　　گفتگو ہے یہ وقتِ فرصت کی

حال بیدمؔ پہ اے خدائے کریم
حد نہیں کچھ تری عنایت کی

○

جہاں پر ختم ہوتی ہیں حدیں دنیائے امکاں کی
بہت آگے ہیں اس سے جلوہ گاہیں حسنِ جاناں کی
بتائے کیا کوئی تعبیر اس خوابِ پریشاں کی
ابھی زندہ ابھی مردہ عجب ہستی ہے انساں کی
سحر ہوتے ہوا آزاد اسیرِ شامِ تنہائی
صدا تھی آخری ہچکی شکستِ قفلِ زنداں کی
سنبھلنا ہاں سنبھلنا اے مٹانے والے تربت کے
زمیں کروٹ بدلنے ہی کو ہے گورِ غریباں کی
ملا دے چاکِ دامن کی حدوں سے پنجۂ وحشت
بڑھا دے اور تھوڑی حد مری چاکِ گریباں کی
یہ بدلی کس مریضِ شامِ غم نے آخری کروٹ
زمیں ہے زلزلے میں جلوہ گاہِ ناز جاناں کی

Marfat.com

جہاں گل غنچہ و گل تھے وہاں اب خاک اڑتی ہے
حقیقت ہیں نگاہوں میں یہ ہستی ہے بیاباں کی

یہ اقلیم محبت ہے یہاں کے مرنے والوں کو
کفن کیسا، زمیں ملتی نہیں گورِ غریباں کی

اسے رہنے دے اپنے حال پہ اللہ حافظ ہے
نہ کر تدبیرِ درماں چارہ گر بیمارِ ہجراں کی

اٹھا دے جلوہ گاہِ معرفت کا آخری پردہ
کہ نادیدہ تجلّی ہے ابھی اک شمع عرفاں کی

تصدق ساقئ کوثر کا بے دم کو پلا ساقی
مدینہ کی نجف کی کربلا کی اور خراساں کی

رہیں گی بعد میرے بھی یونہی رسوائیاں میری
میں چپ ہوں گا تو پھر دنیا کہے گی داستاں میری

نہ کچھ قصّہ ہے میرا اور نہ کوئی داستاں میری
کہوں کیا سامنے آنکھوں کے ہیں بربادیاں میری

جو سُننا ہے تو سُن لو آ کے مجھ سے مہرباں میری
کہے گا بعد میرے کون تم سے داستاں میری

وہ ہچکی جو بنی تھی آ کے مرگِ ناگہاں میری
اسی ہچکی میں ساری عمر کی تھی داستاں میری

Marfat.com

وہ برباد تمنّا ہوں وہ ناکامِ محبّت ہوں
اجل کو ڈھونڈھتی ہے تھک کے سعیٔ رائگاں میری

سنا جس جس نے وہ اپنی ہی رودادِ الم سمجھا
زمانہ بھر کا افسانہ تھا گویا داستاں میری

مرا دل یوسفِ گم گشتہ کی صورت نہیں ملتا
نگاہیں ڈھونڈھتی ہیں کارواں در کارواں میری

وہی میرے لئے ساحل ہے دریائے محبّت کا
جہاں پہ ڈوب جائے کشتیٔ عمرِ رواں میری

مدد کر اب مدد کا وقت ہے اے پاس رسوائی
کہ دل سے گھٹ کے لب تک آ ئی جاتی ہے فغاں میری

ہوتے جاتے ہیں پنہاں فلک والے نگاہوں سے
دہائی ہے دہائی اے غبار کارواں میری

بوقتِ نزع جب زنداں میں آئیں ہچکیاں مجھ کو
تو میں سمجھا کہ کاٹی جارہی ہیں بیڑیاں میری

دمِ آخر بھی اس درجہ مجھے پاسِ نشیمن ہے
کہ گردن پر چھری ہے آنکھ سوئے آشیاں میری

درِ وارث ؒ سے بیدم سر کا اٹھنا غیر ممکن ہے
ازل سے ہے جبینِ شوق وقفِ آستاں میری

میں کہہ بھی دوں تو بیدم کیا نتیجہ میرے کہنے سے
وہ سن بھی لیں تو کیا سمجھیں گے سن کر داستاں میری

Marfat.com

منکشف تجھ پہ اگر اپنی حقیقت ہو جائے
خود پرستی ترے مذہب میں عبادت ہو جائے

بے خودی عشق میں گر خضرِ طریقت ہو جائے
حق تو یہ ہے غمِ کونین سے فرصت ہو جائے

یوں نہ چلئے کہ ہو پامال دلوں کی دنیا
کہیں برپا نہ زمانے میں قیامت ہو جائے

عوضِ گل اگر اس کوچہ کی ہو خاک نصیب
حاصلِ گورِ غریباں مری تربت ہو جائے

میرے دم تک ہی یہ اسباب پریشانی ہیں
موت آئے تو غمِ زلیست سے فرصت ہو جائے

کیسا بربادی کا خوف اور غمِ رسوائی کیا
سب سر آنکھوں پہ اگر تیری بدولت ہو جائے

آپ جب چاہیں اٹھا دیں رخِ روشن سے نقاب
آپ جب چاہیں قیامت ہو قیامت ہو جائے

اس کو عشرت کی تمنا ہے نہ عسرت کا ملال
خوگرِ رنج و الم جس کی طبیعت ہو جائے

جان دے کر بھی رہائی نہیں ممکن اس کی
دل کے ہاتھوں جو گرفتارِ محبت ہو جائے

کھل کے یوں گریہ نہ کر دیدۂ دیدار طلب
دیکھ افشا نہ کہیں رازِ محبت ہو جائے

Marfat.com

وہ جھٹکتے ہیں تو جھٹکیں مگر اے دستِ طلب
ان کا دامن نہ چھٹے چاہے قیامت ہو جائے

گر رُخِ شاہدِ معنی سے نقاب اٹھ جائے
سارا عالم ابھی آئینہ حیرت ہو جائے

ذرہ خورشید ہو قطرہ بنے دریا بیدمؔ
جس پہ سرکارِ مدینہ کی عنایت ہو جائے

○

زہے نصیب تری خاکِ آستاں ہوں میں
خدا کا شکر کہ کیا چیز ہوں کہاں ہوں میں

سنے گا کون زمانے میں داستاں میری
زمانہ مجھ سے زمانے سے سرگراں ہوں میں

کمالِ ضبط یہی ہے مآلِ عشق یہی!
کہ ہے دہن میں زباں پھر بھی بے زباں ہوں میں

صدا یہ خاکِ نشیمن سے میرے آتی ہے
جو فصلِ گل میں جلا ہے وہ آشیاں ہوں میں

مدام پردۂ شعر و سخن میں اے بیدمؔ
حدیثِ عشق و محبت کا ترجماں ہوں میں

○

Marfat.com

سجدہ اسی کا سجدہ ہو سر وہی سرفراز ہو
یار کے پائے ناز پر جس کی ادا نماز ہو

چشمِ اداشناس اگر پردہ کشائے راز ہو
آئینہ خدا نما رنگ رُخِ مجاز ہو

کیسا حجاب ماؤ من آرزوئے لقا سنبھل
حسن نظر نواز ہے چشم نظارہ ساز ہو

روئے حقیقت جمال نورِ نظر نہ بن سکے
حسنِ مجاز اگر نہ تو غازۂ امتیاز ہو

مرنا ہے مقصد و مراد جینا وبالِ جان ہے
تیغِ ادا و نازِ یار تو ہی گلو نواز ہو

نبضیں جواب دے گئیں توڑ رہا ہے دم کوئی
اپنے مریضِ ہجر سے تُو تو نہ بے نیاز ہو

در سے ترے کوئی گدا خالی کبھی نہیں پھرا
میری طرف بھی اے کریم دستِ کرم دراز ہو

بیدمؔ خستہ چھوڑ بھی فکرِ مآلِ کارِ عشق
یار کا ہو چکا تو پھر آپ سے بے نیاز ہو

Marfat.com

قفس کی تیلیوں سے لے کے شاخِ آشیاں تک ہے
مری دنیا یہاں سے ہے، مری دنیا وہاں تک ہے

زمیں سے آسماں تک آسماں سے لامکاں تک ہے
خدا جانے ہمارے عشق کی دنیا کہاں تک ہے

خدا جانے کہاں سے جلوۂ جاناں کہاں تک ہے
وہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے

کوئی مر کر تو دیکھے امتحاں گاہِ محبت میں
کہ زیرِ خنجرِ قاتل حیاتِ جاوداں تک ہے

نیاز و ناز کی روداد، حسن و عشق کا قصہ
یہ جو کچھ بھی ہے سب ان کی ہماری داستاں تک ہے

قفس میں بھی وہی خوابِ پریشاں دیکھتا ہوں میں
کہ جیسے بجلیوں کی رَو فلک سے آشیاں تک ہے

خیالِ یار نے تو آتے ہی گم کر دیا مجھ کو!
یہی ہے ابتدا تو انتہا اس کی کہاں تک ہے

جوانی اور پھر ان کی جوانی اے معاذ اللہ
مرا دل کیا تہ و بالا نظامِ دو جہاں تک ہے

ہم اتنا بھی نہ سمجھے عقل کھوئی دل گنوا بیٹھے
کہ حسن و عشق کی دنیا کہاں سے ہے کہاں تک ہے

وہ سر اور غیر کے دَر پر جھکے توبہ معاذ اللہ
کہ جس سر کی رسائی تیرے سنگِ آستاں تک ہے

Marfat.com

یہ کس کی لاش بے گور و کفن پامال ہوتی ہے
زمیں جنبش میں ہے برہم نظام آسماں تک ہے

جدھر دیکھو ادھر بکھرے ہیں تنکے آشیانے کے
مری بربادیوں کا سلسلہ یارب کہاں تک ہے

نہ میری سخت جانی پھر نہ ان کی تیغ کا دم خم
میں اس کے امتحاں تک ہوں وہ میرے امتحاں تک ہے

زمیں سے آسماں تک ایک سناٹے کا عالم ہے
نہیں معلوم میرے دل کی ویرانی کہاں تک ہے

ستم گر تجھ سے امید کرم ہوگی جنھیں ہوگی
ہمیں تو دیکھنا یہ تھا کہ تو ظالم کہاں تک ہے

نہیں اہلِ زمیں پر منحصر ماتم شہیدوں کا
قبائے نیلگوں پہنے فضائے آسماں تک ہے

سنا ہے صوفیوں سے ہم نے اکثر خانقاہوں میں
کہ یہ رنگیں بیانی بیدمِ رنگیں بیاں تک ہے

○

بے پردہ زلف بدوش کوئی جب عرصۂ حشر میں آئے گا
ہم کیا خورشیدِ قیامت بھی منہ تکتا ہوا رہ جائے گا

تو بھولا بھالا ہے اے دل بے طرح ستایا جائے گا
ان شوخ حسینوں سے مل کر واللہ بہت پچھتائے گا

اک عمر کا ساتھی چھوٹا ہے مدت کا سہارا ٹوٹا ہے
دل ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرے گا صبر آتے آتے آئے گا
لو دیکھ چکے بس جاؤ تم بیمار کی نبضیں چھوٹ گئیں
اب حال جو ہونے والا ہے وہ تم سے نہ دیکھا جائے گا
بے کار یہ رونا دھونا ہے اب رونے سے کیا ہونا ہے
جو ہونے کو تھا ہو ہی چکا جو ہونا ہے ہو جائے گا
سن کر شبِ غم کا افسانہ وہ چاہتے ہیں کچھ فرمانا
ان کی بھی سنے گا دیوانہ یا اپنی ہی کہتا جائے گا
بیدم نہ یہ رازِ حقیقت ہے بیدم نہ وہ اصل حقیقت ہے
جو تیری سمجھ میں آیا ہے جو تیری سمجھ میں آئے گا

Marfat.com

کلام پوربی بھاشا

Marfat.com

Marfat.com

برہا روگ

سنیو کیھو موری بپت کہانی　　پیو کے کھوج میں آپ ہرانی
پیو کارن ہم یہ گت کینہی　　لوک لاج ساری تج دینہی
سب جگ چھاند پیا کا دھایوں　　کرم ہیں اس تیہنوں نہ پایوں
دو بھر کٹے مونہہ سانجھ سویرا　　اک پہ یتیم بن دکھ ہے گھنیرا
سکھ کی نیند سوئے سنسارا　　وارث بن میں گنت ہوں تارا
بن بن بھیروں پیا کے کارن　　کہاں آس بھاگ جو پاؤں ساجن
جو سن پاؤں اکاس میں چھپائے　　اڑ ہیروں میں پنکھ لگائے
بنوں بین پاتال میں ہیروں　　مرگ بنوں اور بن بن ٹیروں
تینو کھوں ان کا سن پاؤں　　کعبہ کاشی پر اگ منجھاؤں
جب لگ تن میں چلت ہے سانسا　　تب لگ ملن کی لگی ہے آسا
مو برہن کے رکت کہاں رہیو　　روم روم انسو ابن بھیوا
بارے جوبن بھتے مورے مائی　　گیو سنگھار پیا کے ساتھی
نا کجرا نا سیس بندو لیا　　مانگ سیندور نا گلے میں ہملیا
بن پیا دھند لگے دن راتی　　جس کر گھر لاگے بن باقی

Marfat.com

مچھری کس تلپھوں بن پیو   نکست ناہیں نلج بھیو جیو!
کہہ سے کہوں کہ چھتیاں پھاٹیں   کہہ سے کہوں کٹیں نا رتیاں
ایسی بدھک گھڑی بھیو چالا   ہمکا کر گئے دیس نکالا
برسے میگھ برکھا کو سماں ہے   پر ان بوندن بھینٹ کہاں ہے
دھرتی پھٹے میں نہ ماں سماؤں   گرے اکاس کہ میں دب جاؤں
بکھ بھرپور کھائے جیو کھوئی   ڈوب مروں کبھوں اس من ہوئی
اب جیون موئنھ مرن دکھاوے   جیو بن پیو کس دھیرج لاوے
جگ بیتے سوامی نہیں آئے   کب لوں کو و جیو کا سمجھائے
کب لو بھور بھو بدیسی پیارے   باٹ تکوں میں سانجھ سکارے
جیونکسے جب پپیہا بولے   سُن سُن نام جیا مورا ہولے
کت ہیروں تونہہ مرلی والے   کت ہیروں مورے ہریالے
کت ہیروں تونہہ علی کے پیارے   فاطمہؓ بی بی کے راج دلارے
کت ہیروں کہہ کی بتیاں لاگوں   آمل موئنھ میں جگ کا تیاگوں
آمل مورے جگ کے گوسیّاں   ملتی کروں توری لیئوں بلیّاں
آمل کاری کامر والے   سیس اوگھر لٹ کھو نگریالے
آمل اے دیوہ کے بسیّا   آمل اے مورے کرشن کنھیّا
آمل اے جگ کے سرتاجا   آمل اے مورے گریب نواجا
تم بچھڑن کو کلیس ہے بھاری   یہی کارن بھئی سب سے نیاری
آپیارے تورے بل بل جاؤں   آ تورے چرنن سیس نواؤں
پلکن سے توری راہ بہاروں   دھر کے نین کا روپ نہاروں

Marfat.com

چال کو چال نہ مور پرکھیو   آپن جان مونھ دِس دیکھو
کر پا سے موری اور نہارو   دینا ناتھ پربھو تم نہ بسارو
منتی کردں توری دیوں دوہیا   سن لے موری مورے لاج رکھیا
بیچ منجدھار چلے پور ویّا   تمھرے بناں موری ڈوبت نیّا
بوڑت ہوں میں بیگ ہی آؤ   ہمری بیر جن بیر لگاؤ
لیو پوری بھئی بات تمھاری   کہت ہوں تم جیتے میں ہاری
دین دیال دیا اب کیجے   سگری بتھا موری ہر لیجے
رکھ لیو اپنے بکھار کی باتا   ہے سوامی وارث جگ داتا
کہوں بیٹھن کو ٹھور نہ پاؤں   تمھرو دوار چھوڑ کت جاؤں
کو گر جان کے مونھ نبھاؤ   دوار سے اپنے جن دھرکاؤ
بیدم تمھرے بل بل جائے   جو لوں جئے تمھرے گن گائے
تم سدھ لیو تو ہے نستارا   پھر کہاں ٹھور جو تم ہی بسارا

کرپاندھان گریب نواجابیت کے راکھن ہار
وارث پیو جگ تارن ہارے موری اور نہار

Marfat.com

اب آن پڑی ہے موری منجدھار میں نیّا — دیوے کے بسیّا
جیسی ہوں تمھاری ہوں بُری ہوں کہ بھلی ہوں — ٹکڑوں کی پلی ہوں
بپتا میں پھنسی ہوں توری دیتی ہوں دوہیّا — دیوے کے بسیّا
کوکہ ہوں توری لوری دہریا پہ پڑی ہوں — بپتا میں گھری ہوں
ہاہا موری سدھ لیو موری بانہہ گہیّا — دیوے کے بسیّا
سپنے ہی میں آجاؤ کبھو مورے گسیّاں — لاگوں تورے پیاں
ہر لیو موری پیر مورے پیر ھریا — دیوے کے بسیا
بیدم ہوں کے انگنا کبھو آجاؤ مُراری — جاؤں تورے واری
اے کرشن کنھیّا مورے مُرلی کے بجیّا — دیوے کے بسیّا

Marfat.com

میرے وارث جگ اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام

دیوہ نگر استھان بنایو ۔۔۔ سارے ہند کو بھاگ جگایو
برم روپ سُنکھ دکھلایو ۔۔۔ تم ہو مدینے والے تم پہ لاکھوں سلام
میرے وارث جگ اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام

نیّا بھنور میں آن پھنسی ہے ۔۔۔ جھک جھورن سے بوڑ چلی ہے
تم سے گوسیّاں آس لگی ہے ۔۔۔ تم بن کون سنبھالے تم پہ لاکھوں سلام
میرے وارث جگ اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام

تم اللہ نبیؐ کے پیارے ۔۔۔ مولا علیؓ کے راج دلارے
فاطمہ بی بی کی آنکھ کے تارے ۔۔۔ سب کے نام اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام
میرے وارث جگ اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام

تمھرے دوار نوبت نت باجے ۔۔۔ تمھرے داس راجے مہا راجے
مکھ موتین کو سہرا ساجے ۔۔۔ دولہا ہو ہریالے تم پہ لاکھوں سلام
میرے وارث جگ اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام

بیدم تج کے اپنی نگریا ۔۔۔ آن پڑو ہے تمری دھمریا
تمھرے ہاتھ ہے لاج سنوریا ۔۔۔ وارث دیوے والے تم پہ لاکھوں سلام
میرے وارث جگ اوجیالے تم پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

آج موتین سہرا گوندھاؤں گی ہریالے بنے، لاڈلے بنے
نگر کی سات سہاگن ملکے گھر گھر الکھ جگاؤں گی
آج موتین سہرا ——
بہنا بلائے اگنواں بیٹھیوں شبھ گھڑی لگن دھراؤں گی
آج موتین سہرا ——
گھیسو چندن توری پوجھوں دھریا پانچوں پیر مناؤں گی
آج موتین سہرا ——
سر سہرا مکھ مکنا سبجھوں پانن منڈھا چھواؤں گی
آج موتین سہرا ——
بغدادی موتیا چمکیلے شاہ رزاق سے لاؤں گی
آج موتین سہرا ——
خواجگان کی بگیا کے پھلوا خواجہ قطب سے منگاؤں گی
آج موتین سہرا ——
پنجتن پاک کے راج دلارے اپنے وارث کو دولہا بناؤں گی
آج موتین سہرا ——
قربان علی کو دے ہوں مبارک جو مانگوں سو ہی پاؤں گی
آج موتین سہرا ——
سولھو سنگھار میں کر کے بیدم اپنے بنے کو رجھاؤں گی

Marfat.com

خواجگاں کے جھرمٹ میں اک وارث چھیل چھبیلا ہو
دھن دھن بھاگ ہیں ان کے سکھی ری جن کے آس سا جنوا ہو

وارث درش کو انکھیاں ترسیں نین سے رکت کے میہا برسیں
ہولس ہولس موری رتیاں بتیں روئے روئے کاٹوں دنوا ہو

پیہر پیتا مبر بن پہ سوہے دیکھ دیکھ جا کو جگ موہے
سیس اوگھر لٹ گونگھریالے وہی وہی سجنا ہمرا ہو

پنجتنؑ پاک کے راج دولارے، قربان علی کے پوت پیارے
اپنے داس بیدم کے سہارے دوؤ جگ کے پالنوا ہو

Marfat.com

ہولی

گنج شکر کے لال نظام الدین چشت نگر میں پھاگ رچایو

خواجہ معین الدینؒ اور قطب الدینؒ پریم کے رنگ کی رینی چڑھایو

سیس مکٹ ہاتھن پچکاری موری آنگن ہولی کھیلن آیو

پیر نظام الدینؒ چتر کھلاڑی بھیّاں پکڑ میرو گھونگھٹا اٹھایو

دھن دھن بھاگ ان کے موری سجنی جن ایسو سندر پریتم پایو

کھیلو رے چشتیو! ہولی کھیلو خواجہ نظام کے بھیس میں آیو

لپک جھپک اور آن اچانک رنگ ڈارداور مدھوا پلایو

اپنے رنگیلے کے بیدم واری جن موہے لال گلال بنایو

Marfat.com

دادرہ

لاگی نجر بھرپور نظام الدینؒ کر گئی چکنا چور نظام الدینؒ

لاگی نجر ———

تاجِ ولایت سر پہ سوہے مکھڑے پہ نور جہور نظام الدینؒ

لاگی نجر ———

اندھری اپاہج کس کر پہنچے تمہری اٹریا ہے دور نظام الدینؒ

لاگی نجر ———

بانھ گہے کی لاج تمہیں کو ہے سرکار ہجور نظام الدینؒ

لاگی نجر ———

تمہری دہریا آن پری ہے بیدم نرگن کور نظام الدینؒ

لاگی نجر ———

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بِعَدَدِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

شجرۂ وارثیہ نسب نامہ عالیہ

سلام سرورِ دیں ہاشمی و مطلبی
حضور سیّدِ عالم محمد صلے عربی

سلام حضرت مولا علیؓ و شیرِ خدا
سلام مادرِ حسنینؓ فاطمہ زہرا

سلام بیکس و مظلوم سیّد الشہدا
حسین صابر و شاکر شہیدِ کرب و بلا

سلام سیّدِ سجاد و عابدِؒ بیمار
فروغِ ملتِ بیضا و مطلعِ انوار

سلام دفترِ دینِ رسول کے ناظم
امام باقرؒ و جعفرؒ و موسےٰؒ کاظمؒ

سلام عترتِ زہراؓ و سیّد سندی
امام قاسم حمزہؒ، علی رضاؒ، مہدیؒ

Marfat.com

سلام سیّد جعفرؓ و بو محمدؒ پاک
علی عسکریؓ بو القاسم مہِ افلاک

سلام سیّد محروقؒ و سیّد اشرفؒ
امیرِ کشورِ دیں یادگارِ شاہِ نجفؓ

سلام سید سادات شاہ عزّ الدینؒ
جناب حضرت مخدومِ دین اعلی الدینؒ

سلام حضرت مخدوم سید عبد الآدؒ
حضور سیّد واحدؓ عمر جناں آباد

سلام سید زین العبادؓ و قطبِ زماں
فروغ بزمِ سیادت امام اہلِ زماں

سلام شاہ عمر نورؒ ہادی و رہبر
جناب سیّد عبد الاحدؒ گدا پرور

سلام سید احمدؒ و شاہ کرم اللہؒ
جناب میر سلامت علیؒ شہ ذی جاہ

سلام سید قربان علیؒ شہِ ذیشاں
بہارِ گلشنِ کونین و فخرِ کون و مکاں

سلام مرشدِ کونین و ہادیٔ دوراں
حضور حاجی وارث علیؒ امامِ زماں

سلام بیدم خستہ قبول ہو جائے   اثر بیاں میں طفیل رسولؐ ہو جائے

Marfat.com

شجرۂ عالیہ قادریہ رازقیہ وارثیہ

الٰہی سرورِ عالم شہِ ابرار کا صدقہ
شہنشاہِ مدینہ احمدِ مختار کا صدقہ

الٰہی میری ہر مشکل کو آسانی عطا فرما
علی مشکل کشا و حیدرِ کرار کا صدقہ

الٰہی راہِ تسلیم و رضا کی خاک کر مجھ کو
حسینؓ ابن علیؓ سرچشمہ اسرار کا صدقہ

دوائے دردِ فرقت مانگتا ہوں ہاتھ پھیلائے
عطا فرما الٰہی عابدؓ بیمار کا صدقہ

الٰہی باقرؒ و جعفرؒ کی دے خیرات تو مجھ کو
امامِ کاظمؒ و موسٰے رضاؒ کا صدقہ

تصدق خواجۂ معروفؒ کرخی، سری سقطیؒ کا
جنیدؒ و شبلیؒ عبدالواحدؒ ابرار کا صدقہ

طفیل حضرتِ بوالفرح طرطوسیؒ مجھے دینا
علیؒ و بوالحسنؒ مستِ مے اسرار کا صدقہ

الٰہی بوسعیدؒ پیر پیراں شیخ لاثانی
مہ برجِ طریقت مطلعِ انوار کا صدقہ

Marfat.com

محی الدین شیخ عبدالقادر شاہ جیلانی
جنابِ غوث کے گلگونہ رخسار کا صدقہ

شہنشاہِ طریقت عبدالرزاق گدا پرور
شہِ سید محمد سرورِ سردار کا صدقہ

الٰہی سید احمدؒ اور شہ سید علی عارفؒ
جناب شاہِ موسیٰ قادریؒ سرکار کا صدقہ

شہ سید حسنؒ اور شیخ ابوالعباسؒ کی خاطر
بہاؤ الدینؒ قسیم بادۂ اسرار کا صدقہ

برائے خواجہ سید محمد قادریؒ یا رب!
مجھے دینا جلال قادریؒ سردار کا صدقہ

شہ میراں فرید بھکرؒ ابراہیمؒ ملتانی
اور ابراہیمؒ بھکرؒ مخزنِ انوار کا صدقہ

سراپا رحمت حق حضرتِ شاہ امان اللہؒ
حسینؒ حق نما محوِ جمالِ یار کا صدقہ

شہ عرش آشیاں شاہ ہدایتؒ منبعِ عرفاں
محب حق حبیبؒ احمد مختار کا صدقہ

جو آنکھیں دیں تو آنکھوں کو عطا کر لطف نظارہ
شہِ عبدالصمدؒ کے دیدۂ بیدار کا صدقہ

Marfat.com

دیا ہے دل تو دل میں درد دے اور درد میں لذت
شہ رزاق کی شیریں گفتار کا صدقہ

گل بستان زہرا سید اسمعیل رزاقی
جناب شاکر اللہ گوہر شہوار کا صدقہ

نجات اللہ و حضرت حاجی خادم علی کامل
امیر لشکر دیں قافلہ سالار کا صدقہ

امام الاولیا ابن علی لخت دل زہرا
مرے والی مرے وارث مرے سرکار کا صدقہ

گدائے عشق ہوں بھر دے مرا دامن مرادوں سے
انہیں کی چشم مست و گیسوئے خمدار کا صدقہ

زکوٰۃ خوبی نقش و نگار روضۂ انور
ملے ایوان وارث کے در و دیوار کا صدقہ

جہاں سے مانگنے والا کبھی خالی نہیں پھرتا
اسی روضہ کے ہر زائر کا ہر زوار کا صدقہ

عطا کر اپنے بیدم کو شراب معرفت ساقی
تصدق مے کدے کا اپنے ہر مے خوار کا صدقہ

Marfat.com

شجرۂ طیبہ چشتیہ نظامیہ وارثیہ

الٰہی مجھ کو سرکارِ رسالت کی محبت دے
علی مشکل کشا شاہِ ولایت کی محبت دے

الٰہی اہلِ بیت مصطفےٰ کا عشق دے مجھ کو
حسن بصریؒ و واحدؒ کنز، وحدت کی محبت دے

فضیلؒ اور خواجہ ابراہیم ادہمؒ کا فدائی کر
سدیدالدین حذیفہؒ غوث ملت کی محبت دے

امین الدین ہبیرہؒ شیخ بصری عارف کامل
جناب فیض بخش و کان شفقت کی محبت دے

خدیو چشتیاں خواجہ ابو اسحاق کا صدقہ
ابی احمدؒ ولی خضر ہدایت کی محبت دے

طفیل خواجہ ناصر محمدؒ صاحبِ نصرت
ابو یوسفؒ نسیم باغ وحدت کی محبت دے

الٰہی قطبؒ دیں مودودؒ یوسف کے تصدق میں
مجھے تو میرے پیرانِ طریقت کی محبت دے

شریفؒ زندنی و خواجہ عثمانؒ ہارونی
امام و رہبر شرع و طریقت کی محبت دے

Marfat.com

امام چشتیاں خواجہ معین الدینؒ اجمیری
ولیِ ہند سلطان طریقت کی محبت دے

بنا دیوانہ مجھ کو قطبؒ دین بختیار کاکی کا
حواس و ہوش لے لے اور حضرت کی محبت دے

فرید الدینؒ گنج شکر کا ذوق دے مجھ کو
نظام الحق نظام الدینؒ و ملت کی محبت دے

نصیر الدین چراغ دہلویؒ سے لو لگا میری
کمال الدینؒ سراج الدینؒ کی سنت کی محبت دے

علیم الدینؒ اور محمودؒ راجن کا تعلق دے
جمال اللہ کے نورِ بصیرت کی محبت دے

شہ محمودؒ اور خواجہ محمدؒ خواجہ یحییٰؒ
کلیم اللہؒ خورشیدِ حقیقت کی محبت دے

نظام الدینؒ فخر الدینؒ قطب الدینؒ جمال الدینؒ
عباد اللہؒ کے اندازِ طاعت کی محبت دے

مجھے شیدا بنا شاہ بلندؒ رامپوری کا
شہ خادمؒ علی مہر سیادت کی محبت دے

نبی کے لال اور مولا علیؓ کے لاڈلے وارثؒ
بہارِ گلشنِ خاتونِ جنت کی محبت دے

دوائے دردِ دل دے دردمندانِ محبت کو
دلِ بیدم کو یارب! دردِ الفت کی محبت دے

Marfat.com

قطعات تاریخ

Marfat.com

قطعہ تاریخ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل جانشین امیر مینائی

دیوانِ پُر بہار کے ہر تازہ شعر میں
معنی آب دار کی اک کائنات ہے
اس جانفزا کلام کی تاریخ لکھ جلیلؔ
بیدم کا یہ سخن نہیں آب حیات ہے

۱۳۵۴ھ

قطعہ تاریخ ترتیب از خدائے سخن نوح ناروی جانشین حضرت داغ

نوحؔ دیوان شاہ بیدم کا
آنے والا ہے جلد پیشِ نگاہ
سال ترتیب عیسوی میں لکھو
شاہ کارِ دماغ بیدم شاہ

۱۹۳۴ء

قطعہ تاریخ از سر آمدِ شعرائے پنجاب پیرزادہ حکیم غلام قادر شاہ قادری اثر جالندھر

بیدم بحق لسانِ طریقت بعالم است
صوفی صافی است و سخن سنج حق پرست
شستہ بآب زمزم و کوثر زبان اوست
زاں دل پذیر اہلِ حقیقت بیان اوست
دیوان خویش را چو بفرمود مشتہر
منت نہاد بر ہمہ شعرائے نکتہ ور

Marfat.com

مخمور ذوق از کلماتش جہاں شدہ — ہر اہل شوق مشتری او بجاں شدہ
تاریخ طبع عیسوی او چو خواستم
زد، ساغرِ حقیقتِ بیدم، اثر رقم

۱۹ ۶ ۳۵

دیگر

بیدم وارثی کہ کلماتش — ذوق انگیز اہل معنی ہست
چوں مرتب نمود نور العین — جمع ارباب شوق شد سرمست
جملہ اشعار روح پرور او — یاد بدہد ز زمزماتِ الست
عیسوی سالِ طبع او جستم
گفت ہاتف غذائے روحی ہست

۱۹ ۶ ۳۵

عندلیبِ گلستانِ فصاحت جناب مولوی سید محمد علی صاحب آذر
بستی غذاں جالندھر شہر تلمیذ حضرت نوح ناروی

چھپا جب نسخۂ عرفان بیدم — ہوئے عارف بجاں قربان بیدم
لکھی آذر نے تاریخ طباعت — چراغ عرش دل دیوان بیدم

۱۹ ۶ ۳۵

Marfat.com

قطعہ تاریخ از شاعرِ نغز گفتار جناب مولوی احمد حسن صاحب زارؔ لودھیانوی

واللہ کلام بیدم بھی ہے آنکھ کی ٹھنڈک دل کا چین

کرلیں جو حمائل وہابی تا حشر نہ ہو پھر رفع یدین

تھا سال طباعت ہجری میں درکار مجھے ہاتف نے کہا

اے زارؔ یہ مصحفِ بیدم ہے ارباب سخن کا نور العین

کتبہ :-

ابن الصادق عبید اللہ تلمیذ جناب محمد شریف گل

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com